

ہمارے پیارے خداوند! تو ہم پر اپنا رحم کرتا اور ہماری حفاظت کرتا ہے۔ تو نے ہماری تمام پریشانی اور مشکلات کو ہم سے دُور کر دیا ہے۔ تیرے ساتھ رفاقت رکھنا ہمارے لئے نہایت قیمتی ہے اور گراں قدر ہے۔ ہم اپنے بھائی گلین کے لئے تیرے شکر گزار ہیں۔ بخش دے کہ ہم تیرے رُوح کی آواز کو سنیں۔ ہم اُس کے ساتھ رفاقت کے لئے تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں اور منت کرتے ہیں کہ ہمیں قوت اور طاقت عطا کر دے۔ بائبل مقدس کے اس طریقہ کار کے ساتھ مطالعہ کرنے کے لئے ہماری مدد کر۔ یسوع مسیح کے نام میں، آمین!

پچھلے سبق میں ہم نے اعمال 1:22 کا مطالعہ کیا۔ جیسا کہ اس تصنیف کے نام سے ظاہر ہے کہ رسولوں کے اعمال سے مراد رُوح القدس کے اعمال ہیں۔ رسولوں اور بعض دوسروں رہنماؤں کے وسیلہ سے یہ کام وقوع پذیر ہوئے۔ وہ تحریک جس کی بنیاد خدا کے کلام پر تھی اور جس کا پیشرو رُوح القدس تھا جس نے شاگردوں کو استعمال کیا اور پاک رُوح کی قدرت کے باعث انہوں نے بھرپور خدمت کی۔ جس میں ابتدائی کلیسیا کے نامور رہنماؤں نے خدمت کی اور ابتدائی کلیسیا کو قائم کیا۔

جہاں تک رسولوں کے اعمال کے لکھاری کی بات ہے تو لوقا بنیادی طور پر غیر قوم سے تھا اور وہ پیشہ کے اعتبار طیب تھا۔ اس تصنیف کے مخاطبین غیر اقوام کے لوگ بھی تھے تاکہ وہ خدا کے نجات بخش کام کو دیکھیں اور اسے پہچانیں کہ کس طرح خدا اپنا حیران کن کام کرتا ہے۔ اور لوگ کثرت سے خداوند خدا کے حضور میں جاتے ہیں۔

یوحنا کے انجیلی بیان میں یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ کس طرح شاگردوں نے تین سال تک یسوع مسیح کے ساتھ رہ کر اُس کے ساتھ خدمت کی۔ شاگرد خداوند یسوع مسیح کے ہمراہ تھے اُس سے سمجھتے تھے اور معجزات بھی دیکھتے تھے لیکن ابھی تک اُس کے اس خاص مقصد کو سمجھ نہیں پائے تھے۔ یوحنا کے انجیلی بیان میں ۱۴ سے ۱۶ ابواب میں یسوع مسیح نے پاک رُوح کی بابت گفتگو کی ہے جس کا وعدہ یسوع مسیح نے کیا تھا۔ یہ ایسا مددگار ہے جس پر شاگردوں کی خدمت کی بنیاد تھی کہ اسرائیل خدا کی بادشاہی میں بحال کیا جائے۔ یہ ایک نیا عہد تھا۔ پاک رُوح کے وعدہ کی تکمیل دراصل بنی اسرائیل کے ساتھ مددگار بھیجنے کے وعدہ کی تکمیل تھی۔

یہ اسرائیل کی بحالی کے وعدہ کی تکمیل کی حیرت انگیز تحریک تھی جس میں پاک رُوح کو براہِ راست کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اس عہد کو ہم نئے عہد کی پہچان قرار دے سکتے ہیں کیونکہ یہ وہ نیا عہد ہے جس کی بنا پر ابتدائی کلیسیا کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ وہ نہایت اہم کام ہے جسے پاک رُوح کے وسیلہ سے کیا گیا اور پاک رُوح اس سارے کام میں مرکزی کردار کا حامل ہے۔

جب یسوع مسیح کو آسمان پر اُٹھایا گیا تو دو مرد سفید پوشاک پہنے اُن کے پاس آکھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے گلیلی مردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے اسی طرح پھر آئیگا جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے۔ فرشتے انہیں اس بات کی تسلی دے رہے تھے کہ اسی طرح وہ یسوع مسیح کو آتے ہوئے پھر دیکھیں گے لیکن اُن کے لئے ضروری تھا کہ وہ اب یسوع کی دوبارہ آمد سے پہلے یہودیہ اور سامریہ اور زمین کی انتہا تک اُس کے گواہ بنیں۔

اعمال 22:1 کے مطابق یہوداہ اسکریوتی کی وفات کے بعد بارہ شاگردوں میں ایک خلا واقع ہوا۔ اُس کی جگہ ایک اور شخص کو چنا گیا جو اُس کی جگہ لے اور اُن کے ساتھ خدمت کرے۔ کیونکہ وہ بات جو یسوع مسیح نے ارشاد فرمائی تھی کہ تم بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے۔ پس بارہ قبیلوں کے انصاف کرنے کے لئے لازم تھا کہ بارہویں شاگرد کا خلا پورا کیا جائے۔ مذکورہ آیت میں پطرس اس ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے بارہویں شاگرد کا مطالبہ کرتا ہے۔ یہوداہ اسکریوتی کے لئے یہ خدمت گزاری کا نہایت اچھا موقع تھا مگر اُس نے خدمت کے اس اہم حصے کو اپنی جسمانی رغبتوں کے باعث بدل ڈالا اور خدمت کے اس اہم حصے سے محروم رہ گیا۔

اُس کے لئے توبہ کا عمل ضروری تھا کیونکہ زبور نویس اکثر زبور میں خدا سے اقرار کرتا اور اُس کے حضور گریہ و زاری کرتا مثلاً زبور 21 ، زبور 69 اور زبور 109 میں داؤد اپنی حالت پر خدا سے مدد طلب کرتا ہے۔ پرانے عہد نامہ زبور علم الہی کی مضبوط بنیاد مہیا کرتے ہیں۔ اور زبوروں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ خدا کا رُوح داؤد ، سلیمان اور قورح میں بڑی کثرت سے کام کرتا تھا کیونکہ وہ دل سے خداوند کے لئے گاتے بجاتے تھے۔ یہ علم الہی کے مطابق وہ مکاشفات ہیں جو خدا زبور نویس پر ظاہر کرتا تھا۔ پاک رُوح کا یوں کثرت سے کام کرنا حیرت انگیز مسح کا اظہار تھا۔ جس کے باعث زبور نویس کثرت سے اور خوشی سے خدا کی پرستش کرتے تھے۔ یہ پرستاروں کا حیرت انگیز تجربہ ہے جس میں وہ موسیقی کے آلات پر گاتے اور پاک رُوح اُن کے وسیلہ سے لوگوں میں کام کرتا اور اُن کے دلوں کو خدا کی حمد کے لئے تیار کرتا ہے تاکہ زندہ خدا کی پرستش کریں۔

اگرچہ داؤد بادشاہ تھا تو بھی اپنے بہت سے زبوروں میں وہ خدا کے لئے حمد کرتا ہے اور اُس ابدی بادشاہ تمجید اور ستائش کرتا ہے۔ وہ اگرچہ بادشاہ ہے تو بھی وہ زبوروں میں خدا سے مدد کے لئے درخواست کرتا ہے وہ

اُسے پکارتا ہے کہ زندہ خدا اُس کی مدد کرے کیونکہ داؤد جانتا تھا کہ وہ ایک بہت بڑی سلطنت کا بادشاہ ہے اور اُسے اس کو سنبھالنے کے لئے خدا کی مدد درکار تھی۔ داؤد نے بہت سے مسیحائی زبور تحریر کئے، جس میں اُس نے خداوند کی عظمت بیان کی ہے۔ یسوع مسیح کو ابنِ داؤد بھی کہا گیا ہے پس رُوحانی اعتبار سے داؤد مسیح یسوع سے پوری طرح سے واقف تھا اور نسلی نسبت کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ داؤد نے بہت سے مسیحائی زبور لکھے۔ جن میں یسوع کی بابت پیشن گوئیاں پائی جاتی ہیں۔

اس کے علاوہ بھی لکھے گئے زبوروں کی کچھ اقسام ہیں جنہیں پانچ یا چھ حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے مثلاً زبوروں کی ایک قسم راستبازی کے لئے دُکھ اُٹھانا بھی ہے۔ بیشتر زبوروں میں راستبازی کے لئے دُکھ اُٹھانے کا ذکر پایا جاتا ہے۔ جن میں زبور نویس غیر ایمانداروں یا دنیاوی اور رُوحانی مشکلات کے باعث دکھوں کا شکار ہوتے ہیں۔ اور وہ خدا سے اپنی حوصلہ افزائی کے لئے مدد طلب کرتے ہیں۔ ان میں بہت سے زبور راستبازی کی وجہ سے دُکھ اُٹھانے کے نتیجہ میں لکھے گئے ہیں۔ پس یوں بیشتر زبور بہت سی مشکلات اور پریشانی کے نتیجہ میں لکھے گئے کہ خداوند اُنہیں اُن کی مشکلات میں سنبھالے۔

بہت سے مسیحائی زبوروں میں جنہیں ہم مسیح کی بابت پیشن گوئیاں کہہ سکتے ہیں۔ ان میں مسیح یسوع کو عام لوگوں کی طرف سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور ان میں اُس کے دکھوں کا بھی بیان ملتا ہے اور ان میں مسیح یسوع کی راستبازی کا بیان بھی ملتا ہے۔

کیونکہ پہلے خطبہ میں پطرس رسول بھی داؤد نبی کے دو حوالہ جات کو اقتباس کرتا ہے۔ یہ مسیحائی زبور ہیں جن میں یسوع مسیح کے دکھوں کا بیان کرنا مقصود ہے۔ اس سے پہلے شاید شاگرد بھی اس حقیقت کو نہیں سمجھے تھے لیکن جب یسوع مردوں میں سے جی اٹھا اور چالیس دن تک اُن پر ظاہر ہوتا اور خدا کی بادشاہی کی باتیں کہتا رہا۔ اور شاگردوں کو آگے مزید کام کرنے کے لئے ہدایات دیتا تھا۔ تب انہوں نے اس بات کو جان لیا ہو گا۔ اب جب پطرس رسول داؤد نبی کے حوالہ جات کو اقتباس کے طور پر پیش کرتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ پطرس اب ان باتوں کو سمجھ چکا ہے جس کی پیشن گوئی زبوروں میں کی گئی۔ کیونکہ یوحنا کی انجیل میں اُن کے ساتھ کئے گئے وعدہ کے بعد پاک رُوح اُنہیں دیا گیا تھا۔

خدا نے مددگار مہیا کیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ انہیں خدمت میں درپیش مسائل کا سامنا کرنا ہوگا۔ اسی لئے خدا کے مقصد کے تحت یسوع مسیح نے اُس اہم شخصیت کا ذکر کیا تھا۔

یہ واحد موقع تھا جب یسوع مسیح نے براہِ راست شاگردوں سے کہا کہ جب تک تمہیں قوت کا لباس نہ ملے یروشلیم میں ٹھہرے رہو۔ اور یروشلیم سے باہر نہ جانا تاکہ پاک رُوح کے نزول سے اُس خوشی کو حاصل کریں جس کے تحت وہ ابدی خوشی کو حاصل کر سکیں گے۔

پھر اُن گیارہ شاگردوں کے ساتھ بارہویں شاگرد کے لئے قرعہ ڈالا گیا۔ دو لوگوں کو چنا گیا تاکہ اُن میں ایک شخص کو یہوداہ کی جگہ منتخب کیا جائے۔ پھر انہوں نے اُن کے چناؤ کے لئے قرعہ ڈالا اور قرعہ متیاہ کے نام کا نکلا۔ پس وہ اُن گیارہ رسولوں کے ساتھ شمار ہوا۔

یوں اُن بارہ رسولوں کو خدمت کی تحریک کو فروغ دینے کے لئے مسیح اور مخصوص کہا گیا کہ خداوند خدا کی خدمت کریں۔ اسی لئے رسولوں نے اس بات کا مطالبہ کیا کہ یہودہ اسکریوتی کی جگہ ایک شخص ہمارے ساتھ یسوع کے جی اٹھنے کا گواہ بنے۔ اس بات کی ضرورت اس دوران محسوس کی گئی جب یسوع کے جی اٹھنے اور اپنے شاگردوں پر بارہا اور 500 سے زائد لوگوں پر یسوع نے خود کو ظاہر کیا۔ پس رسولوں کی خدمت کے آغاز سے پہلے بارہویں رسول کا انتخاب ضروری سمجھا گیا۔ پولس رسول پر یسوع مسیح کا ظاہر ہونا اس انتخاب کے بعد کا واقعہ ہے۔

یوحنا سے ہپتسمہ کے بعد شاگردوں کی یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت رہی اور دکھ اٹھانے سے پہلے تک وہ یسوع مسیح کے ساتھ تھے۔ یوحنا رسول بھی یسوع مسیح کے جی اٹھنے کا گواہ تھا اور باقی شاگرد بھی۔ اس لئے یسوع مسیح کی یہ توقع تھی کہ انہیں یسوع مسیح کے مردوں میں سے جی اٹھنے کا گواہ بننا چاہئے۔

پاک رُوح کے کام میں وسیلہ پولس رسول کی خدمت کا دائرہ کار دوسرے رسولوں سے کچھ مختلف تھا۔ پولس کو غیر اقوام میں خوشخبری سنانے کا موقع ملا۔ اُسے رُوح القدس سے مسیح کیا گیا کہ غیر قوموں کو انجیل سنائیں وہ اپنی خدمت میں بڑا کامیاب رہا۔ گو کہ اُس نے کافی مشکلات برداشت کیں۔ تاہم وہ اپنی خدمت اور مقصد کو پورا کرنا میں کامیاب ہوا۔ پس خدا نے پولس رسول کی خدمت کی نشاندہی خود کی کیونکہ اُسے اس اہم کام کے لئے چنا گیا تھا۔

جب شاگردوں کو پاک رُوح کا انتظار کرنے کی ہدایات دی گئیں۔ اور انہیں حکم دیا کہ جب تک وہ قوت کا لباس نہ پائیں یروشلیم میں ٹھہرے رہیں۔ اور یروشلیم سے شروع کر کے یہودیہ اور سامریہ اور زمین کی انتہا تک گواہ ٹھہریں۔ اس سے اگلا مرحلہ یہوداہ اسکر یوتی کی جگہ اُس شاگرد کا چناؤ کرنا تھا جسے چھوڑ کر وہ گیا تھا۔ پس جب اُن کے ساتھ متیہا کو چنا گیا تو اُسے بھی اُن گیارہ کے ساتھ شامل کر لیا گیا۔

پھر انہوں نے دو کو پیش کیا ایک یوسف کو جو برسبتا کہلاتا ہے اور جس کا لقب یوستس ہے۔ دوسرا متیہا کو (اعمال 1:23)۔

اس کام کے لئے دو شخصوں کا انتخاب کیا گیا جن کے بارے میں یہ محسوس کیا گیا کہ یہ اس خدمت کے لئے موزوں ہیں۔ ایک کا نام یوسف تھا جو برسبتا بھی کہلاتا تھا برسبتا کا مطلب ہے سبت کے دن پیدا ہوا۔ اور جس کا لقب یوستس تھا۔

دوسری شخصیت متیہا ہے جس کے نام کا مطلب ہے یہوواہ کا تحفہ۔ نئے عہد نامہ میں متیہا انتھوپین لوگوں میں بطور پہلا مشنری گیا۔

اور یہ کہہ کر دُعا کی کہ خداوند! تُو جو سب کے دلوں کی جانتا ہے۔ یہ ظاہر کر کہ ان دونوں میں سے تُو نے کس کو چنا ہے۔ کہ وہ اس خدمت اور رسالت کی جگہ لے جسے یہوداہ چھوڑ کر اپنی جگہ گیا۔

یہ خداوند کا بھی ارادہ تھا کہ وہ پاک رُوح سے معمور ہو کر خدمت کریں۔ کیونکہ اب یسوع کو آسمان پر جانا تھا اور یوحنا کے انجیلی بیان کے مطابق اُس کا وعدہ تھا کہ وہ دوسرا مددگار پائیں گے۔ پس رُوح القدس کے نزول سے انہیں حیرت انگیز قوت کا تجربہ کرنا تھا۔ اب بارہویں شاگرد کے انتخاب پر بارہ کا عدد پورا ہو گیا۔

جب قرعہ ڈالا جانے کو تھا اور لازم تھا کہ اُن میں سے کسی ایک کا انتخاب کیا جائے۔ تو انہوں نے اس معاملہ کو خدا کے سپرد کیا۔ وہ اس شخص کا انتخاب یسوع مسیح کی مرضی سے کرنا چاہتے تھے اور چاہتے تھے کہ یسوع ہی اس شخص کا انتخاب کرے جسے وہ اُس کے کام کے لئے منتخب کرنا چاہتے تھے۔

کیونکہ یسوع مسیح تاریخ میں اُن کے رہنما کے طور پر کام کر چکا تھا۔ اور اب بھی وہ یسوع مسیح کی رہنمائی طلب کرنے کے خواہاں تھے۔

پولس بھی خداوند کا رسول تھا لیکن وہ ان بارہ میں شمار نہیں ہوتا۔ لیکن اُس کی خدمت کا دائرہ کار انہی سے ملتا جلتا تھا۔ اُسے بھی پاک رُوح کی معموری میں خدمت کے لئے مسح کیا۔ اپنی خدمت میں وہ اکثر دوسرے رسولوں کے ساتھ گفتگو کرتا اور اپنے تحریروں میں دوسرے رسولوں کا ذکر کرتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ان سے واقف تھا اور وہ ان سے شناسائی رکھتا تھا۔

دوسرے رسولوں کی خدمت کا کام زیادہ تر یہودیوں میں تھا۔ بعد ازاں رفتہ رفتہ اُن پر یہ بھید عیاں ہوا کہ رُوح القدس کی نعمتیں اور خدا کی نجات کی بخشش سب لوگوں کے لئے ہے۔ لیکن پولس رسول کو تو بالخصوص غیر قوموں میں منادی کے لئے چنا گیا تھا۔ کیونکہ کُر نیلیس جو رومی پلٹن کا سردار تھا وہ ایک غیر قوم شخص

تھا اسے بھی پاک رُوح کے وسیلہ سے ہدایت ملی کہ وہ پطرس کو اپنے گھر بلوائے۔ لیکن پولس کے تعلق سے تو واضح ذکر ملتا ہے کہ وہ غیر قوموں کے لئے خدا کا پُخنا ہوا وسیلہ ہے۔

جب عیدِ پنتیکست کا دن آیا تو وہ سب ایک جگہ جمع تھے (اعمال 1:2)

عیدِ پنتیکست عیدِ فسح کے پچاس دن بعد تھی۔ عیدِ فسح تہی فصل کاشت کرنے کے بعد منائی جاتی تھی۔ تمام سالانہ عیدوں میں یہ عید وقت اور خاصیت کے لحاظ سے پہلی عید تھی اور تاریخی اور مذہبی لحاظ سے اہم۔ اس کا دوسرا نام عیدِ فطیر تھا۔ یہ بنی اسرائیل قوم کی مصر سے غلامی کی رہائی کے نتیجے میں منائی جاتی تھی۔

ہمیں بھی شاگردوں کی طرح پاک رُوح سے منور ہونے کی ضرورت ہے تاکہ اس سے ہماری زندگیوں کو منور ہو جائیں۔ جس طرح شاگردوں میں پاک رُوح کی تحریک کے وسیلہ سے حیران کن تبدیلی رونما ہوئی اسی طرح ہم سب میں ایک تبدیلی رونما ہوگی۔

یسوع مسیح کے اس وعدہ کے باعث جو پاک رُوح کی معموری اور مددگار کا وعدہ کیا گیا تھا ہم بے حد شکر گزار ہیں۔ کہ نہ صرف باپ اور بیٹا بلکہ پاک رُوح بھی انسانی تاریخ میں دخل اندازی کرتا ہے۔ کیونکہ پہلے خدا باپ اپنے بیٹے کے وسیلہ اس جہان میں وارد ہوا اور بنی نوع انسان کے ساتھ رفاقت رکھی۔ ہم یسوع کی زندگی کے لئے خدا باپ کا شکر کرتے ہیں جو ہم سب کے لئے ایک اہم ترین نمونہ ہے۔ کیونکہ اُس نے ہماری گلہ بانی، ہماری مدد اور حفاظت کی اور اُس نے ہمارے لئے موت تک برداشت کی۔ جب ہم تیری صلیب کی طرف نگاہ کرتے ہیں تو ہم یہ جان لیتے ہیں کہ تُو نے اپنی صلیب کی قوت کے باعث ہم پر کیا کچھ

ظاہر کیا ہے۔ تو نے صلیب پر حیران کن حکمت کا اظہار کیا ہے۔ ہم اس کے باعث تیرے دل کے جذبات کو سمجھنے کے قابل ہوئے ہیں، جو تو ہمارے لئے رکھتا ہے۔ ہم تجھے صاف طور پر جان اور پہچان سکتے ہیں۔ تو نے اپنے کاموں کے سبب سے اپنے فضل کا اظہار ہم سے کیا ہے۔

عیدِ پینکست رُوح القدس کے انڈیلے جانے کی تصویر پیش کرتا ہے۔ یہ عید پھلوں کی عید کے پچاس دن بعد منائی جاتی تھی۔ اور پہلے پھلوں کی عید مسیح کے جی اٹھنے کی یاد دلاتی ہے۔ اس خاص عیدِ پینکست کے دن شاگرد یکدل ہو کر جمع تھے۔

اس سے پیشتر جب یسوع اُن کے ساتھ تھا انہوں نے اس حیرت انگیز حقیقت کا تجربہ نہیں کیا تھا جو آج انہیں حاصل ہونے والا تھا۔ اور نہ انہیں ان مشکلات کی خبر تھی جو انہیں رُوح القدس کی تحریک کے باعث برداشت کرنا تھا لیکن یسوع مسیح کی زندگی کا تجربہ اُن کے لئے ایک نمونہ تھا۔ جن کے باعث یسوع مسیح نے دکھ اٹھایا تھا وہ دوسروں لوگوں کا ظالمانہ رویہ تھا جس کا سامنا یسوع مسیح کو کرنا پڑا۔ اُسے زد و کوب کیا گیا اور مارا پیٹا اور ستایا گیا شاید اسی بات کے پیش نظر یسوع نے انہیں کہا کہ جب تک وہ قوت کا لباس حاصل نہ کریں یروشلیم میں ٹھہرے رہیں تاکہ دلیر ہو جائیں۔

جب آپ پرانے عہد نامہ میں ان حوالہ جات کا مطالعہ کرتے ہیں جن کی بنیاد یہودی ہیں۔ جس کا تعلق کئی پشتوں سے ہے اور جو نسل در نسل بنی اسرائیل قوم میں منتقل ہوتے آئے ہیں۔ اور جب ہم پاک

نوشتوں کا بیان پڑھتے ہیں تو اس کے متعلق پیشتر سے بہت کچھ کہا گیا ہے۔ اور اس کے متعلق بیشتر پیشن گوئیاں کتابِ مقدس میں ملتی ہیں۔ کہ کچھ نہ کچھ عظیم ترین واقعہ رونما ہو گا۔ اور یہ کہ واقعی حیران کن بھی ہو گا۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ خداوند خدا کچھ ایسا کرنا چاہ رہا تھا جس کے باعث وہ ہمیں نیا مخلوق بنانا چاہتا ہے۔ اور بطور خدا کے عبادت گزار اور خدا کے لوگ ہونے کی حیثیت سے ہمیں نیا رتبہ اور مرتبہ ملا ہے۔ جس طرح رسولوں کو پاک رُوح کی خدمت کو قبول کرنے سے ملا تھا۔ تو آج ہم بھی اس تحریک کا حصہ بن سکتے ہیں۔

یسوع مسیح کے دکھوں کے باعث ہمیں پُر امید پیغام ہمیں ملا ہے۔ اگر آپ اُس کے دکھوں کو قبول نہیں کرتے ہیں تو آپ اس کی صلیبی موت کو اور مسیحا ہونے کو رد کر رہے ہیں۔ اور آپ اُس سب کا انکار کر رہے ہیں جو خداوند خدا نے آپ کے لئے تیار کیا ہے۔ تاہم اس اہم واقعہ کے باعث کچھ خاص بات رونما ہوئی جس نے ہمیں نیا مخلوق بنا دیا ہے۔ اور اب ہم نئے اور مقدس لوگ بن گئے ہیں۔

اور یہ سب اہم کام خداوند خدا نے یسوع مسیح کے وسیلہ سے کئے ہیں۔ یہ یسوع مسیح کی بادشاہت کی بنیاد اور ثبوت ہے۔ جب تک رُوح القدس نازل نہ ہوا تھا اُس وقت شاگرد یسوع کی بادشاہت کو جیسا اعمال پہلے باب میں مذکور ہے اس دنیا کی بادشاہی تصور کرتے تھے۔ اس کی بابت قدیم انبیاء نے بھی پیشن گوئیاں کی ہیں۔ خداوند خدا نے اپنے بندوں یعنی انبیاء پر ظاہر کیا ہے، اور اخیر زمانہ میں اسے پایہ تکمیل کو پہنچایا۔ جس کے باعث خداوند خدا نے اُس کی فتح اور کامیابی کا بیان کیا ہے۔ کیونکہ کلام مقدس میں فرمایا گیا کہ اخیر زمانہ میں خدا کے رُوح کے باعث جو ان رویا اور بُدھے خواب دیکھیں گے۔

پس رُوح القدس تازگی بخشتا ہے۔ یوں شاگردوں میں روحانی اور جسمانی اعتبار سے حیران کن تبدیلی واقع ہوئی۔ شاگردوں کے پرانے طور طریقہ اور مذہبی روایات کو تبدیل کر کے ایک نئی تحریک بخشی۔

پس جب آج بھی ہم یسوع کے قریب جاتے ہیں اور اُس کے پیروکار بنتے ہیں تو ہمارے لئے یہ اہم بات رُونما ہوتی ہے۔ خدا پاک رُوح کے ذریعہ سے اہم ترین مکاشفات دیتا ہے۔ یہ خدا کے قوانین کا اظہار ہے۔ اور ہم اس کو سمجھنے کے لئے ان تمام تشبیہات کا اندازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن کے ذریعہ خداوند خدا اس بات کا اظہار کرتا ہے۔

جب رُوح القدس نازل ہوا تو یہ ایک زور سے آنے والی آواز تھی جس کا سننا ایسا تھا کہ سارا گھر گونج گیا۔ یہ الفاظ آج ایمانداروں کو رُوح کی تحریک کے سبب سے دئے گئے۔ اس سے مراد یہ کہ ہم کسی پر انحصار کرتے ہیں اور ہم اپنی ذات میں کچھ نہیں ہیں یوں ہم خداوند خدا پر توکل کرتے ہیں۔

اس صورت میں آپ کے ایمان کا اظہار ہوتا ہے۔ کہ آپ اُس پر توکل اور بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ اس کے باعث خدا کے لوگ خدا پر تکیہ کرنا سیکھتے ہیں۔

قابل دید منظر تھا کہ آگ کے شعلہ کی سی پھٹتی ہوئی زبانیں تھیں جو شاگردوں میں ہر ایک پر آٹھریں تھیں۔ غور کریں کہ یہ نہیں کہا گیا کہ آگ کی زبانیں بلکہ آگ سی زبانیں تھیں۔ رُوح القدس کا مسح ایمانداروں کو تقویت دیتا اور متاثر کرتا ہے۔ اس سے ایماندار اور زیادہ مضبوط ہوتے ہیں اور وہ ایمانداروں میں سکونت کرتا ہے اسی کے وسیلہ کلیسیا کی تشکیل ہوئی ہے۔

جیسا کہ متیہا کے نام کا قرعہ نکلا اور اُسے بھی بارہ رسولوں کے ساتھ شمار کیا۔

پطرس بھی ان بارہ میں سے تھا۔ پس غیر قوموں کے لئے نجات کی بخشش کے لئے پطرس کی خدمت میں ایک مثال ملتی ہے کہ اُس نے گرنیلیس کے گھرانے میں نجات کا کام کیا۔ پہلے وہ اس بات کی اہمیت کو سمجھ نہیں پائے جیسا کہ فرمایا گیا تھا کہ وہ تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کریں گے۔

شاید یہوداہ اسکریوتی بارہ رسولوں کے ساتھ ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے متفق نہ تھا لہذا تاریخ میں آج اُس کا نام بھی موجود نہیں ہے۔

جب عیدِ پینتکست کا دن آیا تو وہ سب ایک جگہ جمع تھے۔ عیدِ پینتکست کا دن عیدِ فسح کے پچاسویں دن تھا۔ عیدِ فسح پہلے پھلوں کی دستیابی میں منائی جاتی تھی۔ یعنی یہ فصل کا پہلا پھل حاصل ہوتے وقت منائی جاتی تھی۔ عیدِ فسح کے سات ہفتے یعنی ۴۹ دن گزرے کے بعد ۵۰ ویں دن عیدِ پینتکست کا دن آتا تھا۔ یہ ہفتوں کی عید کہلاتی تھی۔ یہ تہوار اُس وقت آتا تھا جب فلسطین کی آخری فصل یعنی جو کے پکنے پر اس کے پہلے پھل کو مقررہ رسومات کے ساتھ گزارا جاتا تھا۔ عیدِ پینتکست بھی اگرچہ ایک بڑی عید تھی تاہم عیدِ فسح کے جیسی بڑی نہ تھی۔ اس میں ہر فرد شریک نہیں ہوتا تھا جیسا کہ پچاس روز پہلے یعنی عیدِ فسح کے موقع پر شریک ہوتا تھا۔ یہ عید موسوی شریعت کے دئے جانے کی یاد میں منائی جاتی تھی۔

بائبل مقدس میں ایسے حوالہ ملتے ہیں جن سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ خروج کے پچاسویں دن یعنی مصر سے خروج کے پچاسویں دن خدا نے شریعت بنی اسرائیل کو دی۔ پس وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ربیوں نے اس

خیال کے تحت اور بھی زیادہ جوش و خروش کے ساتھ اس تہوار کو منانے پر زور دیا۔ ہم یہ تو نہیں جانتے کہ اس تہوار کا باقاعدہ آغاز کب ہوا تاہم اتنا ضرور جانتے ہیں کہ اس تہوار کی تقریب کا انعقاد فصح کے پچاسویں روز شریعت دئے جانے کے نتیجہ میں ہوا۔ پس اسرائیلیوں کے لئے فصل پکنے کے بعد یہ اور بڑی عید کا سما پیش کرتی تھی۔ اور یروشلیم کے رہنے والوں کے لئے ایک نہایت خوشی کا سما تھا۔

پس جب وہ جو ایک سو بیس شخصوں کی جماعت تھی ایک بالاخانہ میں جمع تھے۔ اور ایک دل ہو کر دُعا میں مشغول تھے۔ یہی وہ جگہ تھی جہاں وہ جمع تھے اور جہاں یسوع مسیح کا وہ وعدہ پورا ہونے کو تھا اور جہاں پاک روح کی قوت سے وہ معمور ہونے کو تھے۔

کہ یکایک آسمان سے ایسی آواز آئی جسے زور کی آندھی کا سننا ہوتا ہے اور اُس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے گونج گیا (اعمال 2:2)۔

یہ زور کی آندھی نہ تھی بلکہ زور کی آندھی کی آواز تھی۔ لیکن وہ جگہ جہاں وہ موجود تھے وہ ایک بالاخانہ تھا۔ اور جہاں یسوع مسیح کا وہ وعدہ پورا ہونے کو تھا کہ تم رُوح القدس کی قوت پاؤ گے۔

اور انہیں آگ کے شعلہ کی سے پھٹتی ہوئی زبانیں دکھائی دیں اور اُن میں سے ہر ایک پر آٹھریں (اعمال 3:2)۔

اگ رُوح القدس کی طرف اشارہ ہے جو اُس نعمت کا سرچشمہ ہے جو شاگردوں کو حاصل ہوئی۔ کیونکہ یوحنا اصطباغی نے بھی یہی کہا تھا کہ میں اُس کی جوتیوں کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں۔ کیونکہ میں تو تمہیں پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں لیکن جو میرے بعد آتا ہے وہ رُوح القدس اور اگ سے بپتسمہ دے گا۔

یہ خدا کا موجودگی کا اظہار ہے۔ پاک رُوح کی صورت میں خدا کی حضوری اور موجودگی شاگردوں کو میسر آئی۔ جس سے اُن کے دل پاک ہو گئے اور وہ خدا کے لئے پاکیزہ بن گئے۔

کسی مفسر کا کہنا ہے کہ پرانے عہد نامہ میں مذکورہ اگ اور نئے عہد میں اگ کا تصور کوئی مختلف نہیں ہے اس کا ایک ہی مطلب ہے اور وہ یہ کہ اگ پاکیزگی کی علامت ہے۔ اور اس زمرے میں ہمیں بڑی خاص اہمیت دی گئی ہے۔ اور وہ زبانیں جو ہر ایک فرد واحد پر الگ الگ آٹھریں۔ اور ہر ایک اہل زبان کے لئے وہ قابل فہم تھیں۔

پس اس بات کا اشارہ اس طرف ہے کہ ہر ایک فرد واحد خدا کے ساتھ براہ راست تعلق رکھ سکتا ہے۔ یوں ہر ایک شخص نئے عہد نامہ کے مطابق سردار کاہن ہے جو خدا کی خدمت کر سکتا ہے۔ پاک صحائف کی تعلیم دے سکتا۔ ان کی منادی کر سکتا ہے۔ اور دوسرے کو سکھا سکتا ہے۔ پاک رُوح کی نعمت ہر کسی کو مل سکتی ہے کیونکہ وہ سب کو نعمتیں عطا کرتا ہے۔

یہاں آندھی کے سناٹے کا ذکر ہے جسے پاک رُوح یعنی (نیوما) کی موجودگی کے اظہار کے لئے بطور علامت استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی ایسی آواز جیسے زور کی آندھی کا سناٹا ہوتا ہے۔

پس اس سے نئی کلیسیا کی بنیاد کا تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ اور پاک رُوح کی خدمت کا اثر اور فروغ دکھائی دیتا ہے۔

اور وہ سب رُوح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح رُوح نے انہیں بولنے کی طاقت بخشی اور ہر قوم میں سے جو آسمان کے تلے ہے خدا ترس یہودی یروشلیم میں رہتے تھے (اعمال 2:4-5)۔

یہاں کوئی پیچیدہ اصطلاح استعمال نہیں کی گئی۔ صرف سادہ سا بیان ہے کہ وہ سب غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح رُوح نے انہیں بولنے کی قوت بخشی۔ اس کے لئے استعمال ہونے کے لئے لفظ گلاسا ہے جس کے معنی زبان ہیں۔

لوقا یہاں رُوح القدس کی نعمت کے اظہار کے لئے ایک منفرد لفظ استعمال کرتا ہے۔ جو رُوح القدس نعمت اور اس کے کام کے اظہار کے لئے ایک نہایت اہم اصطلاح کے طور پر استعمال ہوا۔ یہ ایک ایسی اصطلاح ہے جو جلد سمجھ میں آنے میں والی ہے اور اس کا مفہوم سمجھنا اتنا مشکل نہیں۔ جس کا اظہار نہایت سادہ لیکن جامع ہے۔

نازل ہونے والی زبانیں فرشتوں کی زبانیں نہ تھیں جو سمجھ سے باہر ہوں۔ بلکہ ہر ایک شخص کی سمجھ میں آنے والی زبانیں تھیں بعد ازاں اس نعمت کا تجربہ کرتھیوں کے نام لکھے گئے پہلے خط کے زمانہ میں کرتھس کی کلیسیا نے کیا اور انہیں اس بات کی تفہیم کے لئے مزید پولس رسول نے سمجھایا تاکہ وہ رُوح القدس کی اس نعمت کے غلط استعمال نہ کریں اور غلط تاثر نہ دیں۔

پس یہاں زور کی آندھی کا سننا تھا بہت سی قوموں کے لوگ یہاں جمع تھے۔ ایک بڑا ہجوم تھا۔ کیونکہ یروشلیم میں ایک بڑی بھیر لگوں کی جمع تھی۔ اور پاک رُوح کی زبانوں کے نزول سے پطرس ان سے خطاب کرنے لگا۔ اور رُوح کی موجودگی اور نزول کا اظہار آندھی کے زور کے سننے کی صورت میں تھا۔

جب یہ آواز آئی تو بھیر لگ گئی اور لوگ دنگ ہو گئے کیونکہ ہر ایک کو یہی سنائی دیتا تھا کہ یہ میری ہی بولی بول رہے ہیں۔ (اعمال 2:6)

یہاں صرف یونانی اور ارامی زبان سننے اور سمجھنے والے لوگ نہ تھے بلکہ مختلف صوبوں اور ملکوں کی بولی بولنے اور سمجھنے والے لوگ موجود تھے۔ لیکن کس قدر حیرت کی بات ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو یوں معلوم ہوتا تھا جیسا وہ ان ہی کی بولی بول رہے ہیں۔

یہاں ایک سو بیس لوگوں کی جماعت تھیں ہمیں یہ معلوم نہیں کہ آیا وہ پچاس زبانیں بول رہے تھے یا ان میں ہر ایک شخص دو یا تین یا چار یا اس سے زیادہ زبانیں ایک ساتھ بول رہا تھا۔ ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے کہ ان میں ہر ایک کتنی زبانیں بول رہا تھا۔ لیکن وہ بول رہے تھے جس طرح رُوح نے انہیں ہدایت کی۔

سامعین اس بات سے نہایت دنگ تھے ان کے رویہ سے پتہ چلتا ہے اور واقعی یہ کوئی نہایت غیر معمولی واقعہ رُونما ہوا ہے جو اس سے پہلے کبھی دیکھنے یا سننے میں نہیں آیا۔

اور وہ سب حیران اور متعجب ہو کر کہنے لگے دیکھو! یہ بولنے والے کیا سب گلیلی نہیں؟ پھر کیوں ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے وطن کی بولی سُنتا ہے؟ (اعمال 2:7-8)

حیرت انگیز بات ہے کہ وہ سب گلیلی تھے لیکن سامعین کے لئے وہ سب ایسی زبانیں بول رہے تھے جو قابلِ فہم اور جانی پہچانی جانے والے زبانیں تھیں۔ لوگ حیران تھے کہ یہ کوئی الگ مخلوق تو نہیں ہیں وہ سب گلیلی ہیں اور سامعین بھی یروشلیم اور بعض دوسرے شہروں سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے۔

یہ ایک باقاعدہ تسوار کا موقع تھا جس کے باعث دوسرے شہروں سے بھی لوگ یروشلیم میں جمع تھے۔ پس وہ سب حیران تھے کہ کیا یہ سب گلیلی نہیں؟ یہ اُن کے لئے حیران کن بات تھی کہ وہ سب نسلی طور پر گلیلی باشندے ہیں لیکن اس حیران کن واقعہ سے دنگ اور متعجب تھے۔

پطرس بھی یقیناً گلیلی تھا۔ جب کہ سامعین کا تعلق ترکی اور مصر سے بھی تھا لیکن یہاں مرکزی کردار گلیلی لوگوں کا ہے یہ ایک وسیع رقبہ پر مشتمل صوبہ تھا جہاں سے زیادہ تر شاگردوں کا تعلق تھا۔ اسی لئے سننے والے اس بات سے حیران ہوئے کہ کیا یہ سب گلیلی نہیں؟

اگرچہ وہ سب گلیلی تھے تاہم انہیں پہلے ان سب زبانوں کو سیکھنے کی کوئی ضرورت پیش نہ آئی۔ لیکن یہاں بوقتِ ضرورت پاک رُوح نے خود انہیں بولنے کی ہدایت کی۔ گلیل یہودیہ کی سلطنت کا حصہ تھا۔ اور شاید آپ کو یہ بات معلوم ہو کہ پرانے عہد نامہ کے زمانہ میں گلیل کو تاریکی کی سر زمین کہا گیا ہے۔ اور اب گلیل کا صوبہ رومی سلطنت کے ماتحت تھا۔ اگرچہ یہ زبانیں ان شاگردوں کے لئے اجنبی نہ تھی کیونکہ یہ رومی

سلطنت کے مختلف صوبوں میں بولی جاتی تھیں تاہم یہ بات حیران کن تھی کہ بولنے والے اس سے پہلے ان ساری زبانوں کو ایک ساتھ بولنے کی سکت نہیں رکھتے تھے اور نہ ہی انہوں نے یہ زبانیں اس سے پہلے کسی سے سیکھی تھیں۔

حالانکہ کہ ہم پار تھی اور مادی اور عیلامی اور مسوپتامیہ اور یہودیہ اور کپدکیہ اور پُنتس اور آسیہ۔ اور فروگیہ اور پمفیلیہ اور مصر اور لبوا کے علاقہ کے رہنے والے ہیں جو کرینے کی طرف ہے اور رومی مسافر خواہ یہودی خواہ اُن کے مُرید اور کریتی اور عرب ہیں۔ (اعمال 2:9-10)

ان علاقوں میں سے بیشتر علاقے رومی سلطنت کا حصہ ہیں۔ اور یہاں ان تمام علاقوں کی فہرست دی گئی جن سے یہاں پر موجود سامعین کا تعلق تھا۔ یہاں لکھے جانے والے علاقوں کے نام زبان کے اعتبار سے شامل کئے گئے ہیں کیونکہ اس سے پہلے زبانوں کا ذکر ہو رہا ہے یہاں علاقائی تقسیم یا بیان زبان کے اعتبار سے ہے نہ کہ صوبوں یا ملکوں کے اعتبار سے۔

بعض انگلش تراجم میں ان کے متعلق اور بھی واضح ہو جاتا ہے کہ یہ مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے۔ جو مختلف زبانیں بولنے والے تھے۔ یہاں بیشتر علاقہ صوبہ گلیل سے ہیں۔ اور عرب ایک ایسا علاقہ ہے جو یردن کے اطراف سے تعلق رکھتا تھا۔ ہیرودیس جس کی شادی فلپس سے ہوئی اور فلپس کا بھائی ہیرودیس انتپاس اس پر فریفتہ ہو گیا تو یوحنا بپتسمہ دینے والے نے اس پر ہیرودیس انتپاس کو ملامت کی۔ یہ عورت

مذکورہ بالا علاقہ عرب سے تعلق رکھتی تھی۔ بعد ازاں اُس نے یوحنا کے اس الزام کو اپنے دل میں رکھا اور اس کی سزا اُسے دی۔

پس ایک سو بیس لوگوں کی جماعت سے اتنے گروہوں کے لوگ واقعی متعجب اور حیران تھے۔

مگر اپنی اپنی زبان میں اُن سے خدا کے بڑے بڑے کاموں کا بیان سنتے ہیں۔ اور سب حیران ہوئے اور گبھرا کر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے؟ (اعمال 2:11-12)

شاگرد خدا کے حیرت انگیز کاموں کا بیان کر رہے تھے۔ اور سب لوگ ان کی باتوں سے حیران ہو رہے تھے کہ یہ وہ کس قدر اُن کی اپنی اپنی زبان میں خدا کی قدرت کا پرچار کر رہے ہیں۔ پس یہ اندازِ بیان کچھ تعریف اور نبوت کے جیسا تھا۔ کیونکہ جب آپ کسی کو سکھانے کے انداز میں کسی سے مخاطب ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نبوت کر رہے ہیں۔ لیکن جہاں بولی جانے والی زبانیں ہر ایک سننے والے کی اپنی زبان میں خدا کی حیران کن قدرت کی باتوں اور عجائب کا بیان ہو رہا تھا یہ درحقیقت گواہی تھی۔ یہ اُن باتوں کو بیان تھا جن میں خدا کی قدرت کی حیرت انگیز باتیں وقوع پذیر ہو چکی تھیں۔

کوئی اس کے مطلب کو سمجھ نہیں پا رہا تھا کیونکہ یہ بالکل مختلف تھا اور لوگوں کے لئے یہ ایک نئی اور انوکھی بات تھی کیونکہ کسی نے بھی اس قسم کا ماجرہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پس لوگ حیران ہوئے کہ یہ کہا ہوا چاہتا ہے۔

اس واقعہ سے سالوں پہلے یہودی لکھاری فایلو (Filo) جو اُن بزرگوں میں شامل تھا جنہوں نے سکندرِ اعظم کے زمانہ میں عبرانی اور ارامی زبان میں موجود عہدِ عتیق کا ترجمہ یونانی زبان میں کیا تھا۔ عیدِ پینتکست کا بیان کرتا ہے کہ یہ وہ عید ہے جو موسیٰ کی شریعت ملنے کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ اور یہاں آئے ہوئے موجود لوگوں میں سے بہت سے اس تاریخ سے واقف ہوں گے۔

ایک اجتماع میں پیدا ہونے والی آواز ایک حیران کن آگ کی صورت اختیار کر گئی۔ اور یہ پیدا ہونے والی آواز دنیا کے مختلف خطوں سے جمع ہونے والے لوگوں میں ہر ایک نے اپنی اپنی زبان میں سنی اور سمجھی۔ ہر ایک بولی والی زبان میں خدا کی قدرت کے کاموں کا بیان بڑے واضح الفاظ میں ہو رہا تھا۔ خدا نے اپنے حیرت انگیز کاموں کا بیان ان شاگردوں کے وسیلہ سے کروایا۔ یہ سب کچھ خدا کے فضل سے ہوا کہ خدا خود اپنے لوگوں کے پاس آیا۔

کیونکہ پرانے عہد نامہ میں شریعت کا دیا جانا درحقیقت اس بات کی نشاندہی تھی کہ خدا بنی اسرائیل کے درمیان سکونت رکھے گا۔ اور یسوع مسیح کی پیدائش سے ہم یہی یقین کرتے ہیں کہ خدا خود آدمیوں کے درمیان سکونت اختیار کرنے کے لئے آگیا۔ اور پطرس کا خطبہ اس بات کا نشاندہی ہے کہ خدا کی رفاقت اُن کے ساتھ تھی بلکہ خود اُن کے وسیلہ اور پاک رُوح کی قوت کے وسیلہ سے اُن سے کام کروا رہا تھا۔

اور بعض نے ٹھٹھا کر کے کہا کہ یہ تو تازہ مئے کے نشہ میں ہیں۔ (اعمال 2:13)

بعض لوگوں کے لئے دراصل یہ بات مذاق کی تھی۔ اور وہ ایسے تھے جیسے کسی مزاح کی محفل میں ہوں۔ پس وہ انہیں ٹھٹھوں میں اڑانے کے لئے کہنے لگے کہ یہ سب تو تازہ مے کے نشہ میں ہیں۔ یعنی وہ خواہ مخواہ آپ سے باہر ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ وہ درحقیقت ان رسولوں کے بیان کو رد کرنے کے باعث ایسا کہہ رہے تھے یا پھر محض مذاق کرنے کی غرض سے یہ کہہ رہے تھے۔ تاہم یہ بات ان کے لئے بڑی خوشی کا سماں تھی کیونکہ وہ اس بات کو ٹھٹھوں میں اڑانے میں محو تھے۔ پس یہ واقعہ فسح کے پچاسویں روز عیدِ پینتکست کا تھا۔

اس معجزے کا اثر مختلف لوگوں پر مختلف ہوا۔ بعض نے بڑی دلچسپی دکھائی جبکہ بعض نے شاگردوں پر الزام لگایا کہ یہ تو تازہ مے کے نشہ میں ہیں۔ بے شک شاگرد ایک ایسی قوت کے زیر اثر تھے جو ان کے اختیار سے باہر تھی۔ مگر یہ قوت مے کی نہیں بلکہ رُوح القدس کی تھی۔

لیکن پطرس ان گیارہ کے ساتھ کھڑا ہوا اور اپنی آواز بلند کر کے لوگوں سے کہا اے یہودیو اور اے یروشلیم کے سب رہنے والو! یہ جان لو اور کان لگا کر میری باتیں سُنو۔ (اعمال 2:14)

یہ ایک حیرت انگیز واقعہ تھا جہاں مختلف زبانوں کے لوگ موجود تھے اور پطرس اب دلیری سے کھڑا ہو کر ان سے مخاطب ہوتا ہے۔ وہ یروشلیم کے سب رہنے والوں سے مخاطب ہوتا ہے۔ پس پطرس کھڑا ہوتا ہے اور خطاب کرتا ہے یہ ابتدائی کلیسیا کا سب سے پہلا خطبہ ہے جو کلیسیا سے کیا جانے کو ہے۔ غور کریں وہ شاگرد

جس نے قسم کھا کر یسوع مسیح کا انکار کیا تھا اب کس قدر دلیری سے خدا کی قدرت کے واقعات کا بیان کرنے کو تیار ہے۔

یہ بات عام طور پر تسلیم کی جاتی ہے کہ پنتکست کے دن غیر زبانوں کی نعمت کا ایک مقصد یہ تھا کہ مختلف زبانیں بولنے والے لوگ ایک ساتھ خوشخبری سنیں۔ خدا نے ایک ہی وقت میں وہاں موجود مختلف زبانوں کے لوگوں کو خوشخبری سننے کا فضل عطا کیا۔

پس پطرس کھڑا ہو کے اُن سے مخاطب ہوا اور اپنی بات بیان کرنے لگا۔

کہ جیسا تم سمجھتے ہو یہ نشہ میں نہیں کیونکہ ابھی تو پہر ہی دن چڑھا ہے۔ (اعمال 2:15)

لوگوں کا یہ خیال تھا کہ شاگرد عید کے موقع پر مے کے نشہ میں ہیں اسی لئے ایسا کر رہے ہیں اور سب مختلف زبانوں میں بولنا شروع ہو گئے ہیں لیکن پطرس اس معجزہ کی وضاحت کرتا ہے۔ اور وقت کا تعین کراتے ہوئے اُن سے مخاطب ہوتا ہے۔ وہ وقت کی بات کرتا ہوا کہتا ہے کہ ابھی تو دن کا آغاز ہی ہوا ہے۔ اس لئے وہ لوگوں کی منفی بات کا جواب دیتا ہے اور اُن کے سامنے وضاحت کرتا ہے۔

بلکہ یہ وہ بات ہے جو یونیل نبی کی معرفت کہی گئی ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ میں اپنے رُوح میں سے ہر بشر پر ڈالونگا اور تمہارے پیٹے اور بیٹیاں نبوت کریں گی اور تمہارے جوان رویا اور تمہارے بڈھے خواب دیکھیں گے۔ (اعمال 2:16-17)

یہ وہ پیشین گوئی ہے جو یوئیل نبی کی معرفت پرانے عہد نامہ میں کی گئی ہے۔ یوئیل کی کتاب کے دوسرے باب میں اس اہم حوالہ کا بیان ملتا ہے۔ اسی بات کو یہاں نئے عہد نامہ میں دہرایا کہ خدا اخیر دنوں میں ایسا کریگا کہ اپنی رُوح ہر بشر پر ڈالے گا اور تمہارے پیٹے اور بیٹیاں نبوت کریں گی۔

لوگ نہ صرف بادشاہ یا شہنشاہ ، جنگجو یا بہادر بلکہ رُوح القدس کے اُنڈیلے جانے سے بھی ایک حیرت انگیز تبدیلی سے ہمکنار ہوں گے۔ اور یوں اس کے نتیجے میں خدا نبوت، رویا اور خوابوں کی صورت میں حیرت انگیز بھیدوں کے انکشافات کا بیان کرتا ہے۔ اور خداوند خدا نوجوانوں کے لئے رویا، بیٹوں اور بیٹیوں کے لئے نبوت اور بڈھوں کے لئے خوابوں کا بیان کرتا ہے۔

اخیر زمانہ میں خداوند خدا نہ صرف لڑکوں یا مردوں بلکہ بیٹیوں کو بھی نبوتیں کرنے کے زمرہ میں شامل کرتا ہے۔ یہ بدن میں ہوئے زندہ خدا کے ساتھ رفاقت کا واضح اظہار ہے۔ یہاں نئے عہد نامہ کی کلیسیا کا عالمگیر وجود دکھائی دیتا ہے۔

پس کلیسیا کے لئے یہ ایک برکت ہے کہ خدا اُن پر اپنی رُوح اُنڈیلے گا۔ درحقیقت یہ خدا کی رفاقت ہے جو وہ پاک رُوح کے وسیلہ سے اپنے لوگوں کے ساتھ بحال رکھنا چاہتا ہے۔ اور یہ وہ نعمتیں ہیں جو انبیا پر نہیں بلکہ عام لوگوں پر خدا اپنے فضل سے پنچھاور کریگا یہ نگہبانی کا استحقاق ہے۔

بلکہ میں اپنے بندوں اور بندیوں پر بھی اُن دنوں میں سے اپنے رُوح میں سے ڈالونگا اور وہ نبوت کریں گی۔ اور میں اوپر آسمان پر عجیب کام اور نیچے زمین پر نشانیاں یعنی خون اور آگ اور دھوئیں کا بادل دکھاؤنگا۔ سورج

تاریک اور چاند خون ہو جائیگا۔ پیشتر اس سے کہ خداوند کا عظیم اور جلیل دن آئے اور یوں ہو گا کہ جو کوئی خداوند کا نام لیگا نجات پائیگا۔ (اعمال 2:18-20)

یہاں جب ایک سو بیس لوگ ں پر پاک رُوح نازل ہوا اور سب غیر زبانیں بولنے لگے اور پرانے عہد نامہ کی پیشین گوئی کے مطابق پیٹے اور بیٹیوں نے نبوت کرنا شروع کر دی۔ پاک رُوح کے نزول کے ساتھ اب نئے عہد نامہ میں ہر ایک فرد واحد پر بھی جو یسوع مسیح کو قبول کرتا ہے پاک رُوح کے وسیلہ نبوتوں اور روایات اور خوابوں کے وسیلہ سے خدا بھیدوں کا انکشاف شروع ہو جاتا ہے۔ یہ پاک رُوح کا کام ہے۔

یہ اخیر زمانہ ہے جس میں کائنات کے اندر عجیب کام اور نشانیاں ظاہر ہونگی۔ اس اخیر زمانہ کی ابتدا یسوع مسیح کے جی اٹھنے کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور یہ اُس وقت مکمل ہو گا جب یسوع مسیح دوبارہ اس جہان میں آئے گا اُس کی آمدِ ثانی ہو گی اور وہ ہزار سالہ بادشاہی کریگا۔

یہ یسوع مسیح کی لازوال محبت کا زمانہ ہے۔ اور یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہم ایمانداروں کے دل تبدیل ہو جائیں گے اور ہم خداوند کے دن میں شریک ہونگے جس دن وہ عدالت کریگا۔ اس بات کا اشارہ یسوع مسیح کی عدالت کی طرف ہے یعنی جب دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا اور خداوند یسوع مسیح آخری عدالت کریگا۔ خدا کے نزدیک یہ بات نہایت سنجیدہ ہے۔ اس بات کا تعلق خدا کی ذات ہے کہ وہ کون ہے وہ کیسا ہے اور وہ کیا کریگا؟

پس خداوند کی پیشین گوئیوں کو سنجیدہ طور پر لینا چاہئے۔ کیونکہ یہ سچ ہیں اور ان میں کچھ جھوٹ نہیں۔
خداوند خدا نے اپنے لوگوں کو پاک کرنے کے لئے اُن پر پاک رُوح نازل کیا۔

پطرس اس بات کو ان کے ذہنوں سے نکالنے کے لئے اُن سے مخاطب ہوتا اور کہتا ہے کہ یہ مئے کے نشہ میں نہیں ہیں بلکہ انہیں یوئیل نبی کی پیشین گوئی یاد دلاتا ہے کہ یہ درحقیقت وہ وعدہ ہے جو خدا نے فرمایا تھا کہ میں اپنی رُوح تم پر نازل کرونگا۔ اسی لئے پاک رُوح کے وسیلہ سے اُن کی نگہبانی اور راہنمائی کر رہا تھا۔

تاکہ وہ پاک رُوح کے کاموں کے ظہور کے لئے استعمال ہو سکیں۔ اور ہر کوئی اُن کے وسیلہ سے خدا کی سچائی کو سُن سکے۔ اور بالآخر خداوند کے اُس دن کا ذکر آتا ہے جس میں سورج تاریک ہو جائیگا اور چاند خون سا ہو جائیگا۔

پس عیدِ پینتکست کے روز فضل کا پیغام تھا۔ کہ خدا دیکھتا ہے اور وہ اپنے فضل کے اظہار کے لئے تیار ہے۔
اے اسرائیلیو! یہ باتیں سنو کہ یسوع ناصری ایک شخص تھا جس کا خدا کی طرف سے ہونا تم پر اُن معجزوں اور عجیب کاموں اور نشانوں سے ثابت ہوا جو خدا نے اُس کی معرفت تم میں دکھائے چنانچہ تم آپ ہی جانتے ہو۔

(اعمال 2:22)

یسوع ناصری وہ اصطلاح ہے جو خداوند کی پہچان کے لئے ہر کوئی جانتا تھا۔ یہی اصطلاح پطرس نے بھی استعمال کی تاکہ یسوع مسیح کی گواہی کے لئے اُس کی شخصیت کی طرف اشارہ دلائے کہ وہ مسیح کی بابت بات کر رہا ہے۔ ابتدائی کلیسیا میں بھی یہ اصطلاح استعمال ہوتی رہی ہے۔

یوحنا نے اپنے انجیلی بیان میں یسوع ناصری کے بہت سے معجزات کو اس انداز سے تحریر کیا ہے تاکہ وہ یسوع مسیح ناصری کی الوہیت اور اُس کی حقیقی بادشاہت کو پیش کرے۔ وہ اُس مسیحا کا بیان کرتا ہے جس نے نئے سرے سے پیدا ہونے اور انسان کے نیا مخلوق ہونے کی طرف سے توجہ دلائی ہے۔

پس پطرس یہاں اپنی تقریر میں اس نقطہ کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یسوع مسیح جو معجزات اور نشانات دکھاتا تھا۔ بے شک رُوح القدس کی قدرت یسوع مسیح کے معجزات کے طور پر بھی کار فرما رہی۔ اور اب وہی مددگار پطرس کے بھی ساتھ ہے اور پطرس بڑی دلیری اور جرات سے یسوع مسیح ناصری کے عجیب کاموں اور معجزات کی یاد دلاتے ہوئے اُن لوگوں کی توجہ یسوع کی طرف دلا رہا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی بات کی ابتدا کرتے ہوئے انہیں یسوع کی نجات کی خوشخبری دینے کو ہے۔

اور اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ یسوع مسیح کا خدا باپ کے ساتھ بہت گہرا تعلق تھا۔ یوں پطرس اس شخصیت کو بطور مسیح پیش کر رہا تھا جو کہ در حقیقت مسیح ہے۔ اس شخصیت کا بیان کر رہا ہے اور اس کی گواہی دے رہا ہے۔ اور اس خدمت کا ذکر کرتا ہے جو اُس نے بنی اسرائیل کے لئے پوری کی ہے۔ اور یہاں

اُس کے مخاطبین وہ لوگ ہیں جو یروشلیم میں جمع ہیں۔ کیونکہ وہ اس ہجوم کی طرح آج پھر جمع ہیں جو انجیلوں میں اکثر مذکور ہوا ہے کہ جب یسوع معجزات کرتا تھا تو لوگ اس کے گرد جمع ہو جاتے تھے۔

پطرس اس لئے یسوع کی بابت بات کر رہا ہے کیونکہ یہ چاہتا ہے کہ انہیں یسوع کے معجزات اور نشانات کے ساتھ اُس کے دکھوں کو یاد کر کے اُس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کو بھی بیان کرے۔ تاکہ وہ یسوع ناصری کے متعلق تمام حقیقت کو جان لیں۔ اور اُس خاص مقصد کو اپنی تقریر میں بیان کرنے کو ہے۔

جب وہ خدا کے مقررہ انتظام اور علم سابق کے موافق پکڑوایا گیا تو تم نے بے شرع لوگوں کے ہاتھ اُسے مصلوب کروا کر مارڈالا لیکن خدا نے موت کے بند کھول کر اُسے جلایا۔۔۔ (اعمال 2:23-24)

یہ خداوند خدا کی طرف سے ایک معجزہ تھا جو یسوع مسیح کی بابت خدا نے کہا۔ کیونکہ خدا نے اُسے دوسروں کے ہاتھ حوالہ ہونے دیا کیونکہ یہ بات پیشتر سے خدا کے انتظام میں تھی اور خدا اس منصوبہ سے واقف تھا کہ وہ ایسا کریگا۔ پس جب اُسے قتل کر دیا اور پھر اُسے زندہ بھی کیا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ بات کسی نہ کسی شخصیت کے ماتحت ہو رہی ہے یعنی خدا کے ہے اور وہی اس منصوبہ کو پورا کر رہا اور سنبھال رہا ہے۔

یہودی علم الہی کے مطابق صحائف اس بات کی پیشن گوئی کرتے ہیں کہ وہ یسوع مسیح کے ساتھ ایسا سلوک کریں گے اور یہ بات پیشگی بیان کی گئی ہے۔

شاید پطرس اسی لئے ان کے انبیا کا حوالہ دے کر بیان کر رہا تھا کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اُن کے پاس موسوی شریعت ہے اور انبیا کی کتابیں بھی اُن کے پاس موجود ہیں۔ یہاں پطرس بڑے اختصار کے ساتھ یسوع ناصری

کی مصلوبیت کے سارے واقعہ کا بیان کر رہا ہے۔ جبکہ رومی اس سارے واقعہ کے وقوع پذیر ہونے میں عملی کردار کے حامل ہیں۔

پطرس یہ بھی بیان کرنے کی کوشش میں ہے کہ خدا اپنی نجات کا اظہار اس طریقہ کار سے کرنا چاہتا ہے پس جو بات پہلے ہی سے اُس کے منصوبہ میں تھی وہی خداوند خدا نے ظاہر کر دی ہے۔

یہ بات خداوند خدا کے علم سابق کی بنا پر تھی۔ یعنی وہ پہلے سے اس منصوبہ سے واقف تھا۔ نئے عہد میں اور جگہوں میں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے لیکن عام طور پر اس لفظ کا مطلب کسی بات سے پہلے سے آگاہ ہونا ہے۔

یسوع خود بھی اس سے پہلے سے آگاہ تھا کیونکہ اُس نے خود بھی بہت سے حوالہ جات کے اقتباسات اپنی خدمت کے دوران شاگردوں کو دئے اور اُس نے زبور ۶۹ اور بعض دوسرے زبوروں سے اپنی بابت پہلے سے بیان کی گئی باتوں اور پیشن گوئیوں کا ثبوت دینے کے لئے پرانے عہد نامہ کی دوسروں کتب اور زبوروں کے اکثر حوالہ پیش کئے، بالخصوص اپنے دکھ اٹھانے کے بارے میں۔

یہ سب کچھ خدا باپ کے وعدوں کی تکمیل کے لئے تھا۔ کہ وہ کس طرح خدا باپ کے وعدوں کو پورا کریگا۔ کیونکہ یہ خدا کی وہ لازوال محبت ہے جس کے باعث اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بھی بخش دیا۔ تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی حاصل کرے اور ہلاکت میں نہ پڑے۔

ہمیں تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی یسوع ناصری اپنے زمانہ کے لوگوں میں معجزات کی قدرت رکھنے والے کے طور پر مشہور تھا۔ اُس نے عجیب کام اور معجزات دکھائے۔ جو کام یسوع مسیح ناصری نے کئے ہیں اُس کی طرح اور کوئی یہ نہیں کر سکتا۔ اور کلام پاک میں جیسا اُس کے متعلق ارشاد ہوا ہے، بالکل ویسے ہی اُس نے خداوند خدا کی سچائی کا پرچار کیا۔ اور اُس اہم مقصد کو جو اُسے سونپا گیا تھا پورا کیا۔ چنانچہ اس گلیلی یسوع ناصری نے اپنی حیران کن قدرت اور عجیب کاموں کے سبب سے ہر ایک کو حیران کر دیا۔ وہ گلیل کے گرد و نواح میں پھرتا رہا اور خداوند خدا کے کلام کی منادی کرتا ہے۔

یسوع مسیح کے کاموں میں سے سب سے اہم کام مسیح کی صلیبی موت ہے جو اُس نے رومی حکومت کے باعث دکھ اٹھانے کے نتیجہ میں برداشت کی۔ یہ کام یروشلیم میں اُس کے اہم ترین کاموں میں سے ایک کام کا واضح اظہار سمجھا جاتا ہے۔ اس موقع پر یسوع مسیح نے کوئی معجزات نہیں کئے بلکہ اس وقت جب یسوع مسیح کو مصلوب کرنے کے لئے لے جا رہے تھے، یہ اُس کے کام کا حتمی نتیجہ تھا، جس کے باعث اُسے مصلوب کیا گیا۔

اُس نے اپنی زمینی زندگی کے دوران خود بھی کہا تھا کہ میں اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ پس اُس نے اپنی زندگی سے ثابت کیا کہ اُس کی موت دوسروں کے لئے کتنی ضروری اور اہم ہے اور وہ کس قدر

دوسروں کا خیال رکھتا ہے۔ اسی لئے وہ صلیب پر بھی اپنی موت کے وقت بھی یہی کہتا ہے کہ اے باپ ان کو معاف کر کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں؟

یسوع مسیح نے خود داؤد نبی کی پیشن گوئیوں کا حوالہ دیتے ہوئے اپنی صلیبی موت کا ذکر کیا۔ تاہم یہ ہرگز نہ سمجھیں کہ داؤد اگر زبوروں میں اس قسم کی پیشن گوئیاں کرتا ہے تو اپنی بابت کہتا ہے وہ تو یسوع مسیح کی بابت کہتا ہے کیونکہ داؤد تو خود گنہگار ہوا جب اُس نے بت سب سے شادی کی اور وہ گناہ کا مرتکب ہوا۔ اسی لئے تو وہ اکثر خود اقرارِ گناہ کرتا اور اُس کی معافی خدا سے طلب کرنے کا خواہاں ہے۔ پھر یہ کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ زبوروں میں مندرج پیشن گوئیاں داؤد کی بابت ہے نہ کہ یسوع کی بابت۔ اور اس دوسرا ثبوت یہ ہے کہ یسوع نے خود اس بات کا ثبوت دینے کے لئے ایسے اقتباس پیش کئے ہیں جن کا تعلق یسوع مسیح کی ذات اور صلیبی خدمت سے ہے۔

کیونکہ داؤد اس کے حق میں کہتا ہے میں خداوند کو ہمیشہ اپنے سامنے دیکھتا رہا کیونکہ وہ میری دہنی طرف ہے تاکہ مجھے جنبش نہ ہو۔ اسی سبب سے میرا دل خوش ہوا اور میری زبان شاد بلکہ میرا جسم بھی اُمید میں بسا رہیگا۔ اسلئے کہ تُو میری جان کو عالم ارواح میں نہ چھوڑیگا اور نہ اپنے مقدّس کے سڑنے کی نوبت پہنچے گا۔ تُو نے مجھے زندگی کی راہیں بتائیں۔ تُو مجھے اپنے دیدار کے باعث خوشی سے بھر دیگا۔ (اعمال 2: 25-28)

یسوع مسیح خود خدا تھا۔ یسوع مسیح کے دکھوں کی بابت پیشن گوئی میں اُس کو ترک اور رد کئے جانے کی بابت بات ہو رہی ہے۔ پطرس یہاں یسوع مسیح کی بابت داؤد نبی کی کہی ہوئی بات یا پیشن گوئی کا ذکر کرتا ہے اور اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ اُس نے صلیبی دکھ برداشت کیا۔

مذکورہ بالا حوالہ جو داؤد نبی کی پیشن گوئی ہے۔ اس کا تعلق داؤد کی زندگی سے نہیں کیونکہ وہ تو خود گناہ کا مرتکب ہوا۔ جب اُس نے بت سب کو دیکھا اور اُس پر فریفتہ ہو گیا اور اُسے پانے کے لئے اُس کے شوہر حتی اوریہ کو جو فوج کا سپہ سالار تھا قتل کروا دیا۔ یوں داؤد گنہگار ہوا۔

تاہم یسوع مسیح کے لئے خدا کا یہ منصوبہ اُس کے علم سابق کے باعث تھا کہ اُسے مصلوب کیا جائے اور پھر زندہ کیا جائے۔

لیکن خدا نے موت کے بند کھول کر اُسے جلایا کیونکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اُس کے قبضہ میں رہتا۔

(اعمال 2:24)

یہ پیشن گوئی کے مطابق تھا کہ وہ مصلوب ہو گا۔ کیونکہ یسوع کے متعلق خدا کا یہ منصوبہ تھا۔ پس اُس نے صلیبی دکھ برداشت کیا حتیٰ کہ موت کا بھی شکار ہوا۔ یہ بات یسوع مسیح کے بارے میں بیان کی گئی ہے کہ موت بھی اُسے اپنے قبضہ میں نہ رکھ سکی۔ بلکہ وہ اس کے بندھ کھول کر جی اُٹھا۔ یہ بات ضروری اور لازم تھی کہ یسوع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھے کیونکہ اُس کا جی اُٹھنا پیشن گوئی کے مطابق تھا۔ یہ سب خدا کا

منصوبہ تھا۔ بنیادی نقطہ جس پر پطرس بات کر رہا ہے وہ یہ کہ ایسا کرنا یعنی یسوع کو چلانا خدا کے اختیار میں تھا صرف وہی ایسا کر سکتا تھا۔ اُس کے لئے ایسا کرنا ممکن تھا۔

اسی لئے پطرس یہاں اس پیشن گوئی کا ذکر کرتا ہے جو داؤد کی معرفت زبور میں بیان کی گئی اور یہاں پطرس اس کا اقتباس بیان کرتا ہے کہ۔۔۔ داؤد اس کے حق میں کہتا ہے میں خداوند کو ہمیشہ اپنے سامنے دیکھتا رہا کیونکہ وہ میری دہنی طرف ہے تاکہ مجھے جنبش نہ ہو۔ اسی سبب سے میرا دل خوش ہوا اور میری زبان شاد بلکہ میرا جسم بھی اُمید میں بسا رہیگا۔ اسلئے کہ تُو میری جان کو عالم ارواح میں نہ چھوڑیگا اور نہ اپنے مُقدس کے سڑنے کی نوبت نہ پہنچنے دے گا۔ تُو نے مجھے زندگی کی راہیں بتائیں۔ تُو مجھے اپنے دیدار کے باعث خوشی سے بھر دیگا (اعمال 2: 25-28)۔

اس زبور کا تعلق داؤد کی اپنی زندگی سے بھی ہے کیونکہ داؤد کو اُس وقت بعض دوسری اقوام سے مخالفت اور جنگ و جدل کا سامنا تھا۔ پس اس زبور میں داؤد کی اپنی حد تک جس بات کا بیان ہے وہ یہ خدا کبھی داؤد کو مغلوب نہیں ہونے دے گا۔ داؤد اپنے خدا کے ساتھ تعلق کی بنا پر اپنے وجود کی حفاظت کا ذکر کرتا ہے۔

اور اسی لئے کہتا کہ تُو اپنے مقدس کے سڑنے کی نوبت نہیں پہنچنے دیگا۔ یہاں داؤد کی بجائے یسوع مسیح کے بارے میں بات ہو رہی ہے اور اُس کی قیامت اور جی اٹھنے کا ذکر ہو رہا ہے پس یہ زبور جس میں یسوع کی بابت ذکر ہوا ہے، مسیحائی زبور ہے۔ یہ یہودیوں کے لئے بھی قابلِ غور بات تھی کہ وہ زبور نویس کی پیشن گوئی کو مسیحائی شخصیت سمجھیں۔

یہاں پطرس اس بات پر زور دیتا ہے کہ داؤد اُس یسوع کے حق میں کیا کہتا ہے۔ پس پطرس ایک طرف تو اس زبور میں لوگوں کے اس خیال کو صاف کر رہا ہے کہ داؤد یہ بات اپنے حق میں نہیں کہتا بلکہ اُس کے حق میں کہتا ہے جسے خدا عالم ارواح میں نہ چھوڑے گا۔ اور نہ اپنے مقدس کے سڑنے کی نوبت پہنچنے دیگا۔

پس ذرا غور کریں کہ داؤد تو آج تک بھی قبر میں ہے۔ وہ موت کا شکار ہوا لیکن ابھی تک زندہ نہیں ہوا۔ یوں پطرس یسوع مسیح کی قیامت کا ثبوت دینے کے لئے داؤد نبی کی کہی ہوئی بات کا حوالہ پیش کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ داؤد خود ایک نبی تھا وہ تو کسی اور کے حق میں کہہ رہا ہے نہ کہ اپنے بارے میں۔

پس نبی ہو کر اور یہ جان کر کہ خدا نے مجھ سے قسم کھائی ہے کہ تیری نسل سے ایک شخص کو تیرے تخت پر بٹھاؤنگا اُس نے پیشین گوئی کے طور پر مسیح کے جی اٹھنے کا ذکر کیا کہ نہ وہ عالم ارواح میں چھوڑا گیا نہ اُس کے جسم کے سڑنے کی نوبت پہنچی۔ (اعمال 2:30-31)

پطرس بڑی خوبصورتی سے بیان کرتا ہے کہ خدا نے داؤد نبی سے وعدہ کیا تھا کہ وہ تیری نسل میں ایک شخص کو تیرے تخت پر بٹھائے گا۔ اور ساتھ ہی پطرس اُس اہم شخص یعنی یسوع مسیح کی طرف اشارہ کرتا اور کہتا کہ یہ پیشین گوئی مسیح یسوع کی بابت کی گئی ہے۔ اس پیشین گوئی کے پورے ہونے کا کیا وقت ہوگا۔ کب یہ بات پوری ہوگی؟ یہودی علما اور فقیہ ہر لمحہ اس بات کی فکر میں رہتے تھے کہ یہ بات کیسے پوری ہوگی؟

یہ پیشین گوئی یسوع مسیح کے دکھ اٹھانے سے پوری ہوگی اور پطرس رسول اس پیشین گوئی کا حوالہ دیتے ہوئے یسوع مسیح کے صلیبی دکھوں کا بیان کرتا ہے۔ اور یسوع مسیح پر اس پیشین گوئی کو پورا ہونا ثابت کرتا

ہے۔ کیونکہ داؤد کی پیشین گوئی کا تعلق اُس کی نسل میں سے کسی ایک شخص کے بارے میں ہے۔ جو اُس کی نسل میں سے ہو گا اور وہ مسیح یسوع ہے۔

اس بات کا ذکر کرنا یہاں نہایت موزوں تھا کیونکہ یہ ایک ایسا موقع تھا جب لوگ بڑی کثرت سے یروشلیم میں جمع ہوئے تھے اور یہ وقت تک جب پطرس ایک بڑے ہجوم کے سامنے یسوع مسیح کی منادی کر سکتا تھا کہ داؤد کی نسل میں سے جس شخص کی بات ہو رہی ہے وہ یسوع مسیح ہے۔

اور یہاں پطرس بیان کر رہا ہے کہ ہم خود اس بات کے گواہ ہیں کہ خدا نے یسوع مسیح کو اس کام کے لئے مقرر کیا تھا۔ پس خدا نے اپنے وعدہ کو پورا کیا کہ اُس نے یسوع مسیح کو اس کام کے لئے بھیجا۔ پس خدا نے یسوع کو موت دی اور اُس کو جلایا بھی۔

اُسی یسوع کو خدا نے جلایا جس کے ہم سب گواہ ہیں۔ پس خدا کے دہنے ہاتھ سے سر بلند ہو کر اور باپ سے وہ رُوح القدس حاصل کر کے جسکا وعدہ کیا گیا تھا اُس نے یہ نازل کیا جو تم دیکھتے اور سنتے ہو۔

(اعمال:2:32-33)

یہ اُسی یسوع کی بابت گواہی ہے جسے مسیحائی ہستی کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے اور جس کی پیشین گوئی داؤد نبی زبوروں میں کرتا ہے۔ یہ زبور خادمانہ رُوح سے لکھا گیا ہے جس میں خدا یہ اظہار کرتا ہے کہ میرا خادم سر بلند ہوگا۔

اس زبور کا تعلق یسعیاہ ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶ ابواب کے ساتھ ہے۔ پطرس یہ بیان کرتا ہے کہ خدا نے اُسے اپنے دہنے ہاتھ سے سر بلند کیا۔ جیسا کہ دکھ اٹھانا یسوع مسیح کے لئے ایک کٹھن مرحلہ تھا۔ پس ابنِ آدم خدا کے دہنے ہاتھ سے سر بلند ہوا۔ جی اٹھنے کے بعد یسوع کو آسمان پر اٹھایا گیا اور وہ خدا کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا، وہ خدا کے دہنے سر بلند کیا گیا۔

ابنِ داؤد پیمائش گوئی کے مطابق سر بلند کیا۔ زبور ۱۶ واں مسیحائی زبور ہے۔ اور بطور خادم یسوع مسیح کے دکھوں کی بات کرتا ہے۔ اور ان دکھوں کی تفصیل یسعیاہ نبی بیان کرتا ہے۔ پس یہ زبور یسوع مسیح کے جی اٹھنے کے باعث اُس کی بادشاہی کا بھی بیان کرتا ہے۔

اس کے نتیجے میں خدا نے پاک رُوح بھی نازل کیا جس کا وعدہ اسرائیل سے کیا گیا تھا۔ کیونکہ بنی اسرائیل قوم سے برکت کا وعدہ کیا گیا تھا۔ یہ اسرائیل کی نئی زندگی کا عہد تھا۔ اور خداوند نے اُس رُوح کو نازل کیا جس کا وعدہ حزقی ایل کی معرفت کیا گیا تھا کہ وہ بنی اسرائیل کو گوثینین دل عطا کریگا۔

یہی وہ وعدہ تھا جس کو یہاں اعمال کی کتاب میں پورا کیا گیا ہے اور یسوع مسیح نے اس پاک رُوح کو نازل کیا ہے۔

--- اُس نے یہ نازل کیا جو تم دیکھتے اور سُنتے ہو کیونکہ داؤد تو آسمان پر نہیں چڑھا لیکن وہ خود کہتا ہے کہ خداوند نے میرے خداوند سے کہا میری دہنی طرف بیٹھ۔ جب تک میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی نہ کر دوں۔ پس اسرائیل کا سارا گھرانا یقین کر لے۔۔۔ (اعمال 2: 34-36)

یسوع مسیح نے بھی فقیہوں اور فریسیوں کو اس بات کی بابت بتایا تھا۔ زبور ۱۱۰ ویں میں بھی اس بات کی پیشین گوئی کی گئی ہے میرے دہنے طرف بیٹھ جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی نہ کر دوں۔

خداوند نے میرے خداوند سے کہا یعنی خدا خود خداوند سے کہتا ہے۔ یہاں آیت میں خدائے ثالوث کے دو اقنوم پائے جاتے ہیں۔ اور خدا باپ کے ساتھ ساتھ یسوع مسیح کی فطرت کا بھی بیان ملتا ہے کہ وہ خداوند ہے۔ یہ بات درست ہے کہ یسوع مسیح کامل خدا ہے۔

--- کہ خدا نے اسی یسوع کو جسے تم نے مصلوب کیا خداوند بھی کیا اور مسیح بھی۔ (اعمال 2:36)

پطرس زبور نویس کے ان بیانات کو اس لئے پیش کر رہا ہے کیونکہ یہ بیان یسوع مسیح کی بابت ہیں۔ یہ وہی یسوع ہے جس کے بارے میں خداوند خدا خود فرماتا ہے کہ میری دہنی طرف بیٹھ جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی نہ کر دوں۔ پس یہ مسیح یسوع کی فضیلت اور عظمت کا بھی بیان ہے۔

اس زبور میں ایک اور حقیقت کا بیان ہے کہ یسوع مسیح کو خداوند بھی کیا اور مسیح بھی۔ خداوند خدا کا نام یہوواہ ہے یہ خدا کی ذات کی ایک بڑی پہچان ہے۔

عیدِ پینتیکست کے روز سے اور اس کے بعد رسولوں کے وسیلہ سے خداوند یسوع کو خدا نے اور بھی لوگوں پر اور کلیسیا پر واضح کرنا شروع کر دیا۔ کیونکہ وہ پاک رُوح کے وسیلہ سے جو اُن پر نازل ہوا اُن کے ذہن

کھولتا ہے۔ فلپیوں کے خط میں بیان ملتا ہے کہ وہ اُسے وہ نام بخشا گیا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ پس یسوع مسیح کی اہمیت اور فضیلت بطور خدا لازم اور قابل قبول ہے۔

اور اس کے علاوہ ایک ہی نام ہے اور وہ نام خدا کا ہے۔ پطرس اپنے خطبے میں دعویٰ ہے کہ وہ یسوع مسیح کو بطور خداوند مانتا ہے اور اُس کا گواہ ہے۔ اور اُس کی گواہی پیش کر رہا اور اُسی نام کے وسیلہ سے منادی کر رہا ہے۔ یسوع مسیح ذاتی طور پر خدا کا بیٹا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ خداوند خدا خود بھی اُسے خداوند کہتا ہے۔ یہ اُس کی ذات کا واضح بیان ہے۔ اور اُس کی اصلیت کا بیان ہے کہ یسوع مسیح خدا ہے۔ یہاں یسوع مسیح کی پہچان بطور خدا کا بیٹا بھی ہے۔ کیونکہ پطرس اُس کے الٰہی رُتبے کو کھول کھول کر بیان کر رہا ہے۔

پرانے عہد نامہ میں بہت سے حوالہ جات یہوواہ خدا کی ذات کے متعلق اور اُس کے کام کے متعلق ملتے ہیں۔ یہاں ابتدائی کلیسیا کے آغاز میں یسوع مسیح کی حقیقت کا بیان ہو رہا ہے۔ کیونکہ یسوع خدا کا مسیح ہے۔ اُسے خدا کی طرف سے اس کام کے واسطے مقرر کیا گیا۔ پس خدا باپ اور خدا بیٹا اور خدا رُوح القدس تثلیث کے تین اقنوم ہیں۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ تینوں کسی صورت ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں۔ اپنی حیثیت میں یہ تینوں خدا ہیں۔ کیونکہ ان کی الگ شخصیت سے انکار نہیں لیکن جوہر کے اعتبار سے ایک ہیں۔ جسے خدائے ثلاث کا نام دیا جاتا ہے۔

ایسا ہرگز نہ سمجھیں کہ خدا باپ نہیں، خدا بیٹا نہیں، خدا رُوح القدس نہیں بلکہ خدا باپ اور خدا بیٹا اور خدا رُوح القدس ایک ہی خدا ہے۔ یعنی خدا کا وجود تین شخصیات کی صورت میں ہے۔

یسوع مسیح کی زمینی زندگی کے آخری ہفتہ میں یسوع مسیح نے اسی اہم مقصد کی بابت بات کی۔ اور پطرس بھی اس تاریخی شخصیت کے بارے میں بیان کر رہا ہے اور اس بات کا ثبوت دے رہا وہ یسوع مسیح کو بطور خداوند پیش کر رہا ہے۔

مسیح کا جی اٹھنا ایک عظیم معجزہ ہے۔ اور یسوع مسیح کے کاموں میں سے سب سے اہم کام مسیح کی صلیبی موت ہے۔

یہ کام یروشلیم میں اُس کے اہم ترین کاموں میں سے ایک کا واضح اظہار سمجھا جاتا ہے۔ اس موقع پر یسوع مسیح نے کوئی معجزات نہیں کئے بلکہ اس وقت جب یسوع مسیح کو مصلوب کرنے کے لئے لے جا رہے تھے، یہ اُس کے کام کا حتمی نتیجہ تھا، جس کے باعث اُسے مصلوب کیا گیا۔ اُس نے خداوند خدا کے حکم کی بجا آوری اور تابعداری کی کیونکہ یہ خدا کی مرضی تھی کہ اُسے اس عمل سے گزارے اور اسے موت دے۔ پس اُس نے پوری وفاداری دکھائی۔ کیونکہ اُس نے اپنی زمینی زندگی کے دوران خود بھی کہا تھا کہ میں اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے آیا ہوں۔

پس اسی کی بابت خداوند خدا خود فرماتا ہے اور یسوع مسیح بھی اپنی زمینی خدمت کا دعویدار تھا کہ وہ ابنِ خدا اور ابنِ آدم اور ابنِ داؤد ہے پس ہمیں یسوع مسیح کی الہی حیثیت سے انکار نہیں اسی لئے پطرس اس حقیقت کا برملا اظہار اور اقرار کر رہا ہے۔ وہ اس بات کی منادی کر رہا ہے کہ یسوع مسیح کی بابت لوگوں کے ذہنوں میں موجود ابہام کو دور کر رہا ہے۔ کیونکہ خدا نے پاک رُوح کے وسیلہ اُسے اپنا گواہ ہونے کے لئے مقرر کیا ہے۔

پس خداوند خدا نے سب سے پہلے اپنے اکلوتے بیٹے کو اس جہان میں بھیجا کہ دکھ اٹھائے اور پھر خادم کے طور پر اسے قربان کیا جاتا ہے پھر اُس کے مار کھانے سے ہم سب شفا پاتے ہیں۔ اور ہماری روحوں کو جو داغدار ہو گئی تھیں، پاک صاف کرتا ہے۔ یہ اُن پیشن گوئیوں کے عین مطابق تھا جن کا بیان ہم نے پرانے عہد نامہ سے زبور نویس کی بابت سنا اور اعمال کی کتاب میں پطرس اس کی وضاحت بیان کر رہا ہے۔

یوحنا کے کہنے کے مطابق یسوع مسیح ہی وہ برہ ہے جو جہان کا گناہ اٹھالے جاتا ہے۔ مسیح وہ برہ ہے جو بنائے عالم کے پیشتر سے تھا مگر اخیر زمانہ میں ہماری نجات کے لئے ظاہر ہوا۔ یہ ذبح کیا ہوا برہ بنائے عالم کے پیشتر سے ہمارے لئے تیار کیا گیا ہے کہ ساری امت کا کامل کفارہ دے۔ لیکن اس بات کو بیان کرنے کی ضرورت پطرس کو اس لئے پیش آئی کیونکہ فقیہ اور فریسی ابھی تک اس حقیقت کے منکر تھے۔ وہ یسوع کے

جی اٹھنے کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ لیکن پطرس نے اُن پیشن گوئیوں کا بیان اور وضاحت پیش کی جن کا بیان داؤد نبی نے زبور ۱۶ میں کیا ہے۔

جب انہوں نے یہ سنا تو اُنکے دلوں پر چوٹ لگی اور پطرس اور باقی رسولوں سے کہا کہ اے بھائیو! ہم کیا کریں؟ (اعمال 2:37)

جب پطرس نے خطاب کیا تو شاید پہلے اُن کے ذہن میں یہ بات ہو کہ لوگوں کا ردِ عمل پتہ نہیں کیا ہوگا؟ لیکن یہ ایک حیرت انگیز ردِ عمل تھا کیونکہ لوگوں سے اس قسم کی توقع نہیں کی جا رہی تھی پس لوگوں کے اس رویئے سے اُن کے ایمان کی بڑی مثال ملتی ہے۔ جب وہ اظہار کرتے ہیں کہ ہم کیا کریں؟

اگر وہ ایمان نہیں لاتے تو کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ کیا ہوتا؟ تاہم یہ ایک بڑے ایمان کا اظہار ہے۔ اور اُن کی فراخدلی کا بھی۔ پس یہ اُس رُوح کے باعث ہوا اور اُس کلام کے باعث جس کے وسیلہ سے اُن کے دلوں پر چوٹ لگی۔ اور برملا اظہار کرنے لگے کہ ہم کیا کریں؟

کسی مفسر کا کہنا ہے کہ یہی وہ خاص نقطہ ہے جو اُن کے دلوں کی سوچ کو عیاں کر رہا ہے کہ اب اُن کا ردِ عمل کیا ہے؟ اُن کے باطن میں پاک رُوح نہ تھا۔ اور نہ وہ خداوند خدا کے اُن وعدوں کو اُس طرح سے سمجھتے تھے جس طرح خداوند خدا چاہتا تھا۔ لیکن پطرس کے واعظ کرنے سے ایک حیرت انگیز تبدیلی واقع

ہوئی اس سے پہلے لوگوں کے ذہنوں میں یسوع مسیح کی بابت ایسا کوئی تصور نہ تھا اور نہ وہ اس حقیقت کو پہلے تسلیم کرتے تھے لیکن اب یہاں پطرس کے واعظ کے بعد اُن کا یہ سوال کرنا ثابت کرتا ہے کہ اُن کے دلوں میں ایک تبدیلی واقع ہوئی ہے اور خدا نے اُن کی سوچوں اور ارادوں کو تبدیل کیا ہے اُن کی سوچوں میں ایک واضح تبدیلی آئی ہے۔ اور انہوں نے خدا کے ارادوں اور یسوع مسیح کی بابت خدا کے منصوبوں کو جان لیا ہے۔ لوگوں کے اس اظہار کا مطلب ہے کہ ہم نے ان سب باتوں کو مان لیا ہے اور ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔

یسوع مسیح کا جی اٹھنا خوشخبری ہے جو خدا کے وعدہ سے ممکن ہوا۔ پس مسیح نے ہمارے گناہوں کا کفارہ دے دیا ہے اُس نے ہمیں ابدی نجات بخش دی ہے اور ہمیں راستباز ٹھہرا دیا ہے۔ یوں ابتدائی کلیسیا کے رسولوں نے اس بات کی تصدیق کی ہے اور تاریخ بھی گواہ ہے کہ یسوع مسیح کو مصلوب کیا گیا ہے اور خدا نے اُسے مردوں میں سے جلایا ہے۔

پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس تقریر نے اُن کے دلوں کو چھوا اور اُن کے دلوں پر چوٹ لگی اور ان کی سوچوں میں ایک بڑی تبدیلی آئی۔ جس کے باعث اُن کے دل کے خیالات میں تبدیلی رونما ہوئی۔

یہ بات قابلِ غور اور قابلِ تعریف ہے کہ خدا نے اُن کے دلوں میں کام کیا کہ وہ اس حقیقت کو سمجھ سکیں۔
پولس رسول اس بات کا بیان اپنے خطوط کے اندر جا بجا کرتا ہے کہ تقدیس کا عمل یسوع مسیح کی ان حقیقتوں
کو تسلیم کرنے میں ہے۔

توبہ کے عمل میں ذہن کی تبدیلی ایک اہم ترین بات ہے جس کے باعث رویہ اور کردار اور چال چلن میں
یکسر تبدیل رونما ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے مراد یسوع مسیح اور خدا باپ کے کاموں کو قبول کرنا ہے جن کو
اُس نے اپنے کلام کے وسیلہ سے بطور پیشین گوئی بیان کیا اور اُن کو پورا کیا۔ کیونکہ یسوع مسیح بذاتِ خود
اس جہان میں اسی لئے آیا کہ خدا باپ کے وعدہ کو پورا کرے۔

پس سامعین نے خطبہ سنتے ہی فوراً اس بات کا جواب دیا کہ ہم کیا کریں؟

لوگوں کے اس قسم کے ردِ عمل کی توقع پرانے عہد نامہ میں بھی یہواہ خدا لوگوں سے کرتا تھا جب صرف
سردار کاہن خداوند خدا کے حضور جایا کرتا تھا کیونکہ خدا کی انسان سے یہ توقع رہی ہے کہ انسان خداوند خدا
کے سامنے مثبت ردِ عمل کا اظہار کرے۔

اب یقیناً قبول کرنے والوں نے خداوند خدا کی نجات حاصل کر لی تھی کیونکہ بنیادی بات اُنکے رویوں میں
تبدیلی کی تھی جو پطرس کے واعظ کو سُن کر اُن کے دلوں اور ذہنوں میں واقع ہوئی تھی۔

جب لوگوں کا رویہ پطرس نے دیکھا تو اُس نے اُنہیں تلقین کی کہ اب اُنہیں کیا کرنا ہے؟

پطرس نے اُن سے کہا کہ توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بہتسمہ لے تو تم رُوح القدس انعام میں پاؤ گے (اعمال 2:38)

یہاں دو باتوں کا بیان کیا گیا ہے جن کے کرنے کا اُنہیں حکم دیا گیا ہے پہلا توبہ کا عمل ہے۔ توبہ کا مطلب ہے مڑنا ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ اب اُنہیں اپنی سوچوں اور خیالوں اور ارادوں کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ اُنہیں اپنے پرانے اور فرسودہ رویوں کو ترک کرنا ہے۔ کیونکہ خداوند اُن کی سوچوں کی تبدیلی کی توقع کرتا ہے۔ پرانے عہد نامہ میں اسے گناہوں کو ترک کرنا کہا گیا ہے اور نئے عہد نامہ میں بھی اس حقیقت کو نہ تو نظر انداز کیا گیا ہے اور نہ ہی اسے ترک کیا ہے۔ اس ردِ عمل کو ہم دوسرے لفظوں میں جاگنا کہہ سکتے ہیں۔

اور دوسرا کام جو پطرس نے اُنہیں کرنے کو کہا کہ یسوع مسیح کے نام پر بہتسمہ لو۔ یہ بنیادی طور پر پانی کے بہتسمہ کا بیان ہے۔ یوحنا بھی توبہ کے لئے پانی کا بہتسمہ دیا کرتا تھا۔ اس کا مطلب نئی صورت اختیار کرنا ہے۔

اور اس کا تعلق نیا مخلوق بننے سے ہے۔

ایک خاص بات یاد رہے کہ پپتسمہ کا عمل اُن غیر اقوام لوگوں کے لئے تھا جو بنیادی طور پر یہودی نہ تھے بلکہ اُن کا تعلق غیر اقوام سے تھا۔

یوحنا جب پپتسمہ دیتا تھا تو اس کے عمل سے بہت سے لوگ اس کی بڑی مخالفت کرتے تھے بالخصوص یہودی ربی اور فقیہ فریسی۔ یوحنا کے اس کردار سے یہ بھی بات واضح ہوتی ہے کہ توبہ کا بنیادی مقصد ذہنوں اور کردار کی تبدیلی ہے۔ کیونکہ توبہ کے عمل اور پپتسمہ دینے سے مراد اُس کی سوچ بھی یہی تھی کہ توبہ کرنے والے اپنے اعمال سے اس کو ثابت بھی کریں کہ اب وہ نیا مخلوق بن گئے ہیں۔

یوحنا اُن کے رویوں اور کردار کی تبدیلی کی توقع کرتا تھا۔ اور پطرس کے بیان کے نتیجہ میں بھی لوگوں کے ذہنوں میں تبدیلی واقع ہوئی۔ اب پطرس اُن کے ردِ عمل کے مطابق اُنہیں اُس عمل کے لئے تیار کر رہا ہے جس پر اُنہیں عمل پیرا ہونا ہے۔ اور جس کے بعد اُنہیں اپنے کردار کی تبدیلی اور قبولیت کا ثبوت دینا ہے۔

یوحنا کی منادی کے باعث دو طرح کی تبدیلی کا علم ہوتا ہے۔ وقتی تبدیلی اور مستقل تبدیلی۔ کیونکہ وہ اپنے بیان سے لوگوں کے دوہرے رویوں کی نشاندہی کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ پس جو اُس کی منادی سُن کر توبہ کے لئے پانی کا پپتسمہ لیتا تھا یہ دراصل اُس کے عملی اظہار کا نشان تھا۔ کہ اب توبہ کے بعد خدا کے ساتھ رفاقت اختیار کر لی ہے اور خدا کے ساتھ چلنے اور اُس کی تابعداری کرنے کا عقد کر لیا ہے۔

اس بات کا بیان یوحنا کے پہلے خط میں ملتا ہے کہ اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کر کے انہیں ترک کر دیتے ہیں تو ہم کامیاب ہوتے ہیں اور ہم پر سزا کا حکم باقی نہیں رہتا۔ روز بروز اپنے گناہوں سے معافی مانگنا بالکل ایسے ہے جیسے ہم ہر روز اپنے پاؤں دھوتے ہیں۔ یوحنا بھی بہتسمہ دیتے ہوئے اس بات کا اعلان کرتا تھا کہ پس توبہ کے موافق پھل لاؤ۔ یعنی اپنے توبہ کے عمل کو ثابت کرو۔

پس پطرس ان کے جواب کے نتیجہ میں کہہ رہا تھا کہ خدا اب انہیں تازگی بخشنے کو ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے دلوں کو تیار کر لیا ہے۔

یہودیوں اور بنی اسرائیل کا احمقانہ عمل انہیں خدا کے نزدیک نہیں آنے دے رہا تھا اسی لئے انہوں نے یسوع مسیح کی بھی مخالفت کی اور خدا کے منصوبوں کو قبول نہ کیا بلکہ انہیں رد کیا۔ لیکن کلیسیا روز بروز بڑھنے لگی اور غیر اقوام میں بہت سے لوگ خدا کی کلیسیا میں شامل ہونے لگے۔ اور خدا کی بادشاہی کا حصہ بن گئے۔ اور آج بھی بہت سے لوگ جنہوں نے یسوع کو قبول کیا ہے وہ اُس کی آمدِ ثانی اور اُس کے آسمان پر سے دوبارہ آنے کے منتظر ہیں۔

لیکن خداوند کی توقع ہے کہ بنی اسرائیل اپنے گناہوں کو ترک کر کے خداوند خدا کو قبول کرے اور انہیں خداوند خدا کے نظام کے تابع ہونا چاہئے۔

پس یہاں پطرس سادہ طور پر صرف انہیں ذہن اور سوچوں کو تبدیل کرنے کو کہتا ہے۔ وہ انہیں پانی کا پتسمہ لینے کو کہتا ہے جو ان کی تبدیلی کا ظاہری نشان ہے۔ لیکن تبدیلی کے عمل کا عملی ثبوت دینا ان کے کردار کی ضمانت تھا جس پر پطرس زور دیتا ہے۔

--یسوع کے نام پر پتسمہ لو تو تم رُوح القدس انعام میں پاؤ گے اسلئے کہ یہ وعدہ تم اور تمہاری اولاد اور ان سب دُور کے لوگوں سے بھی ہے جن کو خداوند ہمارا خدا اپنے پاس بلائے گا (اعمال 2: 38-39)

اب یہاں غیر اقوام بھی نجات کے وعدہ میں شامل ہوتی ہیں کیونکہ اعمال کی کتاب میں بعد ازاں پطرس کر نیلیس کے ہاں جانے سے کتراتا ہے لیکن خداوند خدا ان کے وسیلہ سے کر نیلیس کے خاندان کو برکت دیتا ہے۔ پس ثابت ہوتا ہے کہ غیر اقوام پر بھی فضل کی برکت نازل ہوتی ہے۔

پس بہت سے غیر اقوام لوگوں پر بھی پتسمہ لینے کے نتیجے اور اپنے کردار اور رویوں کو تبدیل کرنے سے رُوح القدس کی بخشش جاری ہوئی۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تین ہزار لوگ کلیسیا کا حصہ بن گئے۔ عیدِ پینتکست کے اس تجربہ کا حصہ بننے سے غیر اقوام بھی بنی اسرائیل کے ساتھ نجات کے اس منصوبے کا حصہ بن گئیں۔ اور وہ خدا کی کلیسیا میں شامل ہوئے۔

پطرس کے خطبے کے نتیجہ میں غیر اقوام میں ایک بڑی بھیڑ نجات میں داخل ہوئی اور انہوں نے خدا کی نجات کو حاصل کیا۔ کیونکہ غیر اقوام میں بہت سے لوگ رسولوں کے ساتھ شریک ہوئے اور انہوں نے خدا کے وعدہ اور منصوبوں کو جانا اور انہیں قبول کیا اور خدا کی اس بخشش کو قبول کرنے سے انہیں خدا کی رفاقت حاصل ہوئی۔ اور وہ خدا کے وعدوں میں شریک ہوئے۔

اور انہوں نے ایک ایسی نسل ہونے کی برکت کو حاصل کیا جنہیں خدا نے اپنے لئے الگ کر لیا تھا۔ اُن کے اس ردِ عمل کو سادہ طور پر ہم ایمان کا نام دے سکتے ہیں۔ اُن لوگوں کی زندگی میں تبدیلی خدا کی بخشش کا حیرت انگیز تجربہ تھا۔

ہم نے اعمال کی کتاب کے دوسرے باب میں پطرس کے پہلے واعظ کو سنا ہے اور اس پر غور کیا ہے۔ تیسرے باب میں ہم پطرس کے ایک معجزے اور اُس کی باتوں پر غور کریں گے۔ اس معجزے کے نتیجہ میں پطرس علمِ الہی کے حیرت انگیز بھید کا انکشاف کر رہا ہے۔ اگرچہ بعد ازاں کلیسیا میں بہت سی تعلیمات رونما ہونے کو تھیں لیکن پطرس کلیسیا کی ابتدا ہی میں مضبوط علمِ الہی کو پیش کرتا ہے جس کی اُس وقت کے رسولوں اور کلیسیا کے اراکین کو پیروی کرنی تھی اور آج ہمارے لئے بھی یہ نہایت اہم ہے۔

اگلے سبق میں ہم دیکھیں کہ یسوع مسیح کی مصلوبیت کیوں ضروری تھی اور ہمارے ساتھ اس کا کیا تعلق

ہے؟

یوں لگے اسباق میں رفتہ رفتہ ہم ان بنیادی پیغامات پر غور کریں گے جن کے نتیجے میں کلیسیا نے ترقی کی اور ہم جانیں گے کہ کس طرح کلیسیا روز بروز بڑھتی اور ترقی کرتی جاتی تھی۔ پس ہمیں اُن کی باہمی کلیسیائی رفاقت کے باعث اس بات کی خوبصورتی دکھائی دے گی کہ کلیسیا کس قدر مضبوط اور خداوند میں مسرور رہتی تھی۔ اور یہ کہ وہ کس طرح خداوند اپنے خدا کے ساتھ اپنے وعدوں کو پورا کرتے تھے۔

تین ہزار لوگوں کا گروہ ایک دم سے شامل ہو جانا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ اگر دیکھا جائے تو یہودیوں کے خلاف یہ ایک بڑی مضبوط طاقت کے طور پر بڑھ رہے تھے۔ اور کلیسیا کی ابتدا میں اتنے بڑے ہجوم کی شمولیت حیرت انگیز تھی۔

آئیں ہم دُعا کریں

“اے خداوند ہم تیرے پیار کے لئے اور پاک رُوح کی نعمت کے لئے تیرا شکر ادا کرتے ہیں۔ اور ہم اُس آزادی کے لئے شکر گزار ہیں جو مسیح یسوع میں ہمیں ملی ہے۔ اُس فضل اور رفاقت کے لئے جو خداوند خدا کے ساتھ ہمیں نصیب ہوئی ہے۔ اور خدا کا پاک رُوح جس کے بارے میں ہمیں ہر کسی کو بتا سکتے ہیں۔ اور جس کے وسیلہ سے ہم ایک دوسرے کی رفاقت سے خوشی منا سکتے ہیں۔ اور اُس کے باعث ہم متحد ہیں۔ بے شک

آج بھی تو بنی اسرائیل اور اُن لوگوں سے جو تیرے پاس آتے ہیں اُن کے ساتھ وفادار ہے۔ اور بے شک ہمارے ساتھ بھی وفادار ہے۔ ہم یسوع مسیح کے اس دنیا میں آنے اور قربان ہونے کے لئے شکر گزار ہیں جو ہمارے گناہوں کے لئے قربان ہوا۔ بے شک اُس کا جی اٹھنا نہایت اہم ہے۔ ہم اُس فضل کے لئے شکر گزار ہیں جو نہایت افضل ہے۔ ہم دُعا گو ہیں کہ ہمارے دل مکمل طور پر تبدیل ہو جائیں اور ہم اپنے فرسودہ کردار کو ترک کر کے خدا کے ساتھ رفاقت میں زندگی بسر کریں۔ ہم اُس فضل کے لئے شکر گزار ہیں جو تو نے ہمارے زندگیوں میں اور دوسروں کی زندگیوں کیا ہے۔ اور اپنے نئے عہد کو فضل کے تحت ہمارے ساتھ کیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے زندگیوں میں تیری مرضی جاری رہے اور پوری ہوتی رہے۔ ہم پاک رُوح کی اس خدمت گزاری کے لئے مشکور ہیں جس کے باعث ہم تیرے ساتھ رفاقت رکھتے ہیں۔ ہم خدائے ثالوث کی تعظیم کرتے ہیں۔ جس نے ہمیں نجات اور رُوح القدس بطور انعام بخشا ہے جو انعام ہمارے لئے قابلِ عزت ہے۔ یہ سب کچھ ہم یسوع مسیح کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین!

خداوند مہربان خدا اسی سارے دل دے نال تیرا شکر ادا کردے آں پئی تُو ساڈے اُتے مہربان ایں۔ تُو ساڈیاں ساریاں پریشانیاں تے مُشکلاں نوں ساڈے توں دُور کیتا اے۔ تیرے نال رفاقت ساڈے لئی بے حد قیمتی اے تے اسی ایہدی بے حد قدر کردے آں۔ اسی اپنے سوہنے بھائی دے لئی اسی تیرے بے حد شکر جمدے وسیلے دے نال اسی تیرے پاک کلام دے وچوں سکھاں گے۔ اسی تیری روح دی آواز نوں سُنناں گے۔ اسی ایس چنگی رفاقت دے لئی تیرے بے حد شکر گزار آں۔ اسی تیرے توں منت کردے آں پئی سانوں قوت عطا کر پئی اسی پاک کلام دے وچوں ایس سبق نوں سکھ سکئیے۔ اسی ایہہ سارا کجھ تیرے پیارے پیٹے ساڈے خداوند یسوع مسیح دا ناں لیندیاں ہوئیاں مندے آں آمین۔

پچھلے سبق دے وچ اسی اعمال دی کتاب دے وچوں پہلے باب دیاں پہلیاں ۲۲ آیتاں دے وچوں سکھیا سی۔

جیویں پئی ایس کتاب دے نال توں ایہہ ظاہر ہندا اے پئی ایہہ کتاب اصل دے وچ پاک روح دے کم نے

جنناں نوں رسولاں نے کیتا سی۔ ایہہ او تحریک سی جمدی بُنیاد خدا دے پاک کلام دے اُتے سی تے ایہدا

پیشرو پاک روح سی جنہنے حواریاں نوں ورتیا سی۔ تے خدائے پاک روح دے نال اوہناں نے بھر پور طور

اوہناں کماں نوں پورا کیتا سی جنناں نوں پاک روح نے اوہناں نوں کرن دی ہدایت کیتی سی۔ ایہدے وچ

ابتدائی کلیسیا دے بہت ساریاں نامور لوکاں نے حصہ لیا سی۔

جتھوں تیکر رسولاں دے اعمال دے لکھاری دا تعلق اے تے اسی ایہہ جاندے آں پئی لوقا غیر قوم سی تے او
پیشے دے اعتبار دے نال طیب سی۔ ایس کتاب دے وچ جمنال لوکاں نوں مخاطب کیتا گیا اے او وی غیر قوم
سن تاں پئی او وی خُدا دیاں کماں نوں پچھانن تے ویکھن پئی کیویں خُدا اپنیاں حیران کر دیوں والیاں کماں نوں
اوہناں دی نجات دے لئی کردا اے تے کیویں لوکی کثرت دے نال خُداوند خُدا دے حضور دے وچ جاندے
نہ۔

یوحنا دے انجیلی بیان دے وچ اسی ایہہ ویکھدے آں پئی کیویں حواریاں نے ۳ وریاں تیکر خُداوند یسوع مسیح
دے نال رہ کے اوہدی سیوا کیتی سی۔ حواری بھادیں جے خُداوند یسوع مسیح دے نال رہندے سن تے اوہدے
توں سکھدے سن تے اوہدے توں معجزیاں نوں ویکھدے سن پر او اوجے تیکر اوہدے خاص مقصد نوں سمجھ
نہیں سکے سن۔ یوحنا دے انجیلی بیان دے وچ اسی ویکھدے آں پئی ۱۴ توں ۱۶ باب دے وچ اسی ویکھدے
آں پئی خُداوند یسوع مسیح نے پاک روح دے بارے دے وچ گل کیتی سی تے ایہہ وعدہ کیتا سی پئی اوہناں
نوں اک مددگار دتا جاوے گا۔ ایہہ اجیہا مددگار سی جہدی اُتے حواریاں دی ساری خدمت دی بنیاد سی تاں پئی
بنی اسرائیل دے وچ خُدا دی بادشاہی نوں بحال کیتا جاوے۔ ایہہ اک نواں عہد سی جیہڑا پاک روح دے
وسیے دے نال خُدا دیاں لوکاں دے نال کیتا گیا سی۔

ایہہ بنی اسرائیل دی سجالی دے وعدے دی حیران کردیوں والی تحریک سی جمدے وچ خدائے پاک روح نوں
براہِ راست کم کردیاں ہوئیاں دکھایا گیا اے۔ ایہہ ای او عہد اے جمدے اُتے ابتدائی کلیسیا دی بنیاد رکھی گئی
سی تے ایس وہڈے عہد نوں پاک روح دے وسیلے دے نال کیتا گیا سی۔ خدائے پاک روح ایس سارے کم
دے وچ مرکزی کردار دا حامل اے۔

جدوں خدوند یسوع مسیح نوں آسمان دے اُتے چُکیا گیا سی تے دو بندے چٹے کپڑے پائے اوہناں دے کول آ
کھلوتے سن تے ایہہ آکھن لگے پئی اے گلیلی مردو! تھی کیوں کھلوتے آسمان دے ول نوں دیکھدے پئے او؟
ایہہ ای یسوع جیہڑا ٹھاڈے کولوں آسمان دے اُتے چُکیا گیا اے ایویں ای فیر آوئے گا جیویں تھی اوہنوں
آسمان اُتے جاندے دیکھیا اے۔ فرشتے اوہناں نوں ایس گل دی تسلی دیندے پئے سن پئی او فیر خدوند یسوع
مسیح نوں ایویں ای آوندیاں ہوئیاں دیکھن گے۔ پر ایہدے لئی ضروری سی پئی او خدوند یسوع مسیح دی دوبارہ
آمد توں پہلاں سامریہ، یہودیہ تے زمین دی انتہا تیکر اوہدے گواہ بنن۔ اعمال دی کتاب دے پہلے باب دی
۲۲ آیت دے مطابق اسی دیکھدے آں پئی یہوداہ اسکریوتی دے مرن دے باہجوں ۱۲ حواریاں دے وچ اک
خلا پیدا ہو گیا سی۔ اوہدی تھاں تے اک ہور بندے نوں چُنیا گیا سی پئی اوہدی تھاں تے خدمت کرے۔
خدوند یسوع مسیح نے اوہناں نوں آپ ایہہ ارشاد فرمایا سی پئی تھی اسرائیل دیاں بارہ قبیلیاں دا عدل کرو
گے۔ تے ایہناں بارہ قبیلیاں دا انصاف کرن دے لئی ایہہ ضروری سی پئی اوہناں دے وچ ایس خلا نوں پورا

کیتا جاوئے۔ تے ایس آیت دے وچ اسی ویکھدے آں پئی پطرس ایس گل نوں اگے رکھدیاں ہوئیاں بیان کردا

اے۔ اسی ویکھدے آں پئی خُدا دے پاک کلام دے وچ بہت تھاواں تے خاص طور تے زبور اں دے وچ

ایہہ خُدا دا بندہ خُدا دے اگے اپنیاں پاپاں دا اقرار کردیاں ہوئیاں خُدا دے حضور گریہ زاری کردا اے۔

جیویں پئی زبور ۲۱، ۶۹ تے زبور ۱۰۹ دے وچ اسی ویکھدے آں پئی خُدا دا بندہ داؤد اپنی حالت تے خُدا توں

رحم طلب کردا اے۔ پُرانے علد نامے دے وچ زبور دی کتاب علمِ الہی دی بُنیاد فراہم کردی اے۔ تے زبور اں

توں ایہہ پتہ لگدا اے پئی خُدا دا پاک روح داؤد، سُلیمان تے قورح دے وچ بہت کثرت دے نال کم کردا سی

تے او سارے دل دے نال خُدا دے حضور گاوندے تے وجاوندے سن۔ ایہہ علمِ الہی دے مُطابق او مُکاشفے

نے جہناں نوں خُدا ایہناں زبور اں نوں لکھن والیاں دے اُتے ظاہر کردا اے۔ خُدا نے پاک روح دا ایویں

حیران کن طور تے کم کرنا اجھے مسیح دا اظہار سی۔ جہدے باعث زبور نویں کثرت تے خوشی دے نال خُدا دی

پرستش کردے سن۔ ایہہ خُدا دے الہی مسیح دا حیران کر دیون والا اظہار اے جہدے وچ او پاک روح دے

مسیح دے نال اپنیاں سازاں تے آوازاں نوں رلاوندیاں ہوئیاں خُداوند پاک خُدا دی حمد کردے سن۔

داؤد بادشاہ اپنیاں زبور اں دے وچ خُدا دی حمد کردیاں ہوئیاں وکھالی دیندا اے۔ او خُدا توں مدد تے قوت

دی درخواست کردا کیوں جے اوہ اک وہڈی قوم دا بادشاہ سی جہنوں سنبھالن دے لئی اوہنوں خُدا دی مدد درکار

سی۔ اوہنے بہت ساریاں زبور اں دی رائیں خُدا دی حمد نوں بیان کیتا اے۔ پاک کلام میں بہت سے مُقامات

پر ہم دیکھتے ہیں کہ خُداوند یسوع مسیح کو ابنِ داؤد بھی کہا گیا ہے۔ تے بہت ساریاں زبوراں دے وچ اسی ایہہ ویکھدے آں پئی خُداوند یسوع مسیح دے تعلق دے نال پیشنگوئیاں پائیاں جاندیاں نے۔ ایہدے علاوہ وی زبوراں دیاں کجھ قسماں نے جہناں نوں کجھ حصیاں دے وچ ونڈیا گیا اے۔ جیویں پئی زبوراں دی اک قسم اے جہدے وچ راستبازی دے حوالے نال دکھاں نوں برداشت کرن دے اُتے زور دتا گیا اے۔ جہدے وچ زبور نویس غیر ایمانداراں، دُنیاوی یا روحانی مُشکلاں دے باعث دکھاں دا شکار ہندا اے۔ او خُداوند خُدا توں اپنی حوصلہ افزائی دے لئی دُعا منگدا اے تے ایہہ پئی خُدا اوہنوں مُشکلاں توں رہائی عطا کرے۔ ایہدے علاوہ کجھ مسیحائی زبور نے جہناں دے وچ خُداوند یسوع مسیح دے تعلق دے نال پیشنگوئیاں پائیاں جاندیاں نے۔

ایہناں دے وچ خُداوند یسوع مسیح دیاں دکھاں نوں بیان کیتا گیا اے۔

اپنے پہلے خطبے سے وچ اسی ویکھدے آں پئی پطرس داؤد نبی دیاں زبوراں نوں ورتدا اے۔ ایس توں پہلاں اسی شاید ایہناں دے مقصد نوں جان نہیں سکے سی۔ پر جدوں خُداوند یسوع مسیح مُردیاں دے وچوں جیوندہ ہویتے چالی دیہاڑیاں تیکر اوہناں دے اُتے ظاہر ہندا رہیتے او اوہناں نوں خُدا دی بادشاہی دے بارے بیان کردا رہیا سی۔ تے ایویں اوہنے اوہناں نوں خدمت دے ایس کم نوں اگے وداون دے لئی ہدایتاں دتیاں۔

ہُن جدوں پطرس داؤد نبی دیاں حوالیاں نوں پیش کردا اے تے ایہدے توں مُراد ہے پئی پطرس ایہناں حوالیاں یا پیشنگوئیاں دے مطلب نوں چنگی طرح دے نال جان چکيا اے۔

خُدا جاندا سی پئی اوہناں نوں خدمت دے ایس و ہڈے کم نوں پورا کرن دے لئی اک مددگار دی لوڑاے۔ ایس ای لئی خُداوند یسوع مسیح نے اوہناں دے نال اک مددگار دا وعدہ کیتا سی۔ ایہہ ای اک واحد موقع سی جدوں خُداوند یسوع مسیح نے اوہناں دے نال ایہہ وعدہ کیتا سی پئی جدوں تیکر ٹھانوں قوت دا لباس نپلے تسی یروشلیم دے وچ ٹھہرے رہو۔ تے او تھے اوہناں دے نال کیتے گئے ایس وعدے نوں پورا کیتا گیا تے اوہناں نوں خُدا نے پاک روح یعنی مددگار عطا ہويا۔

ایہدے بعد ویلا آیا پئی یہوداہ اسکریوتی دی تھال تے اک ہور حواری نوں چُننا جاوے تال پئی اوہناں دے وچکار پیدا ہون والے خلا نوں پورا کیتا جاوے۔ ایہدے لئی اوہناں نے دو لوکاں نوں چُنیا پئی اوہناں دے وچوں اک نوں یہوداہ اسکریوتی دی تھال تے مقرر کیتا جاوے۔ تے جدوں اوہناں نے قرعہ پایا تے ایہہ قرعہ متیاہ دے نال دا نکلیا تے ایویں او اوہناں گیارہ دے نال شامل ہويا۔

ایویں ایہناں بارہ حواریاں نوں خُداوند یسوع مسیح نے مسح تے مخصوص کیتا سی پئی او ابتدائی کلیسیا دی بنیاد رکھدیاں ہوئیاں پاک روح دی مدد دے نال ایس کم نوں اگے و ہداون۔ ایس ای لئی اوہناں نوں ایہہ ضرورت پیش آئی پئی او یہوداہ اسکریوتی دی تھال تے اک نوے شخص نوں چُنن پئی او اوہناں دے نال خُداوند یسوع مسیح دے جی اٹھن دا گواہ بنے۔ ایس دوران خُدا دا پاک کلام بیان کردا اے پئی خُداوند یسوع مسیح نے ۵۰۰ توں بہتے لوکاں دے اُتے اپنے آپ نوں ظاہر کیتا سی۔ تے رسولاں دی باقاعدہ خدمت نوں شروع کرن توں

پہلاں بارہویں رسول نوں چُننا بے حد ضروری سی۔ پولوس رسول دے اُتے خُداوند یسوع مسیح دا ظاہر ہونا
الہس دے بعد دا واقع اے۔

خُداوند یسوع مسیح نے یوحنا توں پپتسمہ لیا تے ایہدے بعد پاک روح یسوع مسیح دے اُتے آٹھریا تے حواری
اوہدے دُکھ اٹھاون تیکر اوہدے نال نال رہے تے اوہدے جی اٹھن دے گواہ نے۔ جدوں پئی پولوس رسول دہ
خدمت جیہڑی اوہنے پاک روح دے وسیلے دے نال کیتی سی اوہدا دائرہ کجھ فرق سی۔ اوہنوں غیر قوماں دے
وچ خُداوند یسوع مسیح دی خُوشخبری نوں پھیلاون داکم دتا گیا سی۔ تے پاک روح دے مسیح دے نال اوہنے اپنی
خدمت نوں بہت امی کامیابی دے نال پورا کیتا سی۔ بھاویں جے اوہنے ایہدے وچ بہت مُشکلاں نوں
برداشت کیتا سی پر تاں وی او ثابت قدم رہیا سی۔ تے خُداوند یسوع مسیح نے اوہدے اُتے ظاہر ہُنڈیاں
ہوئیاں آپ اوہنوں چُنیا سی تے اوہنوں ایہہ خاص خدمت سوپنی سی۔

خُداوند یسوع مسیح نے اپنیاں حواریاں نوں ایہہ ہدایت دتی پئی او پاک روح دے لئی انتظار کرن۔ تے اوہناں
نوں ایہہ حُکم دتا سی پئی جدوں تیکر اوہناں نوں قوت دا لباس نہ دتا جاوے او ٹھہرے رہن۔ تے یروشلیم توں
لے کے یہودیہ، سامریہ تے زمین دی انتہا تیکر گواہ ٹھہرن۔ تے ایہدے بعد اگلا مرحلہ یہوداہ اسکر یوتی دی
تھاں تے نویں حواری دا چنناؤ سی۔ تے ایہدے لئی متیاہ نوں چُنیا گیا سی۔ تے اعمال پہلے باب دی ۲۳ آیت
دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

فیر اوہناں نے ۲ نوں پیش کیتا اک یوسف نوں جیہڑا برسبا اکھواندا سی تے جدہا لقب یوستس اے تے دوجا متیاہ نوں۔

ایہناں دو بندیاں نوں پیش کیتا گیا کیوں جے اوہناں نوں ایس خدمت دے لی ٹھیک محسوس ہندے سن۔
اک یوسف نوں جیہڑا برسبا اکھواندا سی جدہا مطلب اے سبت دے دیہاڑے پیدا ہون والا تے اوہدا لقب یوستس سی۔ تے دوجا بندہ جنوں پیش کیتا تے چُنیا گیا سی اوہ متیاہ اے جہدے نال توں مراد اے یہوواہ دا تحفہ۔ تے ایہہ نویں عہد نامے دے وچ پہلا مشنری سی جہنے استھوپیا دے وچ خُداوند یسوع مسیح دی خُوشخبری نوں پھیلایا سی۔ خُداوند دے پاک کلام دے وچ ایویں بیان اے:

تے ایہہ آکھدیاں ہوئیاں دُعا کیتی پئی اے خُداوند! تُو جیہڑا ساریاں دیاں دلاں نوں جاندا ایں۔ ایہہ ظاہر کر پئی تُو ایہناں دے وچوں کنوں چُنیا اے پئی او ایس خدمت تے رسالت دی تھال لیوے جنوں یہوواہ چھڈ کے اپنی تھال گیا۔

خُداوند دی ایہہ مرضی سی پئی او پاک روح دی خدمت دے نال معمور ہو کے اپنی خدمت نوں سرانجام دیوں۔ کیوں جے ہُن خُداوند یسوع مسیح نوں آسمان اُتے جانا سی تے انجیل مُقدس دے مطابق اوہناں دے نال ایہہ وعدہ کیتا گیا سی پئی او دوجا مددگار پاؤن گے۔ تے ایویں پاک روح دے نازل ہون دے نال اوہناں

نوں حیران کردیوں والی قدرت دا تجربہ ہندا اے۔ ہُن بارہویں حواری نوں چُن لین دے نال اوہناں دی
تعداد پوری ہو جاندی اے۔

جدوں ایہہ فرعہ پایا جان نوں سی تے ایہہ ضروری سی پئی اوہاں دے وچوں اک نوں چُنیا جاندا تے اوہناں نے
ایس مُعلیٰ نوں خُدا دیاں ہتھاں دے وچ دے دتا سی۔ کیوں جے او ایس حواری نوں نوں خُداوند یسوع مسیح
دی مرضی دے نال چُننا چاہندے سن۔ کیوں جے او اپنے ہر اک مُعلیٰ دے وچ خُداوند یسوع مسیح دی
راہنمائی چاہندے سن۔ بھویں جے پولوس وی خُداوند یسوع مسیح دا حواری سی پر تاں وی او اوہناں بارہ دے
وچ شامل نہیں ہندا اے۔ پر اوہدی خدمت دا دُرہ ایہناں بارہ دے نال رلد بلدا سی۔ اوہنوں وی پاک روح
دی معموری دے نال خدمت دے لئی مسیح کیتا گیا سی۔ اپنی خدمت دے وچ او کئی واری دوجیاں رسولاں دے
نال گل بات کردا اے تے اوہناں دے بارے اپنیاں لکھایاں دے وچ بیان وی کردا اے۔ جمدے توں ایہہ
ظاہر ہندا اے پئی او اوہناں نوں جاندا سی تے اوہناں دے نال میل جول رکھدا سی۔ دوجیاں رسولاں دی
خدمت دا کم بہتا یہودیاں دے وچ سی پر ہولی ہولی اوہناں دے اُتے ایہہ بھید وی ظاہر ہو گیا سی پئی خُدا دی
ایہہ بخشش صرف اوہناں تیکر ای محدود نہیں اے سگوں ایہہ ہر قوم تے ہر اُمت دے لئی اے۔ پر پولوس
رسول نوں خاص طور تے غیر قوماں دے وچ مُنادی دے لئی چُنیا گیا سی۔ کیوں جے کُر نیلیس جیہڑا رومی پلٹن
دا سردار سی او غیر قوم توں سی تے اوہنوں وی پاک روح دے وسیلے دے نال ہدایت ملی سی پئی او پطرس نوں

اپنے گھر بلوائے۔ تے پولوس دے بارے وضاحت دے نال ایہہ بیان بلدا اے پئی اوہنوں غیر قوماں دے لئی
چُنیا گیا سی۔

عید پینتکست دے بارے اسی جاندے آں پئی ایہہ عہد فسخ دے ۵۰ دناں بعد سی۔ عید فسخ نوی فصل کاشت
کرن دے بعد منائی جاندی سی۔ ساریاں سالانہ عیدال دے وچ ایہہ عید ویلے تے خاصیت دے لحاظ دے نال
پہلی عید سی تے تاریخی تے مذہبی لحاظ دے نال اہم سی تے ایہدا دو جاناں عیدِ فطیر سی۔ ایہہ بنی اسرائیل قوم
دی مصر توں غلامی توں رہائی دے نتیجے دے وچ منائی جاندی سی۔

سانوں وی حواریاں دی طرح خُداے پاک روح دی معموری تے راہنمائی دی لوڑ اے تاں پئی ساڈیاں جیاتیوں
دے وچ واضح تبدیلی وقوع پذیر ہو سکے۔ خُداوند یسوع مسیح دے ایس وعدے دے باعث جیہرا پاک روح دی
معموری تے مددگار دا وعدہ اے اسی بے حد شکر گزار آں۔ پئی نہ صرف باپ تے بیٹا سگوں خُداے پاک روح
وی انسانی تاریخ دے وچ اپنا آپ ظاہر کردا اے۔ پہلاں خُدا باپ اپنے پیارے بیٹے دے وسیلے دے نال ایس
جہان دے وچ ظاہر ہویا تے انساناں دے نال رفاقت رکھی۔ اسی خُداوند یسوع مسیح دی جیاتی دے لئی بے حد
شکر گزار آں جیہڑی ساڈے لئی بے حد چنگا نمونہ اے۔ کیوں جے اوہنے ساڈے نال پیار کردیاں ہوئیاں موت
تیکر برداست کیتی اے۔ اسی اوہدی صلیب ول نوں ویکھدیاں ہوئیاں اوہدی محبت نوں جاندے آں۔ اوہنے
اپنے پیارے اپنی خدمت دے باعث اپنے فضل نوں ساڈے اُتے ظاہر کیتا اے۔ تے ایویں ای اپے ایس

فضل نوں جاری رکھدیاں ہوئیاں او سانوں پاک روح دی معموری تے حضوری عطا کردا اے۔ عیدِ پنتکست پاک روح دے اُنڈیلے جاون دی تصویر پیش کردی اے۔ ایس عید نوں پھلاں دی عید دے ۵۰ دناں دے بعد منایا جاندا سی۔ تے پہلیاں پھلاں دی عید خُداوند یسوع مسیح دے جی اُٹھن نوں یاد کرواندی اے۔ ایس خاص عیدِ پنتکست دے دن حواری یک دل ہو کے اکٹھے ہندے سن۔ ایس توں پہلاں جدوں خُداوند یسوع مسیح اوہناں دے نال سی تے اوہناں نے ایہدا تجربہ نہیں کیتا سی جیہڑا اوہناں نوں ایس عیدِ پنتکست دے دن ہون والا سی۔ تے اوہناں نوں اوہناں مُشکلاں دے بارے وی کوئی خبر نہیں سی جیہڑیاں اوہناں نوں ایہدے بعد پیش آون والیاں سن۔ پر اوہناں دے مالک خُداوند یسوع مسیح دی حیاتی اوہناں دے لئی اک بہترین نمونہ سی۔ پئی کیویں خُداوند یسوع مسیح نے اوہناں دے لئی صلیبی دگھاں نوں برداشت کیتا تے کیویں اوہنے ایس ساری مارکٹ نوں اپنے بدن اُتے برداشت کیتا سی۔ ایس سارے کجھ دے چکھے ساڈے ساریاں دے پاپ سن۔ تے خُداوند یسوع مسیح نے اوہناں نوں ایہہ ہدایت کیتی سی پئی جدوں تیکر اوہناں نوں قوت دا لباس نملے او یروشلیم دے وچ ٹھہرے رہن۔

جدوں اسی پُرانے عہد نامے دے وچ اوہناں حوالیاں نوں ویکھدے آں جہناں دا پس منظر یہودیت دے نال اے تے اسی ویکھدے آں پئی اوہناں دے وچ مختلف تھاواں تے ایہہ پیشنگوئیاں پائیاں جاندیاں نے پئی اوہناں دی ابدی مخلصی دے لئی کجھ خاص رونما ہون والا اے۔ خُدا ساڈے لئی کجھ ایویں دا کم کرنا چاہندا سی

جمدے وچ او سانوں ساریاں نوں نواں بناون دا خواہش مند اے۔ تے خُدا دے خد متنگزار ہون دے باعث
سانوں اک نواں مرتبہ ملن والا اے۔ جیویں رسولاں نوں پاک روح دی خدمت نوں قبول کرن دے نتیجے دے
وچ یلیا سی۔ ایویں اسی سارے ایس خاص تحریک دا حصہ بن سکدے آں۔

خُداوند یسوع مسیح دیاں دُکھاں دے وسیلے دے نال سانوں اُمید دے نال بھریا ہو یا پیغام بلدا اے۔ تے جے
اسی اوہدیاں دُکھاں نوں قبول نہیں کردے آں تے اسی اوہدی صلیبی موت نوں رد کردیاں ہوئیاں اوہدے مسیحا
ہون دا انکار کردے آں۔ تے جو خُدا ساڈے بارے منصوبہ رکھدا اے اوہدے مُنکر ہندے آں۔ پر اتھے اک
خاص گل رونما ہندی اے جمدے وچ خُدا سانوں اک نوی مخلوق بنا دیندا اے تے ایویں خُداوند یسوع مسیح
نوں قبول کردیاں ہوئیاں اسی نوئے تے پاک لوک بن گئے آں۔

تے یاد رکھو پئی ایس وہڈے کم نوں خُداوند یسوع مسیح دے وسیلے دے نال پورا کیتا گیا اے۔ تے ایہہ خُداوند
یسوع مسیح دی بادشاہی دی بنیاد تے ثبوت اے۔ جدوں تیکر خُدا نے پاک روح نازل نہیں ہو یا سی اوس ویلے
تیکر یسوع مسیح دی بادشاہت نوں ایس دُنیا دی بادشاہی تصور کیتا جاندا رہیا سی۔ پر پُرانے عہد نامے دے
وچوں اسی ایہہ ویکھدے آں پئی خُدا نے اپنیاں نبیاں دے اُتے ایہہ ظاہر کر دتا سی پئی خُدا اخیر زمانے دے
وچ ایس منصوبے نوں اپنے مُقرر کیتے گئے ویلے تے پورا کرے گا۔ خُدا دے پاک کلام دے وچ ایویں لکھیا ہو یا
اے پئی اخیر زمانے دے وچ خُدا دے پاک روح دے باعث جوان رویا تے بڈھے خواب ویکھن گے۔ ایویں خُدا

دا پاک روح سانوں تازگی بخشدا اے۔ ایویں حواریاں دے وچ روحانی تے جسمانی اعتبار دے نال حیران کن تبدیلی پیدا ہوئی۔ حواریاں دے پُرانے طور طریقیاں نوں تبدیل کردیاں ہوئیاں اوہناں نوں اک نوی تحریک بخشی گئی سی۔

ایویں ای اج وی جدوں اسی خُداوند یسوع مسیح دے کول جاندے آں تے اوہدے پیروکار بن جاندے آں تے ساڈیاں جیاتیاں دے وچ ایہہ اہم گل رونما ہندی اے۔ پاک روح دے وسیلے دے نال خُدا ساڈے اُتے اہم مُکاشفیاں نوں ظاہر کرد اے۔ تے ایہہ خُدا دے قانوناں دا اظہار اے۔ تے اسی ایہناں ساریاں گلاں نوں سمجھن دے لئی خُدا نے پاک روح دی مدد حاصل کردے آں۔ جدوں پاک روح دا نزول ہویتے اوس ویلے ایہہ پُرزور آواز سی جمدے سناتے دے نال او سارا گھر گونج گیا سی۔ ایہہ او لفظ نے جیہڑے اج ایمانداراں نوں پاک روح دی تحریک دے سببوں دتے گئے نے۔ ایہدے توں مراد اے پئی اسی اپنی ہر گل دے وچ کسے دے اُتے بھروسہ کردے آں تے اسی اپنی ذات دے وچ کجھ وی نہیں آں۔ تے ایویں اسی خُداوند پاک خُدا دے اُتے توکل کردے آں۔ تے ایس صورت دے وچ ساڈے ایمان دا اظہار ہندا اے پئی اسی اوہدے اُتے توکل تے بھروسہ رکھدے آں۔ ایہدے نتیجے دے وچ لوک خُدا دے اُتے بھروسہ کرنا سکھدے نے۔ ایہہ ویکھن والا منظر سی پئی آگ دے شعلے دی طرح پھٹدیاں ہوئیاں زباناں اوہناں دے اُتے آٹھھریاں سن۔ دھیان کرو پئی ایہہ نہیں آکھیا گیا سی پئی آگ دیاں زباناں سگولوں ایہہ آکھیا گیا سی پئی آگ دی طرح دیاں

زبانوں۔ پاک روح دا مسیح ایمانداراں نوں تقویت دیندا اے تے مُتاثر کردا اے۔ ایہدے نال ایماندار مضبوط ہندے نے تے او ایمانداراں دے وچ سکونت کردا اے تے ایہدے ای وسیلے دے نال کلیسیا دی تشکیل ہندی اے۔ پاک روح عید پنتکست دے دن اوہناں دے اُتے ظاہر ہویا سی جدوں او یک دل ہو کے اک ای تھیاں تے اکٹھے سن۔ ایہہ دن عیدِ فسح دے ۵۰ ویں دن سی۔ عیدِ فسح دے بعد ۷ ہفتے لہنگ جاون دے باہجوں ۵۰ ویں دن عیدِ پنتکست ہندی سی۔ تے ایہہ ہفتیاں دی عید اکھواندی سی۔ ایہہ تہوار اوس دن آندا سی جدوں فلسطین دی اخیری فصل یعنی جو دے پکن تے ایہدے پہلے پھل نوں مُقررہ رسماں دے نال گزراںیا جاندا سی۔ عیدِ فسح نوں وہڈی عید دی طرح منایا جاندا سی تے ہر بندہ ایہدے وچ شامل ہندا سی۔ ایس عید نوں موسوی شریعت دے دتے جاون دے طور تے منایا جاندا سی۔ خُدا دے پاک کلام دے وچ بہت سارے ایویں دے حوالے ملدے نے جنہاں توں ایہہ اشارہ ملدا اے پئی مصر توں نکلن دے ۵۰ دنوں دے بعد خُدا نے اوہناں نوں اپنی شریعت عطا کیتی سی۔ تے ویلا لہنگن دے نال نال رپیاں نے ایس خیال دے تحت ہور وی جوش دے نال ایس عید نوں منانا شروع کر دتا سی۔ اسی ایہہ تے نہیں جاندا آں پئی ایس عید دا آغاز باقاعدہ طور تے کدوں ہویا سی پر اسی ایہہ جاندا آں پئی سَن دے بعد ۵۰ ویں ایس عید نوں شریعت دتے جاون دے خیال دے نال منایا جاندا سی۔ ایس ای دن او جیہڑے تعداد دے وچ ۱۲۰ لوک اک جماعت دی شکل وی اکٹھے سن او یک دل ہو کے دُعا کردے پئے سن۔ اتھتے ای او وعدہ پُورا ہون نوں سی جیہڑا خُداوند

یسوع مسیح نے اپنیاں حواریاں دے نال کیتا سی پئی اوہناں نوں پاک روح دی معموری عطا کیتی جاوے گی۔
تے اعمال دی کتاب دے ۲ باب دی ۲ آیت دے وچ لکھیا ہویا اے:

پئی اک دم اجھی آواز آئی جیویں زور دی ہنیری دا سناٹا ہندا اے تے اوہدے نال او سارا گھر جتھے او بیٹھے سن
گونج گیا۔

یاد رکھو پئی او زور دی ہنیری نہیں سی سگوں ایسہ زور دی ہنیری دی آواز سی۔ تے تیجی آیت ایسہ بیان کردی
اے پئی اوہناں نوں اگ دی شعلے جیہیاں پھٹدیاں ہوئیاں زبانان وکھالی دتیاں تے اوہناں دے وچوں ہر اک
دے اُتے آٹھھریاں۔ اتھے اگ پاک روح دے ول نوں اشارہ اے جیہڑا اوس نعمت دا سرچشمہ اے جیہڑی
حواریاں نوں حاصل ہوئی سی۔ یوحنا نے اوہدے بارے وچ بیان کردیاں ہوئیاں آگھیا سی پئی میں تے اوہدیاں
جُتیاں دا تسمہ کھولن دے لائق نہیں آں۔ کیوں جے میں تے تھانوں پانی دے نال بہتسمہ دیندا آں پر جیہڑا
میرے بعد آندا اے او پاک روح تے اگ دے نال بہتسمہ دیوے گا۔ پاک روح دی حضوری خُدا دی موجودگی
دی علامت اے جہنے حواریاں دیاں دلاں نوں پاک کردیاں ہوئیاں اوہناں نوں خُدا دی خدمت دے لئی تیار کر
دتا سی۔

کسی عالم دا آگھنا اے پئی پُرانے عہد نامے دے وچ بیان کیتی جاوون والی اگ تے نویں عہد نامے دے وچ
جیہڑی اگ دا ذکر اے ایہناں دے وچ کوئی فرق نہیں اے سگوں ایہناں نوں پاکیزگی دی علامت دے طور

تے ورتیا گیا اے۔ ایتھے اگ دی شکل دے وچ جیہڑیاں زباناں نے او ہر اک بندے دے اُتے آکے ٹھہر گئیاں سن تے ہر کوئی اوہناں نوں اپنی اپنی قوم دے مطابق سمجھدا سی۔

ایویں ایہہ ایس گل دے ول نوں اک اشارہ اے پئی ہر کوئی خُدا دے نال براہِ راست تعلق رکھ سکدا اے۔ تے ہر کوئی نویں عہد نامے دے سردار کاہن دی طرح خدمت دے کم نوں کر سکدا اے تے پاک صحفیاں دی تعلیم دے سکدا اے، ایہناں دی مُنادی کر سکدا اے، ایہناں نوں دوجیاں نوں سکھا سکدا اے۔ کیوں جے خُدا اپنے پاک روح دی نعمت نوں ہر کسے نوں عطا کردا اے۔ ایتھے ہنیری نہیں سگوں ہنیری دی آواز نوں بیان کیتا گیا اے۔ ایویں ایتھے سانوں نوی کلیسیا دی بُنیاد دا تجربہ ہندا اے تے خُدا نے پاک روح دی خدمت دا اثر تے فروغ ویکھن نوں ملدا اے۔ تے اعمال دی کتاب دے ۲ باب دی ۴ تے ۵ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے او سارے پاک روح دے نال بھر گئے تے غیر زباناں بولن لگے جیویں پاک روح نے اوہناں نوں بولن دی طاقت بخشی تے ہر قوم دے وچوں جیہڑی آسمان دے ہیٹھا اے خُدا ترس یہودی یروشلیم دے وچ رہندے سن۔

استھے اسی ویکھدے آں پئی کوئی خاص اصطلاح نہیں ورتی گئی اے صرف سادہ بیان کیتا گیا اے پئی جیویں
روح نے اوہناں نوں قوت دتی او غیر زبانوں بولن لگے۔ استھے اک لفظ گلاسا ورتیا گیا اے جمده توں مراد اے
زبان۔

لوقا استھے پاک روح دے اظہار دے لئی اک وکھرے لفظ نوں ورتدا اے جیہڑا پاک روح دیاں نعمتاں تے
ایہدیاں کماں دے لئی اصطلاح دے طور تے ورتیا گیا اے۔ ایہہ اجی اصطلاح اے جیہڑی چھیتی سمجھ دے وچ
آجاون والی اے تے ایہدا اظہار سادہ تے جامع ہے۔

یاد رکھو پئی ایہہ زبانوں جیہڑیاں نازل ہوئیاں سن یہہ فرشتیاں دیاں زبانوں نہیں سن سگوں ایہہ انساناں دیاں
زبانوں سن جیہڑیاں ہر کسے دی سمجھ دے وچ آجاون والیاں سن۔ ایہدے بعد ایہدا تجربہ کرنتھیوں دی کلیسیا
دے وچ ویکھن نوں بلدا اے۔ تے ایہدے بارے اوہناں نوں پولوس رسول نے اپنیاں خطاں دے وچ سمجھایا
وی سی تاں پئی او پاک روح دی نعمت نوں غلط تاثر نہ دیون تے ایہنوں کسی وی طرح دے نال نا سمجھی وچ نہ
ورتن۔ تے جان سکن پئی ایہدا ٹھیک استعمال کیہ اے۔ جدوں پاک روح دا نزول ہویتے اوتھے سانوں زور
دی ہنیری دے سناٹے دا ذکر بلدا اے۔ تے اوس ویلے اوتھے بہت سارے لوکی موجود سن۔ تے پطرس پاک
روح دی قدرت دے نال بھر دیاں ہوئیاں اوہناں دے نال کلام کردا اے۔ جیویں پئی اسی اعمال دی کتاب
دے ۲ باب دی ۶ آیت دے وچ ویکھدے آں:

جدوں ایہہ آواز آئی تے لوکی اکٹھے ہو گئے تے حیران ہوئے کیوں جے ہر اک نوں ایہہ ای لگدا سی پئی او
میری بولی بولدے پئے نے۔

استھے صرف یونانی تے عبرانی بولن والے لوکی ای نہیں سن سگوں وکھرے وکھرے صویاں تے ٹکلاں دے
لوک او تھے موجود سن۔ پر ایہہ حیرانی دی گل اے پئی اوہناں دے وچوں ہر اک نوں ایویں ای لگدا سی پئی او
اوہناں دی بولی ای بولدے پئے نے۔ پاک کلام دے وچ بیان اے پئی او تھے ۱۲۰ لوکی موجود سن پر سانوں
ایہہ پتہ نہیں اے پئی او ۵۰ زبانان نوں اک ای واری دے وچ بولدے پئے سن یا اوہناں دے وچوں ہر کوئی
۳ یا ۴ زبانان اک ای واری بولدا پیا سی۔ اسی ایہدے بارے کجھ نہیں آکھ سکدے آں پئی اوہناں دے وچوں
کون کنیاں زبانان دے وچ گل کردا پیا سی۔ پر او جیویں پئی پاک روح نے اوہناں نوں ہدایت دتی سی بولدے
پئے سن۔

سُنن والے بے حد حیران سن تے اوہناں دیاں روئیاں توں ایہہ پتہ لگدا پیا سی پئی ایہہ کوئی غیر معمولی واقعہ
رونما ہندا پیا اے جیہڑا ایس توں پہلاں اوہناں دے سُنن تے ویکھن دے وچ نہیں آیا اے۔ تے فیر ۲ باب
دی ۷ تے ۸ آیت دے وچ ایویں ویکھن نوں ملدا اے:

تے او سارے حیران تے مُتنبج ہو کے آکھن لگے ویکھو! ایہہ بولن والے کیہ سارے گللیلی نہیں؟ فیر کیوں
ساڈے وچوں ہر کوئی اپنے اپنے ملک دی بولی سُندا اے؟

ایہہ حیران کن اے پئی او سارے ای گلیلی سن پر او سارے اجیہاں زباناں بولدے پئے سن جنناں نوں او نہیں
 جاندے سن۔ تے لوکاں دے لئی ایہہ بڑی عجیب گل کیوں بے ایس توں پہلاں اوہناں ایویں نہیں دیکھیا سی۔
 کیوں بے ایہہ اک باقاعدہ تموار سی جمدے وچ دو جیاں شہراں توں لوکی اوتھے اکٹھے سن جنناں دے وچوں کجھ
 ترکی تے مصر توں وی تعلق رکھدے سن۔ پر حواری سارے گلیلی سن جیہڑا پئی اک وڈا صوبہ سی۔ پر او
 ایہناں ساریاں زباناں نوں سمجھ نہیں سکدے سن تے ایہہ ای وجہ سی پئی لوکی حیران سن پئی اوہناں دے
 وچوں ہر کوئی اپنی اپنی بولی سندا پیا سی۔ او سارے گلیلی سنتے گلیل یہودیہ دی سلطنت دا حصہ اے تے شاید
 تھانوں پتہ ہوئے گا پئی پُرانے عہد نامے دے وچ گلیل نوں تاریکی دی سرزمین آکھیا جاندا سی۔ اوہناں ایہہ
 ساریاں زباناں بالکل وی سکھیاں نہیں سن پر اوہناں نوں خُدا دی نجات دی خُو شخبری دیون دے لئی ایہناں
 ساریاں زباناں نوں سمجھن دی ضرورت نہیں پئی سی سگوں جدوں ضرورت ہوئی تے پاک روح نے اوہناں نوں
 ایہہ سارا کجھ سکھا دتا سی۔ تے اعمال دی کتاب دے ۲ باب دی ۹ تے ۱۰ آیت دے وچ اسی ایہہ دیکھدے آں
 پئی ایویں بیان کیتا گیا اے:

حالانکہ اسی پار تھی تے مادی تے عیلامی تے مسوپتامیہ تے یہودیہ تے کپدکیہ تے پنطس تے آسیہ تے فروگیہ
 تے پمفیلیہ تے مصر تے لبوآدے علاقے دے رہن والے آں جیہڑا کرینے دے ول اے تے رومی مسافر
 بھاریں یہودی بھاریں اوہناں دے مُرید تے کُرتیتی تے عرب نے۔

ایہناں علاقیاں دے وچوں بہت سارے رومی سلطنت دا حصہ نے۔ تے ایتھے اوہناں ساریاں علاقیاں دی
 فرست دتی گئی جہناں توں لوکی ایتھے موجود سن۔ ایتھے سارے علاقیاں نوں زبان دے حوالے دے نال بیان
 کیتا گیا اے کیوں جے ایتھے زباناں دا ذکر ہندا پیا اے۔ ایس لئی ایتھے علاقائی تقسیم نوں زبان دے حوالے دے
 نال کیتا گیا اے نہ پئی صوبیاں یاں ٹکاں دے حوالے دے نال۔

کجھ انگریزی ترجمیاں دے وچ ایہدے بارے ہور وی وضاحت دے نال بیان کیتا گیا اے پئی ایہہ مختلف
 علاقیاں توں تعلق رکھن والی لوکی سن جیہڑی وکھریاں وکھریاں زباناں بولدے سن۔ تے بہت سارے ایتھے گلیں
 دے صوبے توں موجود نے۔ تے عرب اجیہا علاقہ اے جیہڑا یردن دے نال نال واقع اے۔ ہیرودیس جہدا ویاہ
 فلپس دے نال ہو یا سی تے فلپس دا بھرا ہیرودیس اوہدے نال عشق کرن لگیا تے یوحنا پتسمہ دیون والے نے
 ایہدے بارے ہیرودیس انتپاس نوں ملامت کیتی سی۔ تے ایہہ ہیرودیس دا تعلق وی عرب دے نال سی۔
 ایہدے بعد اوہنے یوحنا دے ایس الزام نوں اپنے دل دے وچ رکھیا تے اوہنوں سزا دتی دی۔

ایتھے اسی پاک روح دے حوالے دے نال گل بات کردے پئے آں تے ویکھدے آں پئی ۱۲۰ لوکی اوتھے جمع
 سن جیہڑے خُدا دیاں کماں دے گواہ سن۔ تے ۲ باب دی ۱۱ تے ۱۲ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:
 پر اپنی اپنی زبان دے وچ اوہناں توں خُدا دیاں وہڈیاں وہڈیاں کماں دا بیان سُن دے سن۔ تے سارے حیران
 ہوئے تے گھبرا کے اک دوجے نوں آکھن لگے پئے ایہہ کیہ ہندا پیا اے؟

حواری خُدا دیاں حیران کردیوں والیاں کماں نوں بیان کردے پئے سن۔ تے سارے ایس گلوں حیران سن پئی
او کیویں اوہناں ساریاں دیاں زباناں نوں بولدیاں ہوئیاں خُدا دی قُدرت نوں بیان کردے پئے نے۔ ایویں
اوہناں دا ایویں بولنا کُجھ تعرف تے نبوت دی طرح دکھالی دیندا سی۔ جدوں تھی کسے نوں کُجھ سکھاو دے
انداز دے وچ گل کردے او تے تھی نبوت کردے او۔ پر جدوں ہر کوئی اپنی اپنی زبان دے وچ خُدا دیاں گلاں
نوں سُندا تے سمجھدا پیا سی تے ایہہ اصل دے وچ گواہی سی۔ ایہہ اوہناں کماں دا بیان سی جنناں دے وچ
خُدا دی قُدرت اپنا کم کر چکی سی۔

ایس واقعے توں کئی ورے پہلاں یہودی لکھاری فائیلو جیہڑا اوہناں بزرگاں دے وچ شامل ہندا اے جنناں نے
سکندر اعظم دے زمانے دے وچ موجودہ پُرانے عہد نامے دا ترجمہ کیتا سی۔ او عیدِ پینتست دے بارے بیان
کردا اے پئی ایہہ او عید اے جیہڑی موسوی شریعت ملن دی یاد دے وچ منائی جاندی اے۔ تے ایس تھال
تے موجود لوکاں دے وچوں بہت سارے ایس حقیقت نوں جاندے ہون گے۔

ایس اجتماع دے وچ پیدا ہون والی آواز اک اگ دی شکل اختیار کر لیندی اے تے او تھے موجود ہر اک
بندے نے اپنی آواز دے وچ ایس آواز نوں سُنیا ہوئے گا۔ ہر اک بولی جاوے والی آواز دے وچ خُدا دی قُدرت
دا اظہار بہت واضح الفاظ دے وچ ہندا پیا سی۔ خُدا نے ایہناں حواریاں دی رائیں اپنیاں حیرت انگیز کماں دا
بیان کروایا سی۔ ایہہ سارا کُجھ خُدا دے فضل دے نال ہویا سی کیوں جے خُدا آپ اپنیاں لوکاں دے وچ

سکونت کرن دے لئی آیا سی۔ پُرانے عہد نامے دے وچ شریعت دا دتا جانا ایس ای گل دے ول نوں اشارہ سی پئی خُدا اپنیاں لوکاں دے درمیان سکونت کرے گا۔ تے خُداوند یسوع مسیح دی پیدائش دے نال اسی ویکھدے آں پئی خُدا آپ اپنیاں بندیاں دے وچکار سکونت کرن دے لئی آگیا۔ پطرس دا خطبہ ایس ای گل دی نشاندہی کردا اے پئی خُدا دی رفاقت اوہناں دے نال اے سگوں او آپ پاک روح دے وسیلے دے نال اوہناں دے وچکار سکونت کردا تے اوہناں توں کم کرواندا پیا اے۔ اعمال ۲ باب دی ۱۳ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

تے کجھ نے ٹھٹھے کر کے آکھیا پئی ایہہ تے تازہ مے دے نشے وچ نے۔

کجھ لوکاں دے لئی ایہہ مذاق سی تے او ایہدے توں مزہ لیندے پئے سن۔ ایس لئی او اوہناں نوں آکھدے پئے سن پئی ایہناں نے لگدا اے مے پیتی اے تے او اپنے آپ توں باہر ہندے پئے نے۔ ایہہ نہیں آکھیا جاسکدا اے پئی او رسولاں نوں رد کردے پئے نے یا فیر او صرف مذاق کردے پئے نے۔ پر اوہناں دے لئی ایہہ موقع مذاق دا سی تے ایہہ عیدِ فصح دے بعد ۵۰ واں دن سی۔ ایس معجزے دا اثر مختلف لوکاں دے اُتے مختلف طور تے ہویا سی کجھ حیران ہوئے تے کجھ نے مذاق اڑایا۔ اعمال ۲ باب دی ۱۳ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

پر پطرس اوہناں ۱۱ دے نال کھلوتا تے اپنی آواز اُچی کر کے لوکاں نوں آکھیا اے یہودیوتے اے یروشلیم دے سارے رہن والیو!

ایہناں وکھریاں وکھریاں بولیاں بولن والیاں لوکاں دے وچ پطرس کھڑا ہو کے دلیری دے نال اوہناں دے نال مخاطب ہندا اے۔ او یروشلیم دیاں ساریاں وسن والیاں دے نال مخاطب ہندا اے۔ تے ایویں ایہہ ابتدائی کلیسیا نوں دتا جاوون والا پہلا خطبہ سی۔ دھیان کرو پئی او حواری جنسے یسوع مسیح دا انکار کردتا سی او آج بڑی دلیری دے نال خُدا دی قُدرت دیاں کماں نوں بیان کردا پیا اے۔ بھادیں جے لوکی اوہناں دے بارے ایہہ خیال کردے پئے سن پئی اوہناں نے عہد دے موقع تے مے پیتی ہوئی تے اے نشے دے وچ ایویں کردے پئے نے پر پطرس اوہناں دے ایس خیال دی وضاحت کردا اے۔ اوہ اوہناں نوں بیان کردا اے پئی اہجے تے دن چڑھیا ای اے تے ایویں جو کجھ تُسی سوچدے او ایسی کوئی گل نہیں اے۔ او اوہناں نوں ایس حیران کن کم دے کجھ لگی ہوئی حقیقت توں آگاہ کردا اے۔ جیویں پئی اعمال ۲ باب دی ۱۶ تے ۱۷ آیت دے وچ بیان کیتا گیا اے:

سگوں ایہہ او گل اے جیہڑی یونیل نبی دی رائیں آکھی گئی پئی خُدا فرماوند اے پئی اخیرى دنال دے وچ ایویں ہونے گا پئی میں اپنے روح دے وچوں ہر بشر دے اُتے پاواں گاتے تہاڈے پیٹے تے بیٹیاں نبوت کرن گے تے تہاڈے جوان رویا تے بڈھے سُنفنے ویکھن گے۔

ایہہ اہو پیشنگوئی اے جیہڑی یوئیل نبی دی رائیں پُرانے عہد نامے دے وچ بیان کیتی گئی سی۔ تے یوئیل دیکتاب دے دُوبے باب دے وچ ایس حوالے دا بیان پایا جاندا اے۔ تے ایتھے وی ایہہ ای بیان کیتا گیا اے
پئی خُدا اپنی روح دے وچوں ہر بشر اُتے پاونے گاتے تھادے دھیاں پتر نبوت کرن گے۔

تے ایویں لوکی پاک تروح دی قوت دے نال اک حیران کن قوت توں ہمکنار ہندے نے۔ ایہدے نتیجے دے وچ خُدا اپنیاں نبوت، رویا تے سُنیاں دی صورت دے وچ اپنے آپ نوں اپنیاں لوکاں دے اُتے ظاہر کردا اے۔ اخیر زمانے دے وچ خُدا نہ صرف مُنڈیاں نوں سگوں کڑیاں نوں وی ایس نبوت دے وچ شامل کردا اے۔ تے ایہہ بدن دے وچ خُدا دے نال رفاقت دا اظہار اے۔ تے ایتھے سانوں نوئے عہد نامے دی کلیسیا دا وجود دیکھن نوں ملدا اے۔ ایویں ایہہ کلیسیا دے لئی اک برکت اے پئی خُدا اوہناں دے اُتے اپنا روح اُنڈیلے گا۔ اصل دے وچ ایہہ خُدا دے نال رفاقت اے جیہڑی پاک روح دے وسیلے دے نال اوہدیاں لوکاں دے اُتے رہندی اے۔ تے ایہہ او نعمتاں نے جیہڑیاں نبیاں دے اُتے نہیں سگوں خُدا اپنیاں عام لوکاں دے اُتے نازل کردا اے۔ تے ایہہ نگہبانی دا استحقاق اے۔ تے اعمال ۲ باب دی ۱۸ توں ۲۰ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

میں اپنے بندے تے بندیاں دے اُتے اوہناں دناں دے اُتے پاواں گاتے او نبوت کرن گے۔ تے میں اُتے آسمان دے اُتے پتے عجیب کم تے پٹھاں زمین دے اُتے نشانیاں یعنی لہوتے اگ تے دھوئیں دا بدل دکھاواں

گا۔ سَورج تاریک تے چن لہو ہو جائے گا۔ ایس توں پہلاں پئی خُداوند دا جلیل آئے تے ایویں ہوئے گا پئی جیہڑا
کوئی خُداوند دا ناں لیوئے گا او نجات پاوئے گا۔

استھے اسی ویکھدے آں پئی ۱۲۰ لوکاں دی جماعت دے اُتے پاک روح نازل ہو یا سی تے او سارے غیر زباناں
بولن لگ پئے سن۔ تے پُرانے عہد نامے دے پیشن گوئی دے مُطابق او نبوت کرن لگے۔ ہُن نوئے عہد نامے
دے وچ جیہڑا کوئی وی خُداوند یسوع مسیح نوں قبول کردا اے او پاک روح دے وسیلے دے نال نبوتیاں تے
سُفئیاں دے وسیلے دے نال خُدا دیاں بھیداں نوں جان سکدا اے جیہڑا پئی پاک روح دا کم اے۔ ایہہ اخیر
زمانہ اے جہدے وچ کائنات دے اندر عجیب کم تے نشانیاں ظاہر ہند ہیماں نے تے یاد رکھو پئی ایس اخیر زمانے
دی ابتدا خُداوند یسوع مسیح دے جی اُٹھن دے نال ہندی اے۔ تے ایہہ او ویلے پورا ہوئے گا جدوں خُداوند
یسوع مسیح دوبارہ ایس زمین دے اُتے آوئے گا۔ ایہہ اوہدی دوجی آمد ہوئے گی تے او ایس زمین دے اُتے
ہزار سالہ بادشاہی کرے گا۔ ایہہ خُداوند یسوع مسیح دی لازوال محبت دا زمانہ اے۔ تے خُداوند یسوع مسیح
دے وسیلے دے نال ساڈے ایمانداراں دے بدن تبدیل ہو جاوون گے۔ تے اسی خُداوند دے اوس دن دے وچ
شریک ہواں گے جہدے وچ او عدالت کرے گا۔ ایہدا اشارہ خُداوند یسوع مسیح دی عدالت دے ول نوں
اے جدوں دُنیا دا خاتمہ ہو جائے گا۔ خُدا دے نزدیک ایہہ بہت ای سنجیدہ گل اے۔ ایہدا تعلق خُدا دے نال
اے پئی او کون، کیسا تے کیہ کرے گا۔

ایس لئی خُداوند خُدا دیاں پیشن گوئیاں نوں سنجیدگی دے نال لینا چاہیدا اے کیوں جے ایہناں دے وچوں کوئی وی غلط نہیں ہوسکدی اے۔ ایس ای لئی خُداوند خُدا نے اپنیاں لوکاں نوں پاک کرن دے لئی اوہناں دے اُتے اپنا پاک روح نازل کیتا سی۔

پطرس ایس گل نوں اوہناں دیاں ذہناں دے وچوں کڈھن دے لئی اوہناں دے نال مخاطب ہندا اے پئی ایہہ مے دے نشے دے وچ نہیں سگوں او اوہناں نوں یوئیل نبی دی پیشن گوئی یاد کرواندا اے پئی ایہہ خُدا دا فرمان اے پئی او اپنے روح دے وچوں ساڈے اُتے نازل کرے گاتے ایہہ ایویں ای ہویا اے۔ ایویں خُدا اپنے پاک روح دے وسیلے دے نال اوہناں دی راہنمائی کردا پیا سی۔ تاں پئی او پاک روح دی قُدرت دے نال پاک روح دیاں کماں دی گواہی دے سکے۔ تے اوہناں دے وسیلے دے نال ہر کوئی پاک روح دیاں کماں نوں سُن سکے۔ تے اخیرى خُداوند دے عظیم دن دا ذکر آوندا اے جہدے وچ لکھیا اے پئی سَورج تاریک ہو جائے گاتے جن لہو ہو جائے گا۔ ایویں ایہہ عید پنٹکست خُدا دے فضل دا پیغام اے پئی او انسان نوں ویکھدا اے تے رحم کردیاں ہوئیاں نجات دی خُ شخبری دیندا اے۔ اعمال ۲ باب دی ۲۲ آیت دے وچوں اسی ایہہ ویکھدے آں:

اے اسرا ئیلیو! سُنو پئی یسوع ناصری اک بندہ سی جہدا خُدا دے ولوں ہونا تہاڈے اُتے اوہناں معجزیاں تے عجیب کماں تے نشاناں توں ثابت ہویا جیہڑے خُدا نے اوہدی رائیں تہاڈے وچ دکھائے ایس لئی تُوں آپ ای جاندے او۔

یسوع ناصری او اصطلاح اے جنہوں خُداوند دی پہچان دے لئی ہر کوئی جاندا اے۔ ایہہ ای اصطلاح پطرس نے وی ورتی سی تاں پئی یسوع مسیح دی گواہی دے لئی اوہناں دھیان ایس پاسے لیاوئے پئی او مسیح دے بارے گل کردا پیا اے۔ ابتدائی کلیسیا دے وچ وی ایہہ اصطلاح استعمال ہندی رہی اے۔

یوحنا نے خُداوند یسوع مسیح دیاں معجزیاں نوں ایویں بیان کیتا اے پئی او خُداوند یسوع مسیح دی الوہیت تے حقیقی بادشاہت نوں بیان کردا اے۔ او اوس مسیحا دے ول نوں ساڈا دھیان کرواندا اے جنہے اسان دے نواں مخلوق بن تے نوئے سرے توں پیدا ہون دے ول نوں دھیان کروایا اے۔

تے پطرس اتھے اپنی تقریر دے وچ ایس نقطے دے ول نوں اشار کرواندا اے پئی خُداوند یسوع مسیح جیہڑا نشان تے معجزے دکھاندا اے او ای قُدرت پاک روح دے وسیلے دے نال ہُن اوہناں دے وچ موجود اے۔ تے ہُن او ای مددگار پطرس دے نال وی موجود اے پئی پطرس دلیری دے نال اوہدی قُدرت دیاں کماں نوں بیان کردا پیا اے۔ کیوں جے او اپنیاں گلاں نوں بیان کردیاں ہوئیاں اوہناں نوں خُداوند یسوع مسیح دی نجات بخش خُوشخبری دیندا پیا سی۔

ایہدے توں ایہہ وی پتہ لگدا اے پئی خُداوند یسوع مسیح دا خُدا باپ دے نال دُہنگا تعلق سی۔ تے پطرس ایس ہستی دا بیان کردا پیا سی جدا خُدا باپ دے نال خاص تعلق اے تے او اوہدا اکلوتا بیٹا اے۔ او ایس خدمت دا بیان کردا اے جیہڑی اوہنے اسرائیل دے وچ اپنی زمینی حیاتی دے وچ کیتی سی۔ تے اتھے او

اوہناں لوکاں دے نال مخاطب اے جیہڑے اوس ویلے یروشلیم دے وچ موجود سن۔ اج وی اویں ای اک ہجوم
 اوتھے موجود سی جیویں اوس ویلے ہندا سی جدوں خداوند یسوع مسیح اوہناں دے درمیان معجزات کردا سی۔
 تے پطرس ایویں اوہناں دے نال گل بات کردا پیا سی پئی او جیویں اوہدیاں معجزیاں نوں ویکھدیاں ہوئیاں اوہدا
 یقین کردے سن آج وی اوہدی پاک روح دی قدرت تے نجات دی خوشخبری نوں ایس ای طرح قبول کرن۔
 تاں پئی ایویں او خداوند یسوع مسیح دی ہستی تے اوہدی الوہیت نوں چنگی طرح دے نال جان سکن۔ ایویں او
 ایس خاص مقصد نوں اپنیاں تقریراں دے وچ بیان کردا پیا اے۔ تے اعمال ۲ باب دی ۳۲ تے ۲۴ آیت
 دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

جدوں خدا دے مقررہ انتظام تے پچھلے علم دے مطابق پھڑوایا گیا تے نسی بے شرع لوکاں دے ہتھوں اوہنوں
 مصلوب کروا کے مار دتا پر خدا نے موت دے بند کھول کے اوہنوں جلایا۔

ایہہ خدا دے ولوں اک معجزہ سی جیہڑا خداوند یسوع مسیح دی بابت خدا نے کیتا سی۔ کیوں جے خدا نے
 اوہنوں دو جیاں دے حوالے کر دتا سی کیوں جے ایہہ پہلاں توں خدا دے منصوبے دے وچ پایا جاندا سی تے
 او جاندا سی پئی ایویں ای کرنا اے۔ ایویں جدوں اوہنوں قتل کر دتا تے اوہنوں جیوندہ کر دتا گیا سی۔ ایہدے
 توں ایہہ ثابت ہندا اے پئی ایہہ سارا کجھ کسے نہ کسے منصوبے دے تحت ہندا پیا اے تے کوئی وہڈی ہستی
 اے جیہڑی ایس منصوبے دے پچھے کم کردی پئی اے۔ یہودی علم دے مطابق ایہہ لکھیا ہو یا سی پئی خداوند

یسوع مسیح دے نال ایہہ سارا کجھ کیتا جاوے گا کیوں جے اوہدے بارے دے وچ خُدا نے اپنیاں نبیاں دی
رائیں پیشگوئیاں دے وچ ایہہ بیان کر دتا سی۔

ایس ای لئی پطرس اوہناں نوں ایہہ سارا کجھ بیان کردا اے کیس جے اوہ جاندے سن پئی اوہناں دے کول
موسوی شریعت موجود اے۔ ایویں پطرس بہت اختصار دے نال اوہناں نوں خُداوند یسوع مسیح دی مصلوبیت
دے واقعے نوں بیان کردا اے جہدے وچ رومیوں نے اہم کردار ادا کیتا سی۔

پطرس ایہہ وی بیان کردا اے پئی خُدا اپنی نجات دا اظہار ایس طریقے دے نال کرنا چاہندا اے۔ تے ایس ای
لئی جیہڑی گلاں پہلاں توں خُدا دے منصوبے دے وچ شامل سی اوہنوں اوہنے پورا کیتا اے۔ ایہہ اصطلاح
بہت ساریاں تھاواں تے خُدا دے پاک کلام دے وچ بیان ہوئی اے جہدے توں مراد اے پئی پہلاں توں
ایہدے بارے دے وچ علم رکھنا۔

تے اسی ویکھدے آں پئی خُداوند یسوع مسیح آپ وی ایس گل توں آگاہ سی کیوں جے او بہت ساریاں تھاواں
تے اپنی موت دے بارے گل کردا ہويا وکھالی دیندا اے۔ تے او اپنیاں دُکھاں دے بارے خاص طور تے
اوہناں نوں آگاہ کردا رہیا سی پئی ضرور اے پئی ابنِ آدم دُکھ اُٹھائے تے ساریاں دی نجات دے لئی صلیب دتا
جاوے۔ تے او ایویں بیان کردیاں ہوئیاں اوہناں نوں پُرانے عہد نامے دے وچوں بہت ساریاں حوالیاں نوں
وی بیان کردا اے جہناں وچ اوہدے دُکھ اُٹھاوون دے بارے پیشگوئیاں دے وچ بیان کیتا گیا سی۔

پر اصل دے وچ ایہہ سارا کجھ خُدا باپ دیاں وعدیاں دی تکمیل سی تے ایویں اوہدیاں ساریاں وعدیاں نوں پُورا ہونا سی۔ ایہہ خُدا باپ دی ابدی محبت اے جمدے وچ اوہنے انسان دی خاطر اپنے ای پیٹے نوں دے دتا سی۔ تاں پئی جیہڑا وی اوہدے اُتے ایمان لیاوئے او ابدی جیاتی نوں حاصل کرے تے ابدی ہلاکت توں بچ جاوئے۔

خُدا دے پاک کلام دے وچ اسی ویکھدے آں پئی خُداوند یسوع مسیح اپنی الوہیت تے معجزانہ قُدرت دے

باعث اوہناں دے وچ مشہور سی۔ کیوں جے جنناں کماں نوں او کردا سی اوہناں نوں کوئی وی دوجا نہیں

کر سکدا سی۔ تے جیویں پئی اوہدے بارے دے وچ خُدا دے پاک کلام دے وچ بیان کیتا گیا اے اوہنے خُدا

باپ دی محبت نوں انساناں دے لئی شدت دے نال بیان کیتا سی۔ اوہنوں اک خاص مقصد دے لئی زمین

تے بھیجا گیا سی تے او انسان دے نال خُدا دے محبت دے وچ ایس منصوبے دا اک اہم حصہ سی۔ او اوس

سارے علاقے دے وچ پھردا رہیا تے خُدا دے پاک کلام دی مُنادی اوہناں دے وچ کردا رہیا سی۔

خُداوند یسوع مسیح دیاں اہم کماں دے وچوں اک صلیبی موت دا کم سی جیہڑا اوہنے رومی حکومت دے ہتھوں

صلیبی دی شکل دے وچ کیتا سی۔ ایہہ اوہدی زمینی جیاتی دا وہڈا مقصد سی۔ ایس ویلے خُداوند یسوع مسیح

نے کوئی معجزہ نہیں کیتا سی سگوں جدوں اوہنوں مصلوب کرن دے لئی لے جاندے پئے سن تے او چُپ رہیا

سی جیویں بھیڈ نوں ذبح کرن دے لئی لے جاندے نے او ایویں ای خاموش رہیا۔ تے اوہنے اپنی زمینی

خدمت دے دوران آپ وی ایہہ بیان کیتا سی پئی او ایس خاص مقصد نوں پُورا کرن دے لئی آیا اے۔ ایویں

اوہنے اپنی حیاتی تے صلیبی موت دی رائیں ایہہ ثابت کر دتاسی پئی اوہدی موت انسایت دے لئی کئی اہم
اے تے اوکنا دوجیا دا خیال رکھدا اے۔ ایس ای لئی او اپنی صلیبی موت دے ویلے وی ایہہ ای آکھدا اے پئی
اے باپ ایہناں نوں مُعاف کر کیوں جے ایہہ نہیں جاندے نے پئی کیہ کردے نے۔

او آپ داؤد نبی دیاں پیشن گوئیاں نوں بیان کردیاں ہوئیاں اپنی صلیبی موت دا ذکر کردا اے۔ کجھ لوکی ایہہ
خیال کردے نے پئی داؤد ایہناں پیشن گوئیاں دے وچ اپنے بارے ایہہ سارا کجھ بیان کردا اے پر ایویں
نہیں سگوں او خُداوند یسوع مسیح دے بارے ایہناں ساریاں دُکھاں نوں بیان کردا اے۔ جیویں پئی اعمال دی
کتاب دے ۲ باب دی ۲۵ توں ۲۸ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

کیوں جے داؤد اوہدے حق دے وچ ایویں بیان کردا اے میں خُداوند نوں ہمیشہ اپنے سامنے ویکھدا رہیا کیوں
جے او میرے سچے پاسے ہے تاں پئی مینوں بجنش نہ ہوئے۔ ایس ای سببوں میرا دل خوش ہویتے میری
زبان شاد سگوں میرا جسم وی اُمید دے وچ وسیا رہوئے گا۔ ایس لئی پئی تُو میری جان نوں عالم ارواح دے وچ
نہیں چھڈیں گاتے نہ اپنے مقدس دے سڑن دی نوبت پہنچن دیں گا۔ تُو مینوں حیاتی دیاں راہواں دسیاں
نے تُو مینوں اپنے دیدار دے باعث خوشی دے نال بھر دیویں گا۔

خُداوند یسوع مسیح آپ خُدا سی تے اوہدے بارے بیان کیتاں گئیاں پیشن گوئیاں دے وچ اوہدیاں دُکھاں تے
اوہنوں ترک کیتے جاوے دے بارے گل ہندی پئی اے۔ اتھے پطرس داؤد نبی دی رائیں خُداوند یسوع مسیح دی

بابت کیتی گئی پیشن گوئی دے بارے ذکر کردا اے۔ تے ایس گل دے ول نوں ساڈا دھیان کرواندا اے پئی اوہنے ساڈے لئی صلیبی دکھاں نوں برداشت کیتا۔ ایس حوالے دے وچ بیان پیشن گوئی دا تعلق کجھ لوکی داؤد دی اپنی جیاتی دے نال بیان کردے نے پر ایویں نہیں اے کیوں جے اوہدے بارے پاک کلام دے وچ بیان ملدا اے پئی او آپ گناہ دا مُرتکب ہو یا سی۔

ایہہ خُداوند یسوع مسیح دے بارے پیشتر توں خُدا باپ دا منصوبہ سی۔ تے ایہہ علمِ سابق دے مطابق سی پئی اوہنوں پھڑوایا جاوے گا تے مصلوب کیتا جاوے گا تے فیر جیوندہ کیتا جاوے گا۔ تے اعمال دی کتاب دے ۲ باب دی ۲۴ آیت دے وچ اسی ویکھدے آں پئی ایویں لکھیا ہو یا اے:-

پر خُدا نے موت دے بند کھول کے اوہنوں جلایا کیوں جے ممکن نہیں سی پئی او اوہدے قبضے دے وچ رہندا۔

ایویں ایہہ پیشن گوئیاں دے مطابق سی پئی او مصلوب ہندا کیوں جے اوہدے بارے خُدا دا ایہہ ای منصوبہ سی۔ ایویں اوہنے صلیبی دکھاں تے موت نوں برداشت کیتا سی۔ تے اوہدے بارے ایہہ بیان کیتا گیا اے پئی موت وی اوہنوں اپنے قبضے وچ نہ رکھ سکی سی۔ سگوں او موت دے بند کھول کے جی اٹھیا۔ ایی بت حد ضروری تے لازم سی پئی خُداوند یسوع مسیح مُردیاں دے وچوں جی اٹھدا تے ایہہ پیشنگوئیاں پُوریاں ہونیاں سن تے ایہہ سارا کجھ خُدا دے منصوبے دے مطابق سی۔

ایہہ خُداوند یسوع مسیح دے جی اُٹھن دے بارے بیان اے جیہڑا اوس ویلے سارے پھیلدا پیا سی۔ تے ہُن
 بہت سارے لوکی جیہڑے یروشلیم دے آسے پاسے دیاں علاقیاں توں ایتھے اکٹھے ہوئے سن تے ایہہ اوہناں دا
 اکٹھے ہون دا مُقام سی۔ او سارے اتھے کھلوتے پطرس دیاں گلاں نوں سُن دے پئے سن جیہڑیاں او اوہناں دے
 نال کردا پیا سی۔ او اوہدا مذاق اُڑانے پئے سن پئی او تے تازہ مے دے نشے دے وچ نے۔ او اوہناں نوں
 اوہناں معجزات تے نشاناں دے تعلق دے نال بیان کردا پیا سی جیہڑے خُداوند یسوع مسیح نے اپنی زمینی
 خدمت دے دوران اوہناں دے وچکار کیتے سن۔ تے اوہناں نے خُداوند یسوع مسیح دا وی ایویں ای مذاق اُڑایا
 سی تے ایویں ای اج او اوہدیاں حواریاں دے نال کردے پئے سن۔ پر خُدا نے اوہدے بارے دے وچ جیویں
 وعدہ کیتا سی تے پیشن گوئیاں دے وچ بیان کیتا سی اویں ای اوہنوں مُردیاں دے وچوں جیوندہ وی کیتا سی۔
 تے پطرس اوہناں نوں بیان کردا سی پئی اسی جیہڑے ایتھے سارے موجود آل اسی اوہدی صلیبی موت تے
 مُردیاں دے وچوں جی اُٹھن دے گواہ آل۔ تے فیر جیویں پئی خُدا دے پاک کلام دے وچ اعمال دی کتاب
 دے وچ ۲ باب دی ۳۱ توں ۳۳ آیت دے وچ لکھیا ہويا اے۔ اوہنے پیشن گوئیاں دے طور تے مسیح دے
 جی اُٹھن دا ذکر کیتا اے پئی نہ تے او عالم ارواح دے وچ چھڈیا گیا تے نہ ای اوہدے جسم دے سرن دی

نوبت پہنچی۔ ایس ای یسوع نوں خُدا نے جلایا جمدے اسی سارے گواہ آں۔ تے خُدا دے سچے ہتھوں سر بلند ہو کے تے باپ توں او پاک روح حاصل جمد او وعدہ کیتا گیا سی اوہنے ایہہ نازل کیتا جیہڑا تُسی ویکھدے تے سُنندے او۔

اتھے خُدا دے سچے ہتھ دے تعلق دے نال جیہڑا ذکر کیتا گیا اے او اوہدی خدمت دا بیان اے۔ ایہہ اجی خدمت سی جنوں اوہنے وفاداری دے نال پورا کیتا سی۔ خُداوند یسوع مسیح نوں ابنِ آدم تے ابنِ داؤد اکھدیاں ہوئیاں بیان کیتا گیا اے۔ خُدا اپنیاں نبیاں دی رائیں پیشن گوئیاں کردیاں ہوئیاں بیان کردا اے پئی میرا خادم سر بلند کیتا جائے گا جیہڑا پئی خُداوند یسوع مسیح دی صلیبی موت تے اوہدے جی اُٹھن دے ول نوں اشارہ اے۔ تے پُرانے عمد نامے دے وچ جدوں اسی یسعیاہ نبی دی کتاب دے وچوں ۵۲ توں ۵۴ باب تیکر پڑھدے آں تے سانوں خُداوند یسوع مسیح دیاں دُکھاں دے بارے بہت ساریاں گلاں ویکھن نوں بلدیاں نے۔ اتھے خُدا اپنیاں بندیاں دی رائیں اپنے پُتر تے اوہدی زمینی خدمت دے حوالے دے نال بہت ساریاں گلاں نوں پیشن گوئیاں دے وچ بیان کردا اے۔ پطرس اتھے بیان کردا اے پئی خُدا نے اوہنوں اپنے سچے ہتھوں سر بلند کیتا سی۔ جیویں پئی دُکھاں نوں چُکنا خُداوند یسوع مسیح دے لئی اک اوکھا مرحلہ سی۔ ایویں ابنِ آدم خُدا دے سچے ہتھوں سر بلند ہویا۔ جی اُٹھن دے باہجوں خُداوند یسوع مسیح اُسماں اُتے چلا گیا تے او خُدا دے سچے ہتھ جا بیٹھا ایویں او خُدا دے سچے ہتھوں سر بلند کیتا گیا۔

زبور ۱۶ واں مسیحائی زبور اے تے ایہدے وچ خادم دے طور تے یسوع مسیح دیاں دکھاں نوں بیان کیتا گیا اے۔ ایہناں ای دکھاں دی تفصیل یسعیاہ نبی وی بیان کردا اے۔ ایویں ایہہ زبور یسوع مسیح دے جی اٹھن دے باعث اوہدی بادشاہی دا بیان وی کردے نے۔ ایہدے ای نتیجے دے وچ خُدا نے اپنا پاک روح وی نازل کیتا جہدا وعدہ حزقی ایل دی رائیں کیتا گیا سی پئی او اسرائیل نوں گوشتین دل عطا کرے گا۔ تے ایہہ ای او وعدہ اے جہنوں ایتھے اعمال دی کتاب دے وچ پُورا کیتا گیا اے۔ تے خُداوند یسوع مسیح ایس پاک روح نوں نازل کیتا اے۔ اعمال ۲ باب دی ۳۴ توں ۳۶ آیت دے وچ ایوی بیان کیتا گیا اے:

اوہنے ایہہ نازل کیتا اے جیہڑا تھی ویکھدے تے سُنَدے او کیوں جے داؤد تے آسمان اُتے نہیں چڑھیا پر او آپ آکھدا اے پئی خُداوند نے میرے خُداوند نوں آکھیا پئی میرے سچے پاسے بیٹھ۔ جدوں تیکر میں تیریاں ویریاں نوں تیرے پیراں پیٹھاں دی چوکی نہ کر دیواں۔ ایویں اسرائیل دا سارا گھرانا یقین کر لیوے۔

خُداوند یسوع مسیح نے فقیراں تے فریسیاں نوں ایہدے بارے پہلاں وی دسیا سی۔ زبور ۱۱۰ دے وچ وی ایہدے بارے پیشن گوئی کیتی گئی اے۔ تے بیان اے پئی میرے سچے پاسے بیٹھ جدوں تیکر میں تیریاں ویریاں نوں تیرے پیراں پیٹھاں دی چوکی نہ کر دیواں۔

خُداوند نے میرے خُداوند نوں آکھیا مطلب ایہہ پئی خُدا آپ خُداوند آکھدا اے۔ ایس آیت دے وچ خُدا نے ٹالوٹ دے دو اکتوم پائے جانڈے نے تے خُدا باپ دے نال نال خُداوند یسوع مسیح دی فطرت دا بیان وی

ويکھن نوں بلدا اے پئی او خُداوند اے۔ ایہہ سچ اے پئی خُداوند یسوع مسیح کامل خُدا اے۔ اعمال ۲ باب دی

۳۶ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

۔۔ پئی خُدا نے اوس ای یسوع نوں جنہوں تسی مصلوب کیتا خُداوند وی کیتا تے مسیح وی۔

پطرس زبور نوں دیاں ایہناں بیاناں نوں ایس لئی پیش کر دیا پیا اے کیوں جے ایہہ خُداوند یسوع مسیح دے

بارے دے وچ نے۔ ایہہ او ای یسوع مسیح اے جہدے بارے دے وچ خُداوند خُدا آپ بیان کردا اے پئی

میرے سچے پاسے بیٹھ جدوں تیکر میں تیریاں ویریاں نوں تیرے پیراں پٹھاں دی چوکی نہ کر دیواں۔ ایہہ

خُداوند یسوع مسیح دی فضیلت تے عظمت دا وی بیان اے۔

ایس زبور دے وچ اک ہور حقیقت دا بیان وی بلدا اے پئی یسوع مسیح نوں خُداوند وی کیتا اے تے مسیح

وی۔ خُداوند خُدا دا ناں یہوواہ اے تے ایہہ خُدا دی ذات دی بہت وہڈی پہچان اے۔

عیدِ پننتیکست تے ایہدے تے ایہدے بعد رسولاں دے وسیلے دے نال خُدا نے خُداوند یسوع مسیح نوں ہور

وی لوکاں تے کلیسیا دے اُتے وضاحت دے نال ظاہر کرنا شروع کر دتا سی۔ تے ایویں او پاک روح دے وسیلے

دے نال جیہڑا اوہناں دے اُتے نازل ہو یا سی اوہناں دیاں ذہناں نوں کھولنا شروع کردا اے۔ فلپیوں دے نال

خط دے وچ اوہدے بارے بیان کیتا گیا اے پئی اوہنوں او نال بخشیا گیا جیہرا ساریاں ناواں توں اُچا اے۔

ایویں خُداوند یسوع مسیح دی فضیلت بطور خُدا لازم تے قابل قبول اے۔

تے ایہدے علاوہ اک ای نال اے تے او نال خُداوند خُدا دا اے۔ پطرس اپنے خطبے دے وچ دعویٰ کردیاں

ہوئیاں خُداوند یسوع مسیح نوں خُدا مندا اے تے اوہدا گواہ اے۔ او اوہدی گواہی نوں پیش کردا پیا اے تے

اوہدے نال دے وسیلے دے نال مُنادی کردا پیا اے۔ یسوع مسیح ذاتی طور تے خُدا دا بیٹا اے۔ تے پاک کلام

دے وچ اسی ویکھدے آں پئی خُدا آپ وی اوہدے بارے بیان کردیاں ہوئیاں خُداوند آکھدا اے۔ تے ایہہ ای

سچ اے پئی یسوع مسیح خُدا اے تے اوہدی پہچان خُدا دے بیٹے دے طور تے ہے۔ ایتھے پطرس اوہدے الٰہی

رُتبے نوں کھول کھول کے بیان کردا اے۔

پُرانے عہد نامے دے وچ اسی ویکھدے آں پئی بہت سارے حوالے یہواہ خُدا دی ذات دے حوالے دے نال

تے اوہدے کم دے حوالے دے نال ویکھن نوں بلدے نے۔ ایتھے ابتدائی کلیسیا دے آغاز دے وچ خُداوند

یسوع مسیح دی ذات دا بیان ویکھن نوں بلدا پیا اے۔ یسوع مسیح خُدا دا بیٹا اے تے اوہنوں خُدا دے ولوں

ایس خاص کم دے لئی بھیجا گیا اے۔ ایویں خُدا باپ تے خُدا بیٹا تے خُدا ئے پاک روح تثلیث دے تِن اقنوم

نے تے ایہہ تِنوں ای کسے وی طور تے اک دوجے توں وکھرے نہیں سگوں اک ہستی اے۔ اپنی حیثیت

دے وچ ایہہ تِنوں خُدا نے تے ایہناں دی وکھری وکھری شخصیت توں انکار نہیں اے پر ایہہ جوہر دے اعتبار دے نال اک ای نے۔ جنہوں اسی خُدا نے ٹالوٹ آکھ دے آں۔

ایویں نہ سمجھو پئی خُدا باپ نہیں اے یا بیٹا نہیں اے یا پاک روح نہیں اے۔ سگوں خُدا باپ، بیٹا تے پاک روح اک ای خُدا اے۔ یعنی خُدا دا وجود تیناں ہستیاں دی صورت دے وچ۔ خُداوند یسوع مسیح نے اپنی زمینی جیاتی دے اخیر ہفتے دے وچ یسوع مسیح نے ایس اہم مقصد دے بارے بیان کیتا سی۔ تے اتھے پطرس وی ایس ای تاریخی شخصیت دے بارے دے وچ گل بات کردا پیا سی۔ تے او ایس گل دا ثبوت دیندا پیا سی پئی او یسوع مسیح نوں بطور خُداوند پیش کردا پیا سی۔ یاد رکھو پئی خُداوند یسوع مسیح دا جی اٹھنا اک عظیم معجزہ سی۔ تے خُداوند یسوع مسیح دیاں ساریاں کماں دے وچوں صلیبی کم اک وڈا کم سی۔ تے دھیان کرو پئی اوہنے اپنے آپ نوں بچاؤن دے لئی کوئی معجزہ نہیں کیتا سی سگوں اوہنے ایہہ سارا کجھ ایویں ای ہون دتا سی جیویں پئی اوہدے بارے دے وچ بیان کیتا گیا سی۔ اوہنے خُدا باپ دے حُکم نوں کاملیت دے نال پورا کیتا سی کیوں جے اوہدے بارے خُدا باپ دی ایہہ ای مرضی سی پئی اوہنوں ایس عمل دے وچوں لہنگائے۔ ایویں اوہنے خُدا باپ دے نال اپنی پوری وفاداری نوں پیش کیتا سی۔ تے اپنی زمینی خدمت دے دوران او آپ ایہہ بیان کردا اے پئی میں ایس ای مقصد نوں پورا کرن دے لئی آیا آں۔

ایس ای گل دے بارے خُداوند خُدا آپ فرماوندا اے تے یسوع مسیح وی اپنی زمینی خدمت دے وچ ایہہ
دعویدار سی پئی او ابنِ خُدا، ابنِ آدم تے ابنِ داؤد اے۔ ایویں سانوں خُداوند یسوع مسیح دی الہی حیثیت توں
انکار نہیں اے تے ایویں پطرس ایس حقیقت دا برملا اظہار کردا پیا اے۔ او ایہناں ساریاں لوکاں دے وچ
خُداوند یسوع مسیح دی قُدرت دا اظہار کردا پیا اے۔ کیوں جے خُدا نے پطرس نوں پاک روح دے وسیلے دے
نال اپنا گواہ ہون دے لئی مُقرر کیتا سی۔

ایویں سب توں پہلاں خُداوند خُدا نے اپنے اکلوتے بیٹے نوں ایس دُنیا دے وچ بھیجیا پئی او دکھاں نوں
برداشت کرے تے فیر خادم دے طور تے اوہنوں قربان کر دتا جاندا اے تے اوہدے مارکھاون دے نال اسی
سارے شفا پوندے آں۔ اوہدا پاک لہو ساڈیاں دا غدار روحاں نوں پاک تے صاف کردا اے۔ ایہہ اوہناں پیشن
گوئیاں دے عین مطابق سی جہناں دا بیان اسی پُرانے عہد نامے دے وچ ویکھدے آں۔ تے ہُن پطرس نویں
عہد نامے دے وچ ایہناں دے بارے بیان کردا پیا اے۔

یوحنا اپنے انجیلی بیان دے وچ بیان کردا اے پئی یسوع مسیح ای او برہ اے جیہڑا جہان دیاں پاپاں نوں چُک
لے جاندا اے۔ او ای برہ اے جیہڑا بنائے علم توں پہلاں توں ساڈے لئی ذبح کیتا گیا سی تے اخیر زمانے دے
وچ ساڈے لئی ظاہر ہویا اے تاں پئی ساڈیاں پاپاں دا کفارے دے۔ پطرس نوں ایس گل دی ضرورت ایس لئی
پیش آئی سی کیوں جے فقیہ تے فریسی اے تیکر ایس گل توں منکر سن۔ تے او خُداوند یسوع مسیح دے جی

اٹھن نوں تسلیم نہیں کردے پئے سن۔ پر پطرس نے اوہناں پیشن گوئیاں دا وضاحت دے نال بیان کیتا اے
جیویں پئی زبور ۱۶ دے وچ اوہدے بارے بیان کیتا گیا اے۔ تے اعمال ۲ باب دی ۷ آیت دے وچ ایویں
بیان کیتا گیا اے:

جدوں اوہناں نے ایہہ سُنیا تے اوہناں دیاں دلاں سٹ لگی تے پطرس تے باقی رسولاں نوں آکھیا پئی اے
بھائیو! اسی کیہہ کرئیے؟

جدوں پطرس نے خطاب کیتا تے شاید پہلاں او ایہہ سوچدا ہوئے پئی لوکاں دا ردِ عمل ایہدے بارے دے وچ
پتہ نہیں کیہہ ہوئے گا؟ پر ایہہ ردِ عمل بالکل حیران کر دیون والا سی کیوں لوکاں توں ایویں دے ردِ عمل دی
توقع نہیں سی۔ ایویں لوکاں دے ایس رویے توں اوہناں دے وہڈے ایمان دی مثال ویکھن نوں بلدی اے۔
جدوں او ایہہ آکھدے نے پئی اسی ہُن کیہہ کرئیے؟

جے او ایمان نہ لیاوندے تے تہی تصور کر سگدے او پئی کیہہ ہندا؟ تاں وی ایہہ اک وہڈے ایمان دا اظہار
اے تے ایہدے نال نال اوہناں دی فراخدلی دا وی۔ ایہہ اوس روح دے باعث ہویتے اوس کلام دے
سببوں جہدے وسیلے دے نال اوہناں دیاں دلاں دے اُتے سٹ لگی سی۔ تے او ایس نتیجے تے پہنچ گئے پئی ہُن
سانوں کیہہ کرنا چاہیدا اے؟

تے کسے مُفسر دا اُکھنا اے پئی ایہہ ای او نقطہ اے جیہڑا اوہناں دیاں دلاں دی سوچ نوں اوہناں دے اُتے ظاہر کردا پیا سی۔ تے ایہہ پئی اوہناں دا ردِ عمل کیہ اے؟ اوہناں دے باطن دے وچ پاک روح نہیں سی تے نہ ای او خُدا دیاں وعدیاں نوں ایویں سمجھدے سن جیویں پئی اوہناں نوں سمجھنا چاہیدا سی۔ پطرس پطرس نے جدوں پاک روح دی ق؛ درت دے نال اوہناں دے نال کلام کیتا تے اوہناں دیاں دلاں دے وچ تبدیلی پیدا ہوئی۔ ایہناں لوکاں دیاں ذہناں دے وچ خُداوند یسوع مسیح دے بارے دے وچ پہلاں توں ایویں دا کوئی خیال نہیں پایا جاندا سی تے نہ ای او ایس حقیقت نوں پہلاں توں تسلیم کردے سن۔ پر پطرس دیاں گلاں نوں سُنندیاں ہوئیاں اوہناں دے دلاں دے اُتے سٹ لگی تے او ایہہ سوچن تے مجبور ہو گئے پئی ہُن اوہناں نوں کیہ کرنا چاہیدا اے؟ خُدا نے اوہناں دیاں سوچاں تے اوہناں دیاں خیالاں نوں بدل دتا سی تے اوہناں نے خُدا دیاں ارادیاں تے خُداوند یسوع مسیح دی بابت خُدا دیاں منصوبیاں نوں جان لیا سی۔ اوہناں دا ایویں ایہہ اظہار کرنا ایہہ ثابت کردا سی پئی اوہناں نے حقیقت نوں جان لیا سی تے او ایہہ اُکھدے پئے سن پئی اسی ایمان لیاوندے آں۔

خُداوند یسوع مسیح دا جی اُٹھنا خُو شخبری اے جیہڑا خُدا دے وعدے دے نال ممکن ہويا اے۔ ایویں خُداوند یسوع مسیح نے ساڈیاں پاپاں دا کفارہ دے دتا اے تے اوہنے سانوں ابدی نجات دے دتی اے سانوں راستباز ٹھہرا دتا اے۔ تے ایویں ابتدائی کلیسیا دیاں رسولاں نے ایس گل دی تصدیق کر دتی اے تے تاریخ وی ایس

گل دی گواہ اے پئی خُداوند یسوع مسیح نوں مصلوب کیتا گیا سی تے خُدا باپ نے اوہنوں مُردیاں دے وچوں
جلایا سی۔

ایویں پطرس دی تقریرے اوہناں دیاں دلاں نوں چھوٹیا سی تے اوہناں دیاں دلاں دے اُتے سٹ لگی سی۔ تے
اوہناں دے دل دے خیال اوس ای ویلے تبدیل ہو گئے۔ ایس سارے کجھ دے پچھے خُدا دے پاک روح دا کم
سی جیہڑا اوہناں دی دیاں دلاں دے وچ کم کردا پیا سی۔ جمدی قدرت دی دلیری دے نال پطرس اوہناں دے
نال خطاب کردا پیا سی۔ پولس اپنیاں خطاں دے وچ ایس گل نوں بار بار بیان کردا اے پئی یقندیس دا عمل
یسوع مسیح دیاں ایہناں حقیقتاں نوں تسلیم کر لین دے وچ اے۔

توبہ دے عمل دے وچ ذہن دی تبدیلی اک اہم ترین گل اے جمدے باعث روئیہ تے کردار تے چال چلن
دے وچ یکسر تبدیلی رونما ہندی اے۔ کیوں جے ایہدے توں مراد یسوع مسیح تے خُدا باپ دیاں کماں نوں
قبول کرنا اے جہناں نوں اوہنے اپنے پاک کلام دے وسیلے دے نال پیشن گوئیاں دے وچ بیان کیتا اے تے
اوہناں نوں پُورا کیتا اے۔ کیوں جے خُداوند یسوع مسیح ایس ای لئی ایس جہان دے وچ آیا سی پئی او خُدا باپ
دیاں وعدیاں نوں پُورا کرے۔

اوہناں لوکاں نے جیہڑے پطرس دیاں گلاں سُن دے پئے سن اوہناں نے فوری طور تے ایہہ آکھیا پئی اسی کیہ
کرئیے؟

پُرانے عہد نامے دے وچ یہوواہ اپنیاں لوکاں توں ایویں دے ردِ عمل دا ای اظہار کردا اے۔ اوس ویلے جدوں صرف سردار کاہن ای خُدا دے حضور دے وچ جاندا ہندا سی۔ تے خُدا دی انسان توں ایہہ ای توقع رہی اے پئی او خُدا دے سامنے مُثبت ردِ عمل دا اظہار کرے۔ تے ہُن ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی قبول کرن والیاں نے خُداوند خُدا دی نجات نوں حاصل کر لیا سی۔ کیوں جے پطرس دیاں گلاں جیہڑیاں او پاک روح دی دلیری دے نال اوہناں دے نال کردا پیا سی بُنیادی طور تے اوہناں دیاں رویاں دے وچ تبدیلی واقع ہوئی سی۔ تے جدوں پطرس نے اوہناں دے رویے نوں ویکھیا تے اوہناں دی مدد کیتی پئی ہُن اگے اوہناں نوں کیہ کرنا اے۔ تے اعمال ۲ باب دی ۳۸ آیت دے وچ اسی ویکھدے آں پئی ایویں لکھیا ہویا اے:

پطرس نے اوہناں نوں آکھیا پئی توبہ کرو تے تہاڈے وچوں ہر کوئی اپنیاں پاپاں دی مُعافی دے لئی یسوع مسیح دے نال توں بہتسمہ لیوئے تے تہسی پاک روح انعام دے وچ پاؤ گے۔

ایتھے اسی ویکھدے آں پئی دو گلاں نے جہناں نوں کرن دا اوہناں نوں حُکم دتا گیا اے۔ پہلا کم توبہ کرنا اے جہدے توں مُراد مُرنا اے۔ ایہدے توں مُراد اے پئی ہُن اوہناں نوں اپنیاں سوچا تے اپنیاں ارادیاں نوں بدلن دی لوڑ اے۔ اوہناں نوں اپنیاں پُرانیاں خیالاں نوں بدلنا اے۔ کیوں جے خُدا اوہناں توں اوہناں دیاں سوچاں دی تبدیلی دی توقع کردا اے۔ پُرانے عہد نامے دے وچ ایہنوں اپنیاں پاپاں نوں ترک کرنا آکھیا گیا

اے۔ تے ایویں ای نویں عہد نامے دے وچ نہ تے ایس حقیقت نوں ترک کیتا گیا اے تے نہ ای نظر انداز کیتا گیا اے۔ ایس کم نوں اسی دو جیاں لفظاں دے وچ جاگنا اکھدے آں۔

تے دو جا کم جیہڑا پطرس نے اوہناں نوں کرن نوں آگھیا سی او ایہہ سی پئی یسوع مسیح دے نال توں بہتسمہ لو۔ ایہہ بُنیادی طور تے پانی دا بہتسمہ اے جہدے بارے اتھے بیان کیتا گیا اے۔ اسی ویکھدے آں پئی یوحنا وی توبہ دے لئی پانی دا بہتسمہ دیندا سی جہدے توں مُراد نوی صورت اختیار کر لینا اے۔ تے ایہدا تعلق نوی مخلوق بن دے نال اے۔ تے اک گل خاص طور تے یاد رہوئے پئی ایہہ بہتسمے دا عمل اوہناں غیر قوم لوکاں دے لئی سی جیہڑے یہودی نہیں سن سگوں اوہناں دا تعلق غیر قوم دے نال سی۔

یوحنا جدوں بہتسمہ دیندا سی تے ایہدے توں بہت سارے لوکی اوہدی مخالفت وی کردے سن خاص طور تے یہودی ربی تے فقیہ فریسی اوہدے خلاف سن۔ ایہدے توں ایہہ وی ثابت ہندا اے پئی توبہ دا بُنیادی مقصد ذہنانش تے کردار دی تبدیلی اے۔ کیوں جے توبہ دے عمل تے بہتسمہ لین توں مُراد ایہہ ای سی پئی توبہ کرن والے اپنے کردار توں ایہہ ثابت کرن پئی ہُن او نوی مخلوق بن گئے نے۔ ایویں یوحنا اوہناں توں کردار تے رویاں دی تبدیلی دی توقع کردا سی۔ تے پطرس دے ایس بیان دے نتیجے دے وچ اوہناں لوکاں دیاں ذہنناں دے وچ تبدیلی واقع ہو گئی۔ تے پطرس اوہناں نوں اوہناں دے ردِ عمل دے مطابق اوس کم دے لئی

تیار کردا اے جیہڑا اوہناں نوں ہُن اپنی آون والی جیاتی دے وچ کرنا سی۔ جہدے بعد اوہناں نوں اپنے کردار دی تبدیلی تے قبولیت دا ثبوت دینا سی۔

یوحنا دی مُنادی توں سانوں دو طرح دی تبدیلی دا پتہ لگدا اے، وقتی تبدیلی تے مُستقل تبدیلی۔ کیوں جے او اپنے بیان دے وچ لوکاں دے دوہرے رویے دی نشاندہی کردا ہويا وکھالی دیندا اے۔ ایویں جیہڑا اوہدی مُنادی نوں سُندا ہويا توبہ کردا تے بپتسمہ لیندا سی ایہہ اصل دے وچ اوہدا عملی اظہار ہندا سی۔ پئی ہُن اوہنے توبہ کردیاں ہوئیاں خُدا دے نال رفاقت اختیار کر لئی اے۔ تے خُدا دے نا؛ نال چلدیاں ہوئیاں اوہدے نال وفاداری دی جیاتی دا عقد کر لیا اے۔

سانوں ایس گل دا بیان یوحنا دے پہلے خط دے وچوں وی ویکھن نوں ملدا اے۔ پئی جے اسی اپنیاں پاپاں دا اقرار کردیاں ہوئیاں اوہناں نوں ترک کر دے آں تے ساڈے اُتے سزا دا حُکم نہیں ہندا اے۔ ہر روز اپنیاں پاپاں توں مُعاف منگنا ایویں ای اے جیویں اسی ہر روز اپنیاں پیراں نوں دھوندے آں۔ یوحنا وی بپتسمہ دیندیاں ہوئیاں ایس گل نوں بیان کردا اے پئی توبہ دے موافق پھل لیاؤ یعنی اپنیاں کماں توں توبہ نوں ظاہر کرو۔ تے پطرس اوہناں نوں جواب دیندیاں ہوئیاں آکھدا اے پئی جے تُوں اپنیاں دلاں نوں تیار کر لیا اے تے ایویں کردیاں ہوئیاں تہاڈے اُتے تازگی دے دن آون گے۔

یہودیوں دے احمقانہ کم اوہناں نوں خُدا دے کول نہیں آون دیندے پئے سن۔ ایس ای لئی اوہناں نے خُداوند یسوع مسیح دا وی انکار کیتا سی تے خُدا دیاں منصوبیاں نوں رد کر دیاں ہوئیاں اوہنوں قبول نہیں کیتا سی۔ پر اسی ویکھدے آں پئی کلیسیا روز بروز و ہدی گئی تے غیر قوماں دے وچوں بہت سارے لوکی خُدا دی ایس کلیسیا دے وچ شامل ہون لگ پئے سن تے او خُدا دی بادشاہی دا حصہ بن گئے۔ ایویں ای اُج وی بہت سارے لوکی جیہڑے خُداوند یسوع مسیح نوں قبول کردے نے او اوہدے دوبارہ آون دے لئی اوہنوں اڈیکدے پئے نے۔

خُدا بنی اسرائیل توں ایہہ توقع کردا اے پئی او اپنیاں پاپاں نوں ترک کر دیاں ہوئیاں خُداوند خُدا نوں قبول کر لین تے خُدا دے پاک انتظام دے تابع رہندیاں ہوئیاں اپنیاں جیتیاں نوں بسر کرن۔ تے ایہتھے پطرس سادہ طور تے اوہناں نوں اپنیاں جیتیاں نوں بدل دے بارے اُکھدا اے۔ تے اوہناں نوں توبہ دے لئی پتسمہ لین دے بارے اُکھدا اے جیہڑا پئی اوہناں دی تبدیلی دا ظاہری نشان اے۔ پر اوہناں نوں ایس تبدیلی دا عمل طور تے ثبوت دینا اے۔ تے ایہہ اوہناں دے کردار دی ضمانت سی جمدے اُتے پطرس اوس ویلے زور دیندا پیا سی۔ تے اعمال ۲ باب دی ۳۸ تے ۳۹ آیت دے وچ ایوی بیان کیتا گیا اے:

یسوع دے نال تے پتسمہ لو تے تسی پاک روح نوں انعام دے وچ پاؤ گے ایس لئی پئی ایہہ وعدہ تہاڈے تے
تہاڈی اولاد تے اوہناں ساریاں دُور دیاں لوکاں دے لئی وی اے جنہاں نوں خُداوند ساڈا خُدا اپنے کول بلاوے
گا۔

ایتھے اسی ویکھدے آں پئی غیر قوماں وی نجات دے وعدے دے وچ شامل ہندیاں نے۔ باہجوں پطرس
کر نیلیس دے کول جاؤن توں کتر اوند اے پر خُدا اوہدے وسیلے دے نال کر نیلیس دے خاندان نوں برکت
دیندا اے۔ ایویں ایہہ ثابت ہويا پئی خُدا اپنی برکت تے فضل نوں غیر قوماں دے لئی وی جاری رکھدا اے۔
تے بہت ساریاں غیر قوم لوکاں دے اُتے وی پتسمہ لین دے نتیجے دے وچ تے اپنے کردار تے رویاں نوں
تبدیل کرن دے نال پاک روح دی بخشش جاری ہوئی۔ ایہدا نتیجہ ایہہ ہويا پئی ۳۰۰۰ لوکی اوس دن کلیسیا
دے وچ شامل ہو گئے سن۔ ایویں ایس عید پنٹکست دا حصہ بنن دے نال غیر قوم وی نجات دے ایس
منصوبے دا حصہ بن گئی تے ایویں او خُدا دی کلیسیا دا حصہ بن گئی۔

پطرس دے ایس خطبے دے نال غیر قوم دے وچوں بہت سارے لوکی خُدا دی ایس وہڈی نجات دے وچ شامل
ہوئے۔ اوہناں نے خُدا دیاں منصوبیاں نوں جاندیاں ہوئیاں اوہناں نوں قبول کیتا تے ایویں اوہناں نوں خُدا
دی رفاقت حاصل ہوئی تے او خُدا دیاں وعدیاں دے وچ شریک ہوئے۔ تے اوہناں نے اک اجھی نسل ہون
دی برکت نوں حاصل کیتا جنہوں خُدا نے اپنے لئی وکھرا کیتا سی۔ تے اوہناں دے ایس ردِ عمل نوں اسی سادہ

طور تے ایمان داناں دے سکدے آں۔ اوہناں لوکاں دی جیاتی دے وچ تبدیلی خُدا دی بخشش دا حیران کن تجربہ سی۔

اسی اعمال دی کتاب دے دوجے باب دے وچ پطرس سے پہلے واعظ نوں سُنیا اے تے ایہدے اُتے دھیان کیتا اے۔ تیجے باب دے وچ اسی پطرس دی رائیں ہون والے اک معجزے نوں ویکھاں گے جہدی رائیں او علمِ الہی دے اک وڈے بھید نوں ظاہر کردا پیا اے۔ بھائیں جے بعد دے وچ کلیسیا دے وچ بہت ساریاں تعلیمیاں ویکھن نوں ملدیاں نے پر اسی ویکھدے آں پئی پطرس ابتدا دے وچ ای مضبوط علمِ الہی نوں پیش کردا پیا اے۔ جہدی اوس ویلے دیاں رسولاں تے کلیسیای نے پیروی کرنی سی تے اُج ایہہ ساڈے لئی بے حد اہم اے۔

اگلے سبق دے وچ اسی ویکھاں گے پئی خُداوند یسوع مسیح دی مصلوبیت کیوں اپنی اہم سی تے ساڈے نال ایہدا تعلق کیہ اے؟ تے ایویں اگلیاں سبقاں دے وچ اسی ہولی ہولی ایہناں بنیادی پیغاماں دے اُتے دھیان کراں گے جہدے نتیجے دے وچ کلیسیا نے ترقی کیتی سی۔ تے اسی ایہہ جاناں گے پئی کیویں کلیسیا روز بروز ترقی کردی جاندی سی۔ تے ایویں سانوں اوہناں دی باہمی رفاقت دے سببوں ایس گل دی خوبصورتی ویکھن نوں ملے گی پئی کلیسیا کیویں خُداوند دے وچ بھرپور تے مسرور رہندی سی۔ تے ایہہ پئی او کیویں خُداوند خُدا دے نال اپنیاں وعدیاں نوں پورا کردے سن۔

۳ ہزار لوکاں دا گروہ اک دم اوہناں دے وچ شامل ہو جانا کوئی عام گل نہیں سی۔ جے ویکھیا جاوئے تے او
یہودیاں دے خلاف اک وہڈی مضبوط طاقت دے طور تے وہدے پئے سن۔ تے کلیسیا دی ابتدا دے وچ
اینے وہڈے ہجوم دی شمولیت بہت ای حیران کر دیوں والی سی۔

اُو اسی دُعا کریئے:

اے خُداوند مہربان خُدا اسی تیرے پیار تے پاک روح دی قُدرت دے لئی تیرے بے حد شکر گزار آں۔ اسی
اوس آزادی دے لئی شکر ادا کردے آں جیہڑی سانوں خُداوند یسوع مسیح دے وچ ملی اے تے او فضل تے
رفاقت دے لئی جیہڑا سانوں خُداوند خُدا دے وچ حاصل ہو یا اے۔ تے خُدا دا پاک روح جمدے بارے اسی ہر
اک نوں دس سکدے آں۔ تے جمدے وسیلے دے نال اسی اک دوجے دے نال رفاقت رکھدیاں ہو یاں خوشی
منا سکدے آں تے اوہدے سببوں اسی اک آں۔ ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی اج وی تُو اپنیاں لوکاں
دے نال ایویں ای وفادار ایں۔ اسی خُداوند یسوع مسیح دے ایسی دُنیا دے وچ آون دے لئی تیرے بے حد شکر
گزار آں۔ تے اوس وہڈے فضل دے لئی جیہڑا فضل اے تیرا شکر ادا کردے آں۔ اسی تیرے توں منت
کردے آں پئی ساڈیاں دلاں نوں مکمل طور تے بدل دے پئی اسی اپنے پُرانے کردار نوں رد کردیاں ہو یاں
تیری رفاقت دے وچ نوی جیاتی نوں بسر کریئے۔ اسی اوس مہربانی دے لئی شکر کردے آں جیہڑی تُو ساڈی
تے دوجیاں دی جیاتی دے وچ کیتی اے۔ تے اپنے فضل دے تحت ساڈے نال نواں عہد کیتا اے۔ اسی

چاہندے آں پئی ساڈیاں جیاتیاں دے وچ تیری پاک مرضی پوری ہندی رہوئے۔ اسی پاک روح دی ایس
خدمت گزاری دے لئی شکر گزار آں جہدے وچ اسی تیرے نال رفاقت رکھ سکدے آں۔ اسی خدائے خالوٹ
دی تعظیم کردے آں جہنے سانوں نجات تے پاک روح نوں انعام دے طور تے دے دتا اے جیہڑا پئی ساڈے
لئی قابلِ عزت اے۔ اسی ایہہ سارا کجھ تیرے پتر ساڈے خدائے یسوع مسیح داناں لیندیاں ہوئیاں منگدے
آں۔ آمین